﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: نصیر احمد قمر

جلد 25

جمعۃ المبارک 06/جولائی 2018ء

21/شوّال 1439 ہجری قمری ❁ 06/وفا 1397 ہجری شمسی

شمارہ 27

ذکر الٰہی کی برکات

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ یعنی جو ذکر الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔

پھر مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللّٰہ تعالیٰ۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلوۃ النافلۃ فی بیتہ وجوازھا فی المسجد)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

کسی نبی کے لئے خاتم الانبیاءؐ کے بعد آنا ممکن نہیں سوائے اس کے جو آپؐ کی اُمّت میں سے آپؐ کا وارث بنایا گیا ہو اور اسے آپؐ کے نام اور جوہر سے حصہ دیا گیا ہو۔

اللہ نے مسیح موعود کو پیدا کیا تا زمانے کے آخر پر شیطان کو ہزیمت پہنچائے۔ یہ وہ وعدہ ہے جو قرآن میں لکھا ہوا ہے۔

’’پس یقیناً حقیقی خَتمیّت چھٹے ہزار میں مقدر تھی جو کہ خدائے رحمٰن کے دنوں میں سے چھٹا دن ہے۔ تا کہ جو نوع انسان کا خاتم ہے وہ ابوالبشر (آدم) سے مشابہ ہو جائے۔ نیز بعض دیگر مصلحتوں نے تقاضا کیا کہ ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پانچویں دن میں یعنی آدم کے بعد پانچویں ہزار میں مبعوث کئے جائیں کیونکہ پانچواں دن عالم کبیر کے اجتماع کا دن ہے اور وہ آدم کا ظل ہے جسے اللہ نے عزت و شرف عطا کیا کیونکہ آدم نے اپنے اندر وہ سب کچھ جمع کر رکھا ہے جو اس عالم میں متفرق طور پر موجود ہے اور اسے جوڑ کر سمیٹ لیا ہے جو الگ ہو کر بکھرا ہوا ہے۔ پس کوئی شک نہیں کہ عالم کبیر متنوع صورتوں میں بمنزلہ آدم کی پہلی پیدائش کے ہے۔ پس آدم بلا شک و شبہ اس معنی میں پانچویں دن میں پیدا کیا گیا۔ پھر اللہ نے چاہا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو، جو آدم ہیں، چھٹے ہزار میں آپؐ کی پہلی تخلیق کے بعد ایک نئے رنگ میں پیدا کرے جیسا کہ پہلے اس نے اپنے چنیدہ فرد آدم کو آغازِ تخلیق کے دنوں میں سے چھٹے دن کے آخر پر پیدا کیا تھا تا کہ پہلی اور آخری پیدائش میں مشابہت پوری ہو جائے۔ اور یہی حقیقی جمعہ کا دن ہے جب کہ آدم کا جمعہ عقلمندوں کے نزدیک اس کا ظِلّ تھا۔ پھر اللہ نے آپؐ کی امّت میں سے بروزی رنگ میں آپؐ کا ایک مظہر بنایا جو نام اور ماہیت میں اصل کی طرح ہی ہے اور اللہ نے تکمیل مماثلت کے لئے اسے آغاز تخلیق کے دنوں کے حساب سے چھٹے دن میں پیدا کیا یعنی چھٹے ہزار کے آخر میں تا کہ وہ اپنی تخلیق کے دن کے لحاظ سے آدم سے مشابہ ہو اور یہی درحقیقت جمعہ کا دن ہے کیونکہ اللہ نے مقدر کر رکھا ہے کہ وہ اس دن میں اپنی رحمتِ کاملہ سے تمام متفرق گروہوں کو اکٹھا کرے گا اور بِگل پھونکا جائے گا۔ یعنی اللہ ان کو جمع کرنے کے لئے تجلّی دکھائے گا تو فوراً ہی وہ ملّتِ واحدہ پر اکٹھے ہو جائیں گے سوائے ان کے جو مشیّتِ ایزدی سے بدبخت ہوئے اور بدبختی کی قید نے انہیں روکے رکھا۔ اسی کی طرف اللہ سبحانہ نے سورۃ الجمعہ میں حقیقی جمعہ کے دن کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنے ارشاد وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ (الجمعة:4) میں اشارہ فرمایا ہے۔ اس قول سے اللہ کا منشاء یہ ہے کہ وہ مسیح موعود جو خاتم الانبیاءؐ کے بعد آئے گا وہ مماثلت تامہ کے اعتبار سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو گا اور اس کے رفقاء صحابہ کی طرح ہوں گے اور وہی اس اُمّت کے لئے عیسیٰ موعود ہو گا۔ یہ اللہ ذوالعزت کی طرف سے سورۃ التحریم، سورۃ النور اور سورۃ الفاتحہ میں وعدہ ہے۔ یہ وہ حق بات ہے جس میں وہ شک کر رہے ہیں۔ کسی نبی کے لئے خاتم الانبیاءؐ کے بعد آنا ممکن نہیں سوائے اس کے جو آپؐ کی امت میں سے آپؐ کا وارث بنایا گیا ہو اور اسے آپؐ کے نام اور جوہر سے حصہ دیا گیا ہو۔ اور علم رکھنے والے اس بات کو جانتے ہیں۔ پس یہ ہے تمہارا مسیح جسے تم دیکھ تو رہے ہو مگر اسے پہچان نہیں رہے۔ اور آسمان کی طرف نظریں اٹھائے ہوئے ہو۔ کیا تم گمان کرتے ہو کہ اللہ عیسیٰ بن مریم کو اس کی وفات کے بعد اور خاتم النبیینؐ کے بعد دنیا میں لوٹا دے گا۔ دُور کی بات ہے، بہت دُور کی بات ہے جو تم خیال کئے بیٹھے ہو۔ اللہ وعدہ فرما چکا ہے کہ جس نفس کے لئے وہ موت کا فیصلہ کر دیتا ہے وہ اسے روک رکھتا ہے۔ اور اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا لیکن تم ایک جاہل قوم ہو۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ عیسیٰ کو دنیا کی طرف بھیجے گا اور چالیس برس اس کی طرف وحی کرتا رہے گا اور اسے خاتم الانبیاء بنا دے گا اور اپنے قول وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (الاحزاب:41) کو فراموش کر دے گا۔ وہ پاک ہے اور اس سے بہت بلند ہے جو تم بیان کرتے ہو۔ تم محض ان الفاظ کا تتبع کر رہے ہو جن کی حقیقت تمہیں معلوم نہیں۔ اگر تم ان کو اللہ کی طرف سے آنے والے حَکَم کے سامنے، جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے، پیش کر دیتے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہوتا اگر تم جانتے ہو۔ وائے حسرت تم پر، تم نے قصے کہانیوں کو ہی علم دین بنا لیا ہے اور تم بخل اور حسد کی وجہ سے ان کی بنیاد پر جھگڑتے ہو۔ اللہ نے تمہارے دلوں پر مہر کر دی ہے پس تم دیکھ نہیں سکتے۔ کیا تم ان دو متقابل سلسلوں (یعنی سلسلہ محمدیہؐ اور سلسلہ موسویہؑ) پر نظر نہیں کرتے یا تم پر تمہاری بدبختی غالب آ چکی ہے، پس تم محسوس نہیں کرتے۔ اور تم کہتے ہو کہ مسیح موعود کا ذکر قرآن میں نہیں ہے حالانکہ قرآن اس کے ذکر سے بھرا ہوا ہے لیکن اندھے اسے نہیں دیکھ سکتے۔ خبردار! ان جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے جو کتاب اللہ کو جھٹلاتے اور اس میں تحریف کرتے ہیں اور ڈرتے نہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ ہم تمہارے لئے اللہ کے دلائل کھول کر بیان کریں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو ہیں ہی ہدایت یافتہ حالانکہ اُن کے ہاتھوں میں باطل قصوں کے سوا کچھ نہیں اور وہ تقویٰ شعار نہیں ہیں۔ اور وہ جانتے بوجھتے ہوئے ایمان لانے والوں سے تمسخر کرتے ہیں۔ میرا سلسلہ محمدیہؐ کے آخر پر آنا محض مماثلت کو کامل کرنے اور مقابلہ کے وزن کو پورا کرنے کے لئے ہے۔ اور اس لئے ہے تا کہ شیطان کے غلبہ کے بعد آدم کو پھر غلبہ بخشا جائے ☆۔ [حاشیہ۔ اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور اُسے انسانوں اور جنّوں میں سے ہر ذی روح کا سردار، حاکم اور امیر بنایا جیسا کہ آیت اُسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ (البقرة:35) سے تفہیم ہوتی ہے۔ پھر شیطان نے اسے پھسلا دیا اور اسے جنتوں سے نکلوا دیا۔ اور حکومت اس اژدھا کو دے دی گئی اور اس جنگ میں آدم کو ذلت، رسوائی اور شرمندگی پہنچی۔ جنگ میں برتری کبھی ایک کی ہوتی ہے اور کبھی دوسرے کی، اور خدائے رحمٰن کے نزدیک (اچھا) انجام متقیوں کا ہی ہے۔ پس اللہ نے مسیح موعود کو پیدا کیا تا زمانے کے آخر پر شیطان کو ہزیمت پہنچائے۔ یہ وہ وعدہ ہے جو قرآن میں لکھا ہوا ہے۔ منہ] پس انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ سوچتے نہیں۔ کیا اللہ پر عیسیٰ بن مریم جیسا اور عیسیٰ پیدا کرنا مشکل ہے۔ وہ پاک ہے۔ جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لے تو اسے صرف یہ کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے سلسلہ محمدیہ کے آغاز میں مثیلِ موسیٰؑ کو مبعوث فرمایا۔ پس اس سے ظاہر ہوا کہ وہ چاہتا ہے کہ اس سلسلہ کے آخر پر مثیلِ عیسیٰ پیدا کرے تا دونوں سلسلوں میں مشابہتِ تامہ ہو جائے۔ پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ایمان نہیں لاتے۔‘‘

.............(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 199 تا 205۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سفر سیالکوٹ کے دوران پُرمعارف و پُرتاثیر ''لیکچر سیالکوٹ''

فخرالحق شمس

جماعت سیالکوٹ کی درخواست پر حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے مورخہ 27/اکتوبر 1904ء کوسیالکوٹ کا سفر فرمایا۔صبح 4 بجے حضور قادیان سے پالکی میں روانہ ہوئے۔نصف راستہ پالکی میں طے کر لینے کے بعد پا پیادہ سفر اختیار فرمایا۔بٹالہ اسٹیشن سے سیالکوٹ تک بذریعہ ٹرین سفر فرمایا۔امرتسر، اٹاری، میاں میر، لاہور، گوجرانوالہ اور وزیر آباد سے ہوتے ہوئے گاڑی شام چھ بجے کے بعد سیالکوٹ پہنچی اور حضور نے ورودمسعود فرمایا۔ہراسٹیشن پر حضرت مسیح موعودؑ کے استقبال کے لئے کثیر تعداد میں احباب جماعت موجود تھے۔**حضور کے قیام کے لئے حضرت حکیم حسام الدین کا ایوان تجویز ہوااور حضور وہیں فروکش ہوئے۔یہ وہی محلہ تھا جس میں حضور گمنامی کی حالت میں چالیس برس پہلے زمانہ ملازمت کے دوران قیام پذیر رہے تھے۔**حضور کے اس تاریخی سفر کے موقع پر جماعت سیالکوٹ نے حضور کی زیارت کی غرض سے آنے والے مہمانوں کی آمد کا اندازہ کر کے بڑے وسیع پیمانے پر مہمان نوازی کا انتظام کر رکھا تھا۔حضور اور حضور کے مہمانوں کی تواضع، دل جوئی اور آرام میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔انہوں نے اپنے گھر مہمانوں کے لئے خالی کر دیئے۔حضور کے تشریف لاتے ہی مہمانوں کی کثرت بڑھتی گئی۔

مورخہ 28/اکتوبر 1904ء کو جمعہ تھا۔اس دن لوگ نہایت کثرت سے اس مسجد(اب مسجد مبارک کہلاتی ہے جس کو بعض شر پسند عناصر نے مورخہ 23، 24 مئی کی درمیانی شب کوشہید کردیا۔) میں جوحضور کی فرودگاہ سے ملی ہوئی تھی۔وقت مقررہ سے پہلے ہی جمع ہو گئے۔حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے جمعہ پڑھایا۔نماز جمعہ کے بعد بہت سے اصحاب نے بیعت کی۔بیعت کے بعد حضور نے ایک پُرتاثیر تقریر فرمائی۔حضور نے پہلے 31/اکتوبر کو واپسی کا ارادہ فرمایا۔حضور کے اس ارادہ کو احباب نے بہت محسوس کیااور حضور کی خدمت میں اس ارادہ کے التواء کے لئے عرض کیا۔جس پر حضور نے اپنا ارادہ 3 نومبر تک ملتوی فرمادیا۔2 نومبر کو تجویز ہوئی کہ حضور کی طرف سے دین اسلام پر ایک پبلک لیکچر دیا جاوے۔حضور نے 31/اکتوبر کی دوپہر کے بعد لیکچر لکھا اور 2 نومبر کو یہ لیکچر چھپ بھی گیا۔اس طرح لیکچر کی تیاری میں صرف ایک ہی دن صرف ہوا۔

لیکچر کا مقام سرائے مہاراجہ صاحب بہادر منتخب ہوا۔یکم نومبر کی شام کولیکچر گاہ میں شامیانوں کا انتظام کیا گیا۔اور دریوں کا فرش بچھایا گیا اور کرسیاں رکھی گئیں۔الغرض لیکچر گاہ راتوں رات تمام ضروری سامان سے آراستہ کر دی گئی۔لوگوں کو جگہ نہ ملنے کا اس قدر خیال تھا کہ بہت سے لوگ رات ہی کو وہاں سوئے اور اکثر علی الصبح اُٹھ کر فجر کی نماز سے بھی پہلے وہاں جا پہنچے۔

حضور کا جلوس بڑی شان سے گزرتا ہوا بالآخر لیکچر گاہ تک پہنچا۔ جہاں شہر کے ہر مذہب و ملت کے لوگ ہزاروں کی تعداد میں حضور کے لئے چشم براہ تھے۔حضور جب جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو ہر شخص اس کوشش میں تھا کہ میں ایسی جگہ بیٹھوں جہاں سے خدا تعالیٰ کے اس برگزیدہ مامور کو دیکھ سکوں۔حضور کا نورانی اور خدانما چہرہ سامعین کو خصوصیت سے اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا۔حضور کے ساتھ ہی ایک کرسی پر حضرت حکیم الامت مولانا نور الدین صاحب اور دوسری طرف حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی تشریف فرما تھے۔ چاروں طرف خاموشی طاری تھی۔جناب مسٹر فضل حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے جلسہ کی صدارت کے لئے حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کا نام پیش کیا جو متفق طور پر منظور ہوا اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ابتدا میں آپ نے نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا۔آپ کی اس افتتاحی تقریر کے بعد حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں قرآن کریم کی چند آیات تلاوت کیں۔پھر حضور کے مطبوعہ لیکچر کو پڑھنا شروع کیا۔حضرت مسیح موعودؑ کی اس روح پرور تقریر کے بعد حضرت مولوی نور الدین صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔جس کے بعد جلسہ ختم ہوگیا۔

چونکہ 3 نومبر کو حضور کی تاریخ روانگی مقرر تھی اس لئے بیعت کرنے والوں میں جوش ارادت انتہا کو پہنچ گیا اور وہ کثرت سے بیعت میں شامل ہوئے۔دوسرے دن حضرت مسیح موعودؑ کی قادیان کی طرف روانگی تھی۔

حضور کے لیکچر سیالکوٹ کا خلاصہ

حضور نے اپنے معرکہ آراء لیکچر میں تمہید کے بعد نہایت اچھوتے رنگ میں اپنے وجود کو اسلام کی صداقت کے ثبوت میں پیش فرمایا اور اس ضمن میں پہلی مرتبہ مجمع عام میں کرشن ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔فرمایا وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تُو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں کے لئے اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔لیکچر کے آخر میں حضور نے فرمایا مجھے اس زمین سے ایسی ہی محبت ہے جیسا کہ قادیان سے۔کیونکہ میں اپنے اوائل زمانہ کی عمر میں سے ایک حصہ اس میں گزار چکا ہوں اور اس شہر کی گلیوں میں بہت سا پھر چکا ہوں۔میرے اُس زمانہ کے دوست اور مخلص اس شہر میں ایک بزرگ ہیں یعنی حکیم حسام الدین صاحب جن کو اُس وقت بھی مجھ سے محبت رہی ہے وہ شہادت دے سکتے ہیں کہ وہ کیسا زمانہ تھا اور کیسی گمنامی کے گڑھے میں میرا وجود تھا۔اب میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ ایسے زمانہ میں ایسی عظیم الشان پیشگوئی کرنا کہ ایک گمنام کا آخرکار یہ عروج ہوگا کہ لاکھوں لوگ اس کے تابع اور مرید ہوجائیں گے اور فوج در فوج لوگ بیعت کریں گے۔فرمایا اس قدر لوگوں کی کثرت ہوگی کہ قریب ہوگا کہ وہ لوگ تھکا دیں۔کیا یہ انسان کے اختیار میں ہے اور کیا ایسی پیشگوئی کوئی مکّار کرسکتا ہے کہ چوبیس سال پہلے تنہائی اور بے کسی کے زمانہ میں اس عروج اور مرجع خلائق ہونے کی خبر دے۔

احمدیہ مسلم مشن ہسپتال ڈبواسی، گھانا میں تین نئی سہولیات

ڈیجیٹل ایکسرے، اینڈوسکوپی اور کولپوسکوپی کا افتتاح

(رپورٹ مرتبہ: عبدالسمیع خان، گھانا)

محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان سے جماعت احمدیہ دنیا بھر میں دکھی انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہی ہے۔خلافت احمدیہ کی قیادت میں جماعت کے مختلف شعبہ جات کے زیر انتظام خدمت کا یہ سفر دنیا بھر میں جاری ہے اور ہر روز ان خدمات میں اضافہ بھی ہوتا چلا جارہا ہے۔فالحمدللہ۔

نصرت جہاں سکیم کے تحت گھانا کے دور دراز علاقوں میں علاج معالجے کی بنیادی سہولیات مہیا کرنے کے لئے ہسپتال اور کلینکس قائم کئے گئے ہیں جن میں سے ایک ہسپتال گھانا کے مغربی ریجن کے ضلع واسا میں ڈبواسی نامی قصبے میں واقع ہے جہاں مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ ڈاکٹر شمائلہ ابراہیم صاحبہ کو 2001ء سے (ایک وقفہ کے ساتھ) خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔یہ ہسپتال 1993ء میں ایک مختصر سی عمارت سے شروع کیا گیا تھا جو قصبے کے چیف Nana Kyin Wah نے اس مقصد کے لئے پیش کی تھی۔بعد ازاں 1995ء میں جماعت نے 40 ایکڑ زمین حاصل کر کے اس پر ایک خوبصورت عمارت تعمیر کی اور اب اللہ کے فضل سے یہ ادارہ ترقی کرتے ہوئے ضلعی ہسپتال کے درجے پر پہنچ چکا ہے اور ضلع بھر بلکہ تمام ریجن سے مریض مختلف امراض کے علاج کے لئے اس ہسپتال سے استفادہ کرتے ہیں اور ضلعی ہسپتال ہونے کے سبب حکومتی اداروں کی طرف سے بھی اس ہسپتال کی ترقی کے لئے ہر ممکنہ مدد فراہم کی جاتی ہے۔

اس ادارے کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ گھانا 2004ء کی دوران نہ صرف اس ادارے کا تفصیلی وزٹ فرمایا بلکہ ازراہ شفقت یہاں قیام بھی فرمایا۔ڈاکٹر ابراہیم صاحب نے ہسپتال کے احاطہ میں اپنے والد صاحب کی طرف سے ایک مسجد بھی تعمیر کرائی ہے جسکا نام بیت الصدیق ہے۔حضور انور نے اس کا افتتاح بھی فرمایا۔

جماعتی طور اس ادارے کی ترقی کے لئے کوششوں کے ساتھ ساتھ حکومتی طور پر بھی مختلف حوالوں سے اس ادارے کی سرپرستی کی جاتی رہی ہے اور ضلعی ہسپتال کا درجہ ملنے کے بعد خاص طور مختلف سہولتیں اور آلات وغیرہ محکمہ صحت کی طرف سے بھی مہیا کئے جاتے ہیں۔اسی سلسلہ میں گزشتہ دنوں وزارت صحت کی جانب سے اس ہسپتال کے لئے ایک جدید ایکسرے مشین اور اس سے متعلق تمام ضروری سامان مہیا کیا گیا اور مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ گھانا کی اجازت سے ان مشینوں کی تنصیب کا کام شروع کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند ماہ کی قلیل مدت میں ہسپتال سے ملحقہ ایک نئی عمارت میں یہ مشینیں نصب کردی گئیں۔

اس ریجن میں واقع مختلف ہسپتالوں کا جائزہ لینے پر یہ امر بھی سامنے آیا کہ اس علاقے میں Colposcopy (امراض خواتین کی تشخیص) اور اینڈوسکوپی Endoscopy (معدہ اور انتڑیوں کی بیماریوں کی تشخیص) کی سہولتیں مہیا کرنے کی بھی اشد ضرورت ہے کیونکہ ان بنیادی سہولیات کے فقدان کے سبب بعض اقسام کے کینسر اور بعض دیگر مہلک امراض کی تشخیص میں تاخیر ہوجاتی ہے اور ہر سال بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہوجاتی ہیں۔اس غرض سے ان مشینوں کو بھی ہسپتال کے لئے منگوایا گیا اور مورخہ 5 مئی 2018ء بروز ہفتہ ان تمام سہولیات کے افتتاح کے لئے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس کے مہمان خصوصی مکرم ومحترم مولانا نورمحمد بن صالح صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا تھے۔

افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم رضوان اللہ الحسن صاحب نے کی۔قصبے کے ایک طفل نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ خواش الحانی سے پڑھ کر سنایا جس کے بعد اس کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر صاحب نے نئی مہیا کی جانے والی سہولیات کا تعارف پیش کیا اور آنے والے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ڈاکٹر یعقوب جیکب ماہامہ (Dr. Yakub Jacob Mahama) ریجنل ڈائریکٹر گھانا ہیلتھ سروس نے ہسپتال اور طبی شعبہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ اور ان کا ادارہ اس حوالہ سے ہر ممکن تعاون ہمیشہ جاری رکھے گا۔

ممبر پارلیمینٹ Hon. Adjei Mensah نے ان سہولیات کے آغاز پر نہایت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ ان کی خواہش تھی کہ اپنے علاقے کی تعمیر و ترقی اور خاص طور پر تعلیم اور صحت کی فراہمی کے لئے وہ اپنا بھرپور کردار ادا کرسکیں اور اس ہسپتال کی وجہ سے ان کا یہ خواب پورا ہوتا نظر آرہا ہے۔علاقے کے DCE، ڈسٹرکٹ ڈائریکٹر گھانا ہیلتھ سروس اور علاقائی چیف نے بھی ان سہولتوں کی فراہمی پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ علاقے کے لوگوں کو اس سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے امراض کی بروقت تشخیص کرنی چاہئے تاکہ قیمتی انسانی جانوں کو بچایا جاسکے۔

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ گھانا نے اپنے خطاب میں نصرت جہاں سکیم کا تعارف اور گھانا میں اس کی خدمات پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ جماعت احمدیہ اپنے محدود وسائل کے باجود خدمت انسانیت کا کاموں میں ہمیشہ سے سرفہرست رہی ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔دعا کے بعد مکرم امیر صاحب نے دیگر مہمانوں کے ہمراہ فیتہ کاٹا اور یادگاری تختی کی نقاب کشائی کر کے ان سہولیات کا باضابطہ افتتاح کیا اور تمام عمارت کا دورہ کیا۔اس یونٹ کے استقبالیہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی تصاویر آویزاں کی گئی ہیں جہاں رک کر مکرم امیر صاحب نے تمام مہمانوں کو جماعت کا بنیادی تعارف کروایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد سے آگاہ کیا۔

وزٹ کے بعد ہسپتال کے کانفرنس ہال اور دیگر مقررہ مقامات پر تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا،جس کے بعد ہسپتال میں واقع ''مسجد صدیق'' میں نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔اس تقریب میں مقامی مہمانوں اور اسٹاف کے علاوہ مبلغین کرام، ممبران عاملہ، نائب امراء اور دیگر عہدیداران نے شرکت کی۔ملکی پریس کے ساتھ ساتھ گھانا نیشنل ٹیلی وژن اور TV3 کے نمائندگان نے بھی تقریب کی کوریج کی۔فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

••••••••••••••••••••••

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی طرف سے

10 / جون 1988ء کو دیا گیا

اَئِمَّۃُ التکفیر کو مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج اور اس کے عظیم الشان نتائج

نصیر احمد قمر

(پانچویں و آخری قسط)

مباہلہ کا سال مکمل ہونے پر احمدیت کے حق میں ظاہر ہونے والے عظیم الشان نشانوں کا ذکر

اس مباہلہ کے موضوع پر آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے اس خطبہ جمعہ سے بعض اقتباسات کا پیش کرنا نہایت موزوں اور مناسب ہو گا جو حضور رحمہ اللہ نے مباہلہ کے چیلنج پر ایک سال کا عرصہ مکمل ہونے پر 9 / جون 1989ء کو مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ حضور رحمہ اللہ نے اس خطبہ جمعہ میں مباہلہ کے سال میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والے متعدد نہایت روشن اور درخشاں نشانات میں سے چند کا تذکرہ بھی فرمایا۔ حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

''آج سے ایک سال پہلے 10 / جون 1988ء کو جماعت احمدیہ عالمگیر کی نمائندگی میں جو مباہلے کا چیلنج میں نے دشمنان احمدیت کے سربراہوں اور مکفّرین اور مکذّبین کے امراء کو دیا تھا اس پر آج ایک سال گزرتا ہے۔ اس دوران میں جو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نشانات ظاہر ہوئے ان میں سے چند کا تذکرہ آج میں کروں گا لیکن اس سے پہلے کچھ وضاحتیں کرنی ضروری سمجھتا ہوں۔

مباہلے کی تاریخ کا آغاز 10 / جون سے ہوتا ہے اور 9 / جون کو ایک سال یعنی آج وہ سال پورا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی کچھ مباہلے اس دوران پیدا ہوئے ہیں۔ چونکہ ایک سال کی مدت مَیں نے مکذّبین، مکفّرین کے امراء کو دے رکھی تھی اس لئے اس سال کے دوران ہی جب انہوں نے قبول کرنے کا اقرار کیا تو مَیں نے اسے تسلیم کر لیا اس لئے جہاں تک احمدیہ جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے چیلنج دینے کا تعلق ہے ہمارا یہ سال آج پورا ہو رہا ہے۔ جہاں تک دشمنان احمدیت کے اس چیلنج کو قبول کرنے کا تعلق ہے بعض نے عمومی طور پر اسی وقت قبول کیا اور اخبارات میں اس کا اظہار کیا لیکن ساتھ شرطیں ایسی لگائیں جن کے نتیجے میں ان کے لئے فرار کی راہ کھلی تھی اور یہ کہنے کا موقع باقی تھا کہ ہم نے تو یہ کہا تھا کہ فلاں جگہ پہنچو تو مباہلہ ہوگا اور فلاں جگہ پہنچو تو نہیں ہوگا۔ اُن مباہلوں کو مَیں مباہلوں میں شمار نہیں کرتا۔ لیکن اس کے علاوہ جن لوگوں نے مثلاً انگلستان کے بعض علماء نے مشارکت زمانی کہہ کر یعنی یہ کہہ کر کہ اگرچہ ایک جگہ ہم اکٹھے نہیں ہو سکتے لیکن زمانے میں مشترک ہو سکتے ہیں اس لئے فلاں تاریخ کو آپ بھی دعائیں کریں، ہم بھی دعائیں کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ مباہلہ ہو جائے گا۔ تو اس کو مَیں مباہلہ تسلیم کرتا ہوں ان معنوں میں کہ دونوں طرف سے برابر کا مباہلہ ہے اور دونوں کی طرف سے خوب وضاحت کے بعد اس ذمہ داری کو قبول کر لیا گیا ہے۔ اسی طرح ہندوستان میں ابھی چند دن پہلے ایک مباہلہ میری اجازت سے ہوا اور وہ بھی چونکہ اس سال کے اندر ہوا اس لئے اسے بھی بطور مباہلہ کے ہم تسلیم کر چکے ہیں۔

...اس دوران بعض انفرادی واقعات بھی ہوئے ہیں جن کا جماعت کی طرف سے اجتماعی مباہلے سے تعلق نہیں تھا لیکن اس مباہلے کے سائے میں اس سے جرأت اور حوصلہ پا کر بعض احمدیوں نے انفرادی طور پر بعض دوسرے غیر احمدی مخالفین کو انفرادی طور پر چیلنج دیا اور وہ انہوں نے قبول کیا۔ اس کی تاریخ بھی ہم باقاعدہ منضبط کر رہے ہیں، محفوظ کر رہے ہیں اور بہت سے ایسے نشانات ظاہر ہو چکے ہیں جو حیرت انگیز ہیں، کچھ اور انشاء اللہ ہوں گے پھر اس بارے میں بھی میں علیحدہ بعد ازاں کسی وقت جماعت کو مطلع کروں گا۔

آج جو گفتگو کر رہا ہوں اس کا اس سال کے عمومی حالات سے تعلق ہے اور مباہلے کی دعا سے تعلق ہے۔ مباہلے کی دعا میں مَیں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اس عرصے میں کوئی احمدی نہیں مرے گا اور سارے دشمنان احمدیت مر جائیں گے۔ ایسی لغو بات میں کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا تھا کیونکہ یہ خدا کی تقدیر میں دخل دینے والی بات ہے اور مباہلے کے مضمون کو حد سے آگے بڑھانے والی بات ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی دشمن کی موت کی معیّن خبر دے، مباہلے کو معیّن کرنا انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ اس لئے جیسے کہ میں آپ کے سامنے اب عبارت پڑھ کے سناؤں گا آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جو دعا میں نے تجویز کی تھی اور جس کو ملحوظ رکھ کر دشمنوں نے مباہلے کو قبول کیا ہے وہ دعا یہ تھی:

''اے قادر و توانا عالم الغیب والشہادۃ خدا! ہم تیری جبروت اور تیری عظمت، تیرے وقار اور تیرے جلال کی قسم کھا کر اور تیری غیرت کو اُبھارتے ہوئے تجھ سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ ہم میں سے جو فریق بھی ان دعاوی میں سچا ہے جن کا اوپر ذکر گزر چکا ہے اس پر دونوں جہان کی رحمتیں نازل فرما، اس کی ساری مصیبتیں دور کر، اس کی سچائی کو ساری دنیا پر روشن کر دے، اس کو برکت پر برکت دے اور اس کے معاشرہ سے ہر فساد اور ہر شر کو دور کر دے اور اس کی طرف منسوب ہونے والے ہر بڑے اور چھوٹے مرد و عورت کو نیک چلنی اور پاکبازی عطا کر اور سچا تقویٰ نصیب فرما اور دن بدن اس سے اپنی قربت اور پیار کے نشان پہلے سے بڑھ کر ظاہر فرما تا کہ دنیا خوب دیکھ لے کہ تو اُن کے ساتھ ہے اور ان کی حمایت اور ان کی پشت پناہی میں کھڑا ہے اور ان کے اعمال، ان کی خصلتوں اور اُٹھنے اور بیٹھنے اور اسلوب زندگی سے خوب اچھی طرح جان لے کہ یہ خدا والوں کی جماعت ہے اور خدا کے دشمنوں اور شیطانوں کی جماعت نہیں ہے۔

اور اے خدا! تیرے نزدیک ہم میں سے جو فریق جھوٹا اور مفتری ہے اس پر ایک سال کے اندر اپنا غضب نازل فرما اور اسے ذلّت اور نکبت کی مار دے کر اپنے عذاب اور قہری تجلیوں کی نشانی بنا اور اس طور سے ان کو اپنے عذاب کی چکی میں پیس اور مصیبتوں پر مصیبتیں ان پر نازل کر اور بلاؤں پر بلائیں ڈال کہ دنیا خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ ان آفات میں بندے کی شرارت اور دشمنی اور بغض کا دخل نہیں بلکہ محض خدا کی غیرت اور قدرت کا ہاتھ یہ سب عجائب کام دکھلا رہا ہے۔ اس رنگ میں اس جھوٹے گروہ کو سزا دے کہ اس سزا میں مباہلہ میں شریک کسی فریق کے مکر و فریب کے ہاتھ کا کوئی بھی دخل نہ ہو اور وہ محض تیرے غضب اور تیری عقوبت کی جلوہ گری ہو، تا کہ سچے اور جھوٹے میں خوب تمیز ہو جائے اور حق اور باطل کے درمیان فرق ظاہر ہو اور ظالم اور مظلوم کی راہیں جُدا جُدا کر کے دکھائی جائیں اور ہر وہ شخص جو تقویٰ کا بیج اپنے سینے میں رکھتا ہے اور ہر وہ آنکھ جو اخلاص کے ساتھ حق کی متلاشی ہے اس پر معاملہ مُشتبہ نہ رہے اور ہر اہل بصیرت پر خوب کھل جائے کہ سچائی کس کے ساتھ ہے اور حق کس کی حمایت میں کھڑا ہے۔ (آمین یا رب العالمین)''

(مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج صفحہ 14، 15)

اس ضمن میں مزید بات کو آگے بڑھانے سے پہلے ایک اور وضاحت بھی ضروری ہے کہ دعا میں انسان کبھی کوئی کمی نہیں رکھتا اور دعا مانگتے ہوئے خدا تعالیٰ پر حدیں قائم نہیں کیا کرتا۔ اسی لئے جب میں یہ دعا تحریر کر رہا تھا تو باوجود اس کے کہ میرا ذہن بار بار اس طرف گیا کہ ایسی دعا مانگنا کہ ہر احمدی کے ساتھ یہ سلوک ہو، ہر احمدی بچہ، بوڑھا، جوان نیک ہو جائے اور تمام مصیبتیں دور ہو جائیں یہ میں اپنے آپ کو باندھ رہا ہوں اور دشمن کو اعتراض کا موقع مہیا کر رہا ہوں اور خدا کی تقدیر کو بظاہر گویا مجبور کر رہا ہوں کہ وہ ہم سے ایسا سلوک کرے جو اس سے پہلے کبھی دنیا میں کسی سے سلوک نہیں ہوا۔ اس کے باوجود میں نے یہ عبارت تحریر کی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ قرآن کریم کے مطالعہ سے مجھ پر یہ بات روشن تھی کہ انبیاء نے دعاؤں میں کنجوسی نہیں کی اور کمی نہیں کی اور خدا نے قبولیت کے وقت اپنی قدرت کا نشان دکھایا ہے، اپنی مالکیت کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا دیکھیں اور خصوصیت سے وہی دعا میرے پیش نظر تھی کہ اپنی اولاد کے لئے قیامت تک کے لئے یہ دعا کی کہ وہ سارے نیک اور پارسا ہوں کوئی بھی ان میں بد نہ نکلے اور پھر ان کو آئمہ بنا اور پھر ان کے ساتھ یہ سلوک فرما۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ (البقرہ 125) اے ابراہیم تو مجھے بہت پیارا سہی، ساری کائنات کا آج تو خلاصہ ہے اور یہ فقرہ میں نہیں کہہ رہا خدا تعالیٰ نے آپ کو اُمّت کہہ کر یہی بیان فرمایا کہ تو ایک ہوتے ہوئے اُمّت ہے۔ یعنی اس وقت ساری کائنات کا خلاصہ تُو ہے۔ پھر بھی میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔ چنانچہ اسی لئے میں جماعت کو اس سال کے دوران اس دعا کے باوجود یہ نصیحت کرتا رہا کہ ہوش سے قدم اٹھائیں۔ اگر اس سال میں انہوں نے اپنی برائیاں دور کرنے کی کوشش نہ کی اور بدیوں پر قائم رہے تو خدا کی تقدیر ان کو معاف نہیں کرے گی۔ اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں، چونکہ مباہلے کی دعا سب پر حاوی دکھائی دیتی ہے اس لئے وہ جو چاہیں کریں اُن سے کوئی باز پُرس نہیں کی جائے گی۔ یہ وجہ تھی جو میں نے دعا میں بظاہر اپنے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔ کیونکہ میرا توکّل خدا پر تھا اور دعا خدا سے مانگ رہا تھا اور سنت انبیاء مجھے یہی دکھا رہی تھی کہ دُعا میں کامل ہو جاؤ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا فضل جتنا بھی نازل ہو اس کو خوشی سے قبول کرو اور تسلیم و رضا کے ساتھ اس پر راضی ہو جاؤ۔ پس یہ ہے اس کا پس منظر۔ لیکن جہاں تک حالات کے فرق ہونے کا تعلق ہے۔ حالات کے جدا جدا ہونے کا تعلق ہے یا جدا جدا کر دکھانے کا تعلق ہے، یہ ایسا مضمون ہے جس میں کوئی اشتباہ باقی نہیں رکھا کرتا اور کوئی اشتباہ باقی نہیں رہا۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنی حیرت انگیز پاک تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں، اتنی برکتیں نازل ہوئی ہیں اس دور میں کہ دنیا کا ایک ملک بھی ایسا نہیں جہاں احمدیوں کو نمایاں طور پر یہ احساس نہیں ہوا کہ ہاں ہم ایک نئے وجود کے طور پر اُبھر رہے ہیں اور جہاں غیروں نے ان کے ساتھ پہلے سے بہت بڑھ کر محبت اور تعظیم کا سلوک نہیں کیا۔ اور وہ ممالک جہاں ان کو پوچھتا بھی کوئی نہیں تھا، وہاں بڑے بڑے لوگوں کی، اخبارات کی، ٹیلی ویژنز کی، ریڈیوز کی توجہ ان کی طرف مبذول ہوئی اور حالات پلٹ گئے۔ ابھی کل ہی کی بات ہے مشرقی افریقہ سے ایک دوست تشریف لائے جو آج خطبے میں بھی بیٹھے ہوئے ہیں قریشی عبدالمنان صاحب وہ اخبارات کے تراشے لائے اور کچھ اصل اخبارات لائے اور مجھے بتایا کہ ہمارے آنے سے قبل یعنی اسی سال جو اس ملک کے حالات تھے، جو احمدیوں کی وہاں عزت تھی یا احمدیوں سے تعارف تھا لوگوں کو کہتے ہیں اس کا حال آپ نے خود دیکھ لیا تھا۔ ایک مجلس میں جب ایک بہت ہی معزز اور معروف جج نے، منصف نے آپ کو یہ کہا کہ میں نے تو پہلے احمدیت کا کوئی ذکر نہیں سنا اور آج یہ حال ہے کہ ملک کا بچہ بچہ احمدیت کو جانتا ہے۔ اخبارات میں تشہیر ہوئی اور ایسی زبردست، اتنی خوبصورت۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر، خلفاء کی تصاویر نہایت ہی عمدہ رنگ میں دے کر اور بہت بڑے بڑے پوسٹرز کی صورت میں اخبارات میں احمدیت کے متعلق یہ اعلانات شائع ہوئے اور پھر ریڈیو نے بھی وہ باتیں سنائیں دنیا کو اور ٹیلی ویژن نے بھی بلکہ پورا پیغام جو میں نے دیا تھا وہ بھی پڑھ کے سنایا۔ **تو یہ عجیب اللہ کی شان ہے کہ مباہلے کا سال وہی مقرر فرمایا جو جماعت احمدیہ کا نئی صدی میں داخل ہونے کا سال تھا اور اس کے نتیجے میں محض تمام دنیا میں حیرت انگیز تائید کے کرشمے ہی نہیں دکھائے بلکہ اس کے نتیجے میں احمدیوں کو خاص طور پر اپنی حالت سُدھارنے کی طرف متوجہ فرما دیا۔ کیونکہ یہ احساس صدی کے اختتام کے ساتھ ساتھ احمدیوں میں بڑھتا چلا گیا کہ ہم نے اگلی صدی میں اپنی پہلی برائیوں کے ساتھ داخل نہیں ہونا اور احمدی بڑوں نے بھی اور بچوں نے بھی نہ صرف کوششیں کیں بلکہ مجھے مسلسل دعا کے بھی خط لکھتے رہے کہ ہم نے فیصلے کئے ہیں جو بعض برائیاں ہیں ان کو لے کر ہم نے اگلی صدی میں سانس نہیں لینا۔ بعض ایسی برائیاں ہیں جو ہم پر قابض ہو چکی ہیں، ہماری زندگی کا ساتھ تھیں ان کو جدا کرنا آسان کام نہیں اس لئے ہم بھی دعا کرتے ہیں، کوشش کرتے ہیں، آپ بھی دعائیں کریں۔** مجھے بار بار اس سے یہ محسوس ہوتا رہا کہ یہ عجیب اللہ کی شان ہے کہ اس نے مباہلے کی دعا ایسے سال میں کروائی جب کہ تمام حالات کا رُخ احمدیوں کی اصلاح کی جانب تھا اور وہ اس مباہلے کی کامیابی میں ممد ثابت ہوئے۔

... پس آج ہم بالعموم تمام دنیا کی جماعتوں کی

نمائندگی میں یہ اعلان کر سکتے ہیں کہ مباہلے کے اس سال میں جماعت احمدیہ کے اکثر افراد کو اس توجہ اور غیر معمولی انہماک کے ساتھ اپنی برائیاں چھوڑنے اور نیکیاں اختیار کرنے کی توفیق ملی ہے کہ اس سے پہلے شاذ کے طور پر بھی کبھی ایسا واقعہ ہوا ہو۔

مختلف وقتوں میں خلفاء کی تحریک پر جماعتیں اصلاح کی طرف متوجہ ہوتی ہیں مگر ایک عالمگیر حیثیت سے کہ تمام دنیا میں ہر ملک میں، ایک سوبیس مما لک میں یہ توجہ بڑی نمایاں شان کے ساتھ بیدار ہوئی ہو اور اس کا گہرا اثر دور دور تک مردوں، عورتوں اور بچوں پر پڑا ہو۔ یہ واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے اور خدا کی غیر معمولی توفیق کے بغیر ہونا ممکن نہیں ہے۔ میں نے کئی دفعہ ان علماء کو چیلنج کیا ہے کہ بھئی! اگر تم نیکی کے علمبردار ہو اور واقعی اسلام سے محبت رکھتے ہو تو ایک شہر کو چن لو پاکستان میں، چنیوٹ لے لو، فیصل آباد لے لو اور ساری قوتیں وہاں مجتمع کر لو اور وہاں سے برائیاں دور کرنے کی کوشش کرو۔ یہ مقابلہ ہے، یہ مسابقت کی روح ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔ پھر دیکھو کہ خدا تمہیں توفیق عطا فرماتا ہے یا ہمیں توفیق عطا فرماتا ہے۔ کہاں یہ کہ ساری دنیا میں ایک سوبیس مما لک میں پھیلی ہوئی ہزار ہا بلکہ لاکھوں بستیوں میں پھیلی ہوئی جماعت کو خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے کہ ہر جگہ خدا اصلاح کے کرشمے دکھائے، اصلاح کے معجزے دکھائے۔

پس خدا کا یہ بہت عظیم الشان احسان ہے مگر میں جماعت احمدیہ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اصل معجزہ اصلاح کا معجزہ ہی ہوا کرتا ہے۔ مَیں دوسری قسم کے معجزے کا بھی ذکر کروں گا لیکن آپ یاد رکھیں کہ سب سے بڑا معجزہ دنیا میں صداقت کے ثبوت کے لئے اصلاح کا معجزہ ہوا کرتا ہے۔ باقی ساری باتیں آنے جانے والی ہیں، باقی ساری باتیں وقت کے تماشے ہیں یا ایک وقت میں ایمان افروز باتیں ہی ہیں لیکن ان کی حیثیت ایک وقتی ہے، ایک عارضی حیثیت ہے۔ وہ آتی ہیں دل پر نیک اثر چھوڑ کر چلی جایا کرتی ہیں۔ لیکن نیکیوں کو خدا تعالیٰ قرآن کریم میں ہمیشہ اَلْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ (الکہف 47) کے طور پر پیش فرماتا ہے۔ جو نیکیاں آپ نے اختیار کرلیں وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے نہ صرف آپ کے وجود کو سنوار گئیں بلکہ آنے والی نسلوں میں بھی منتقل ہونی شروع ہو جائیں گی اور اگر نسلاً بعد نسلٍ کسی قوم کو نیکیاں اختیار کرنے کی توفیق ملے تو وہ عادتوں کا حصہ بن جایا کرتی ہیں اور پھر وہی ہیں جو Genetic Symbols میں منتقل ہو جاتی ہیں اور خدا نے جو نظام وراثت کا قانون بدن کے اندر جاری فرمایا ہے اس نظامِ وراثت کا حصہ بن جایا کرتی ہیں۔

اس لئے اس سال کی نیکیوں کو اس سال کے آخر پر بُھلانا نیکی نہیں ہے بلکہ سارے ماحصل کو ضائع کرنے والی بات ہے۔ آپ یہ کوشش کریں کہ ان نیکیوں کو جن کو آپ نے اختیار کیا ہے نہ صرف ان کو صبر کے ساتھ پکڑ کر بیٹھیں اور ہرگز ضائع نہ ہونے دیں بلکہ ان نیکیوں کا ایک اور فائدہ اٹھائیں کیونکہ کہا جاتا ہے اور تجربہ یہی ہے اور قرآن کریم کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نیکیاں دوسری نیکیوں کو پیدا بھی کرتی ہیں۔ ... آپ کے خون میں نیکیاں آجانی چاہئیں۔ وہ نیکیاں جو ہمیشہ ہمیش کے لئے آپ کے خاندانوں کا حصہ اور طرّۂ امتیاز بن جائیں۔ وہ احمدیت کا نشان بن جائیں اور امتیازی شان احمدیت ان نیکیوں کے ذریعے دنیا میں ظاہر ہونے لگے۔ یہی میری دعا تھی، اس دعا کو خدا نے بڑی شان کے ساتھ، بڑے وسیع پیمانے پر قبول فرمایا ہے۔ لیکن ابھی بہت سفر باقی ہے اور ابھی بہت سی کمزوریاں ایسی ہیں جنہیں ہمیں گرانا ہے اپنے وجود سے اور بہت سی نیکیاں ہیں جنہیں داخل کرنا ہے اور سینے کے ساتھ لگانا ہے اس لئے میں جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ اس مباہلے کے سال کی برکتوں کو دائمی کرنے کی کوشش کریں۔

اس عرصے میں خصوصاً ان علاقوں میں جو ہماری مخالفت میں پیش پیش رہے ہیں اور ان علماء کے دائروں میں جہاں احمدیت پر بے حد گند اچھالے گئے، جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب میں ہر حد اعتدال سے تجاوز کیا گیا اور انتہائی بے باکی سے آپ پر ناپاک حملے کئے گئے۔ اتنی بدیاں پھیلی ہیں اس عرصے میں، اتنی بدامنی ہوئی ہے، اتنے فساد بڑھے ہیں، اس طرح گھر گھر کا، گلی گلی کا امن اُٹھ گیا ہے کہ جو پاکستان جاتا ہے وہ اس بات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا اور خوفزدہ ہو کر واپس آتا ہے۔ بعض لوگ مجھے بتاتے ہیں کہ جس پاکستان کو آپ چھوڑ کر آئے تھے اس کا خیال بھول جائیں۔ اب ایک اور جگہ ہے وہاں۔ جہاں درندگی ہے، جہاں وحشت ہے، جہاں خود غرضی ہے، جہاں مستقبل پر اعتماد اُٹھ چکا ہے اور اخبارات میں ایسے روزمرہ واقعات چھپتے رہتے ہیں جن کو پڑھ کر آدمی حیران ہو جاتا ہے کہ وہ ملک جو ساری دنیا میں اپنے اسلام کا ڈنکا بجا رہا ہے اور یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتا کہ ہم اسلام کے مجاہد ہیں، ہم اسلام سے محبت کرنے والے ہیں وہاں اس قسم کی بدیاں اس کثرت کے ساتھ پھیل رہی ہوں۔ ڈرگز ہیں تو وہ ہاتھ سے بے قابو ہوتی جارہی ہیں اور دوسری بدیاں ہیں ان کا حال یہ ہے کہ ابھی کچھ عرصہ پہلے یہ خبر بھی شائع ہوئی اخبارات میں جس کی کوئی تردید شائع نہیں ہوئی کہ ستائیسویں رات رمضان المبارک کو انڈین ایمبیسی کی دعوت پر بہت سے پاکستانی عمائدین تشریف لے گئے اور ساری رات شراب پیتے گزاری۔ یہاں تک کہ بعض کو جس طرح لاشوں کو اُٹھا کر ڈھیریوں کے طور پر منتقل کیا جاتا ہے اس طرح اٹھا اٹھا کر ان کی ڈھیریاں موٹروں میں ڈالی گئیں۔ ان میں یہ بھی طاقت نہیں تھی کہ وہ خود ڈگمگاتے ہوئے قدموں کے ساتھ ہی اپنی موٹر تک پہنچ سکیں۔ لیکن صرف یہی نہیں بے انتہا دردناک حالات ہیں۔ ان کی تفصیل میں بیان نہیں کرنا چاہتا کیونکہ یہ دکھ کی باتیں ہیں اور اس ضمن میں مَیں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ جو دعا تھی اس میں فرق ظاہر کرنے کے لئے مجبوراً یہ بددعا بھی دینی پڑی۔ مگر خدا گواہ ہے کہ ہمیں اس میں کوئی خوشی نہیں ہے۔ صرف ایک تفریق کی خاطر، ایک امتیاز کی خاطر، دشمن کے دکھوں سے تنگ آ کر بعض دفعہ انسان ایسی بات کر دیتا ہے۔ جب میں نے دوبارہ اس کو پڑھا تو ہمیشہ مجھے تکلیف ہوئی اور بعض دفعہ میں نے کہا کاش یہ میں نے نہ کہا ہوتا، صرف یک طرفہ بات ہی کہہ دیتا۔ اس لئے اس پر آپ خوش نہ ہوں ورنہ یہ خوشی آپ کے دلوں کو زنگ لگائے گی۔ اُمّت مصطفی ﷺ میں برائیاں کسی رنگ میں بھی بڑھیں وہ ہمارے لئے دکھ کا موجب ہونی چاہئیں، ہمارے لئے تکلیف کا موجب ہونی چاہئیں۔ اس کے ذمہ دار یہ علماء ہوں یا دیگر محرکات یا واقعات ہوں لیکن ایک سچے اسلام سے محبت کرنے والے کے لئے اس میں خوشی کا کوئی مقام نہیں ہے۔ ہاں استغفار کا مقام ہے۔ پس جہاں تک خدا کی تقدیر کا تعلق ہے اس نے بڑے وسیع پیمانے پر اس معاملے کو کھول کر رکھ دیا ہے۔

لیکن اس کے علاوہ بعض انفرادی نشانات بھی ظاہر ہوئے ہیں اور وہ ایسے نشانات ہیں جن کی ضرورت اس لئے پڑتی ہے کہ بعض لوگ ان وسیع پیمانے پر پھیلے ہوئے نشانات کے مطالعہ کی بصیرت نہیں رکھتے۔ ان کی نظر میں یہ توفیق نہیں ہوتی، نگاہیں محدود ہوتی ہیں۔ یہ توفیق نہیں ہوتی کہ اس عالمی حیثیت سے ان نشانات کا مطالعہ کریں اور موازنہ کریں اور اس طرح صداقت اور جھوٹ میں تفریق کر کے دیکھ سکیں۔ پس ان کے لئے پھر خدا تعالیٰ بعض نشانات کی انفرادی چوٹیاں قائم کرتا ہے۔ ایسے لوگ جن پر ان کی نظر ہوتی ہے ان کے ساتھ خاص سلوک کرتا ہے اور وہ سلوک دیکھ کر پھر بعض دفعہ وہ عبرت کا نشان بنتے ہیں، بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہوئے وہ دنیا کے لئے ایک نمونہ بن جاتے ہیں کہ اس طرح خدا تعالیٰ کی برکتیں عطا کی جاتی ہیں۔

ضیاء الحق کی ہلاکت

اس پہلو سے سب سے زیادہ اہم ذکر ضیاء الحق صاحب سابق صدر پاکستان اور سابق ڈکٹیٹر پاکستان کا ہے۔ اس کی تفاصیل میں اب دوبارہ جانا مناسب نہیں۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ یہ مباہلے کا چیلنج جو دراصل جس کا آغاز رمضان مبارک 1988ء مئی میں ہوا تھا غالباً 14/مئی یا 17/مئی کو یہ پہلی دفعہ درس میں مَیں نے اس کا ذکر کیا تھا۔ لیکن چیلنج باقاعدہ 10/جون کے خطبے میں یعنی بروز جمعہ دیا گیا۔ اس کے بعد بار بار مرحوم صدر کو یہ توجہ دلائی جاتی رہی کہ آپ اگر چیلنج قبول کرنے میں سبکی محسوس کرتے ہیں، کسی قسم کی خفّت محسوس کرتے ہیں اس خیال سے کہ آپ بہت بڑے آدمی ہیں اور میں بالکل بے حیثیت اور چھوٹا انسان ہوں یا جماعت کی آپ کی نظر میں کوئی بھی قدر و قیمت نہیں ہے تو کم سے کم ظلم سے باز آجائیں۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو میری دعا یہ ہے کہ خدا کی نظر میں یہ مباہلہ قبول سمجھا جائے۔ یعنی خدا کی نظر میں آپ کی حیثیت مباہلہ قبول کرنے والے کی شمار ہو اور پھر خدا کا عذاب آپ پر نازل ہو۔ اس لئے میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں۔ ہاں اگر آپ ان چیزوں سے باز آجائیں تو آپ کا پیغام ہمیں یہی ہوگا کہ ہاں میں مباہلہ قبول کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا یعنی مباہلہ قبول کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اس لئے میں اپنے ظلموں سے توبہ کر رہا ہوں۔ ایسی صورت میں ہم یہ دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل فرمائے، آپ کو مزید ہدایت عطا کرے۔ نہ صرف یہ کہ انہوں نے اس نصیحت پر عمل نہیں کیا بلکہ مخالفانہ عمل کیا اور شرارت میں بڑھنا شروع ہوئے۔ یہاں تک کہ مرنے سے چند دن پہلے ایک مبہم سا ذکر بھی کیا کہ میں عنقریب ایک خوشخبری اور سناؤں گا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا خباثت پنپ رہی تھی جس کو پایۂ تکمیل پر پہنچنے سے پہلے ہی خدا نے نوچ کر پھینک دیا۔ مگر بہرحال وہاں سے جو اطلاعات مل رہی تھیں اس سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ جو انہوں نے مرنے سے کچھ عرصہ پہلے علماء کی کانفرنس بلائی تھی جس میں یہ وعدہ کیا تھا خوشخبری کا اس میں کچھ احمدیوں کے خلاف سازشیں ہوئی تھیں اور انہیں پھر مزید قوانین کی صورت میں ڈھال کر احمدیوں کا عرصہ حیات مزید تنگ کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ یعنی گیارہ اور بارہ کی درمیانی رات۔ میں نے اس سے پہلے ہی یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اس خطبے میں مَیں یہ ذکر کروں گا کہ ضیاء الحق صاحب نے عملاً یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ مباہلے کو تخفیف کی نظر سے دیکھتے ہیں، حقارت سے دیکھ رہے ہیں اور چیلنج کو قبول کرتے ہوئے مخالفانہ کوششوں میں بڑھ رہے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ان کو لازماً بدانجام تک پہنچائے گا۔ لیکن اسی رات یہ عجیب رؤیا میں نے دیکھی کہ وہ تفصیل آپ جانتے ہیں، صرف خلاصہ اس کا یہ ہے کہ خدا کے غضب کی چکی جس طرح پہلے دشمنوں کو پیستی رہی ہے اس طرح لازماً اب بھی چلے گی اور کوئی دنیا کی طاقت اس قانون کو روک نہیں سکتی۔ جو دشمنوں کے ساتھ خدا کے سلوک کی تاریخ آپ قرآن کریم میں پڑھتے ہیں وہ آج بھی دہرائی جائے گی۔ چنانچہ اس رؤیا سے جرأت پاتے ہوئے اور یقینی طور پر اس کی یہی تعبیر سمجھتے ہوئے کہ چونکہ ضیاء صاحب میرے ذہن میں تھے اور خطبے کا موضوع بننے والے تھے اس لئے ان کے متعلق ہی ہے۔ مَیں نے کھل کر آپ کے سامنے ذکر کیا کہ اب خدا کی تقدیر سے یہ شخص بچ نہیں سکتا اور لازماً وہ جاری ہوگی۔ چنانچہ دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے حیرت انگیز یہ نشان دکھایا۔ 12/اگست کا یہ خطبہ ہے اور سترہ تاریخ کو وہ ایک دھماکے کے ساتھ صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔

بعد ازاں مَیں نے پرانے احمدیوں کی بھیجی ہوئی رؤیا کے رجسٹر کا مطالعہ کیا اور وہ مضمون بہت ہی دلچسپ ہے وہ انشاء اللہ بعد میں کسی وقت یا بیان کروں گا یا وہ شائع کر دیا جائے گا۔ حیرت انگیز طور پر اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو اسی انجام کے متعلق پہلے ہی باخبر کر دیا تھا۔ ایک خاتون نے لکھا کہ میں نے دیکھا کہ ضیاء صاحب آسمان کی طرف اُٹھتے ہیں اور ایک غبارے کی طرح پھٹ کر تباہ ہو جاتے ہیں۔ اب ایک آدمی کے عام تصور میں یہ بات نہیں آتی کہ آسمان کی طرف اٹھے اور غبارے کی طرح پھٹ کر تباہ ہو جائے اور بالکل ایسا ہی واقعہ ہوا ہے۔ ایک شخص نے رؤیا میں دیکھا کہ شیخ مبارک احمد صاحب امریکہ والے جو آج کل امریکہ میں ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ ضیاء کا جہاز ہوا میں تباہ ہو جائے گا اور یہ ساری رؤیاء پہلے لکھ کر انہوں نے بھیجی ہوئی ہیں۔ ایک شخص نے لکھا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے واضح طور پر خبر دی ہے کہ 1988ء کا سال ضیاء کے انجام کا سال ہے۔ پس اور بھی اب میں مطالعہ کروا رہا ہوں رجسٹروں کا۔ ان کی تاریخیں، خط کس تاریخ کو ملے، کون کون صاحب ہیں... جماعت کے ازدیاد ایمان کے لئے اور دنیا کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنانے کی خاطر انشاء اللہ ان چیزوں کو شائع کر دیا جائے گا۔

اب میں ایک ایسے شخص کا ذکر کرتا ہوں جس کے انجام کی جماعت احمدیہ انگلستان گواہ ہے اور یہ بھی ایسا انجام ہے جو اتفاقی حادثے کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کا گہرا مباہلے سے تعلق ہے۔ ضمناً میں آپ کو یہ بتا دوں کہ دنیا میں لوگ مرتے ہی رہتے ہیں، احمدی بھی فوت ہوئے اس عرصے میں، غیر احمدی بھی کثرت کے ساتھ فوت ہوئے۔ سینکڑوں احمدی ہوئے تو لکھوکھہا غیر احمدی بھی فوت ہوئے۔ نہ کبھی میں نے سوچا نہ آپ کو سوچنا چاہئے کہ مباہلے کے نتیجے میں لوگ مر رہے ہیں۔ اس معاملے میں احتیاط ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر جتنا نشان دکھائے اُسی کو قبول کرنا چاہئے اور اپنی طرف سے نشان بنا بنا کر خدا کی طرف منسوب نہیں کرنے چاہئیں۔ یہ ایک بہت ہی جاہلانہ طریق ہے کہ ہم سوچ سوچ کے آپ ہی خدا نے نشان نہیں دیئے ہم بنا لیتے ہیں۔ جس طرح مولویوں نے کیا کہ خدا نے ان کو نہیں مارا، ہم مارتے ہیں۔ اس کو تو ہم ایک جہالت کے طور پر ردّ کرتے ہیں۔ نہایت ہی بیوقوفوں والا طریق ہے اس لئے جماعت احمدیہ کو تقویٰ کی باریک راہیں اختیار کرنی چاہئیں۔ اتنی بات کریں جس کے متعلق آپ کامل یقین کے ساتھ شواہد پر قائم ہوتے ہوئے دنیا کو بتا سکیں، خود یہ یقین رکھتے ہوں

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جب مسلمان کو ایسا وقت ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے قبول کی جاتی ہے یا جو بھلائی اور خیر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے۔ جمعہ کا خطبہ بھی نماز کا حصہ ہے اس لئے یہ بھی اس وقت میں شامل ہے جس میں وہ گھڑی میسر آتی ہے۔

جمعہ کے دن کی ایک خاص اہمیت ہے اور سوائے اشد مجبوری کے ہر عاقل کو بالغ مرد کو اسے پڑھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ نماز میں ہر ایک اپنی اپنی سوچ اور ضرورت کے مطابق دعا کرتا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو نماز بھی پڑھ لیتے ہیں اور خاص دعا کی تحریک ان میں پیدا نہیں ہوتی۔ اور ان کو دعا کی اہمیت کا پتہ نہیں لگتا۔ اس لئے مَیں نے سوچا کہ آج اس رمضان کے آخری جمعہ میں بعض دعائیں پڑھوں تا کہ جن کو زیادہ احساس نہیں ان کو بھی پتہ لگ جائے کہ دعائیں کیا ہیں اور جماعتی طور پر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی دعائیں اور مناجات پیش کریں اور پھر نماز میں مجموعی طور پر ان دعاؤں کی قبولیت کے لئے دعا بھی مانگیں۔ ان دعاؤں میں قرآن کریم کی بعض دعائیں مَیں نے لی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعائیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دعائیں شامل ہیں اور بعض عمومی دعائیں بھی ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15/جون 2018ء بمطابق 15/احسان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جب مسلمان کو ایسا وقت ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے قبول کی جاتی ہے یا جو بھلائی اور خیر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ حدیث 935)

اس کی وضاحت میں بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جمعہ کا خطبہ بھی نماز کا حصہ ہے اس لئے یہ بھی اس وقت میں شامل ہے جس میں وہ گھڑی میسر آتی ہے تو بہرحال جمعہ کے دن کی ایک خاص اہمیت ہے اور سوائے اشد مجبوری کے ہر عاقل کو بالغ مرد کو اسے پڑھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الجمعۃ للمملوک والمراۃ حدیث 1067)

نماز میں ہر ایک اپنی اپنی سوچ اور ضرورت کے مطابق دعا کرتا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو نماز بھی پڑھ لیتے ہیں اور خاص دعا کی تحریک ان میں پیدا نہیں ہوتی۔ بس نماز پڑھ لی۔ نماز کے الفاظ دہرا لئے کہ یہ کافی ہے۔ اور ان کو دعا کی اہمیت کا پتہ نہیں لگتا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آج اس رمضان کے آخری جمعہ میں بعض دعائیں پڑھوں تا کہ جن کو زیادہ احساس نہیں ان کو بھی پتہ لگ جائے کہ دعائیں کیا ہیں اور جماعتی طور پر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی دعائیں اور مناجات پیش کریں اور پھر نماز میں مجموعی طور پر ان دعاؤں کی قبولیت کے لئے دعا بھی مانگیں۔ ان دعاؤں میں قرآن کریم کی بعض دعائیں مَیں نے لی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعائیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دعائیں شامل ہیں اور بعض عمومی دعائیں بھی ہیں۔ بعض قرآنی اور مسنون دعائیں ہیں جو مَیں پڑھوں گا۔ جن کو یاد ہیں وہ دل میں دہراتے رہیں یا جو میرے ساتھ دل میں دہرا سکتے ہیں بیشک دہرائیں اور ہر دعا کے بعد دل میں آمین بھی کہتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول فرمائے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

سب سے پہلے قرآنی دعائیں ہیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202) اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ (الاعراف:127) اے ہمارے رب ہم پر صبر انڈیل اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔ (المائدۃ:115) اے اللہ ہمارے ربّ! ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دستر خوان اتار جو ہمارے اوّلین اور ہمارے آخرین کے لئے عید بن جائے اور تیری طرف سے ایک عظیم نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا۔ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (آل عمران:194) اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے ربّ! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکیوں کے ساتھ موت دے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (آل عمران:54) اے ہمارے ربّ! ہم اس پر ایمان لے آئے جو تو نے اتارا اور ہم نے رسول کی پیروی کی۔ پس ہمیں حق کی گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (آل عمران:9) اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تُو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ (آل عمران:39) اے میرے ربّ! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریّت عطا کر۔ یقیناً تُو بہت دعا سننے والا ہے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (الفرقان:75) اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ۔ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (الاحقاف:16) اے میرے ربّ! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جن سے تُو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریّت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلا شبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (الصّٰٓفّٰت:101) اے میرے ربّ! مجھے صالحین میں سے (وارث) عطا کر۔

رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ (القصص:25) اے میرے ربّ! یقیناً میں ہر اچھی چیز کے لئے جو تُو میری طرف نازل کرے ایک فقیر ہوں۔ اس کی خواہش رکھتا ہوں۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ۔ (النمل 20) اے میرے ربّ! مجھے توفیق بخش کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تُو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جو تجھے پسند ہوں اور تُو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ۔ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ (المؤمنون :98-99) اور تو کہہ اے میرے ربّ! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں اے میرے ربّ کہ وہ وسوسے میرے قریب پھٹکیں۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طه :115) اے میرے ربّ! مجھے علم میں بڑھا دے۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ۔ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ۔ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ (طٰهٰ 26-29) اے میرے ربّ! میرا سینہ میرے لئے کشادہ کر دے اور میرا معاملہ مجھ پر آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ وہ میری بات سمجھ سکیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا (الکھف :11) اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر اور ہمارے معاملہ میں ہمیں ہدایت عطا کر۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا۔ (بنی اسرائیل:81) اے میرے ربّ! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا کر۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا (بنی اسرائیل:25) اے میرے ربّ! ان دونوں پر (یعنی میرے ماں باپ پر) رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ۔ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ (الشعراء 84-86) اے میرے ربّ! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر اور میرے لئے آخرین میں سچ کہنے والی زبان مقدر کر دے اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ (القصص :17) اے میرے ربّ! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے۔

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (التحریم :9) اے ہمارے ربّ! ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کر دے اور ہمیں بخش دے۔ یقیناً تُو ہر چیز پر جسے تُو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ۔ (المؤمنون:110) اے ہمارے ربّ! ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تُو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ (الاعراف:24) اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تُو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ (الاعراف:48) اے ہمارے ربّ! ہمیں ظالم لوگوں میں سے نہ بنانا۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ (الانبیاء :90) اے میرے ربّ! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو سب وارثوں سے بہتر ہے۔

رَبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ۔ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ اے میرے ربّ! اگر تو مجھے وہ دکھا ہی دے جس سے ان کو ڈرایا جاتا ہے (تو یہ ایک التجا ہے) اے میرے ربّ! پس مجھے ظالم قوم میں سے نہ بنا دینا۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ۔ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔ وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ۔ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ۔ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (المؤمن :8-10) اے ہمارے ربّ! تُو ہر چیز پر رحمت اور علم کے ساتھ محیط ہے۔ پس وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ کی پیروی کی ان کو بخش دے اور ان کو جہنم کے عذاب سے بچا اور اے ہمارے ربّ! انہیں ان دائمی جنتوں میں داخل کر دے جن کا تُو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور انہیں بھی جو اُن کے باپ دادا اور ان کے ساتھیوں اور ان کی اولاد میں سے نیکی اختیار کرنے والے ہیں۔ یقیناً تُو ہی کامل غلبہ والا اور بہت حکمت والا ہے اور انہیں بدیوں سے بچا اور جسے تُو نے اس دن بدیوں کے نتائج سے بچایا تو یقیناً تُو نے اس پر بہت رحم کیا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ (الحشر :11) اے ہمارے ربّ! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ایمان میں ہم پر سبقت لے گئے اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے کوئی کینہ نہ رہنے دے۔ اے ہمارے ربّ! یقیناً تُو بہت شفیق اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا (نوح :29) اے میرے ربّ! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور اسے بھی جو بحیثیت مومن میرے گھر میں داخل ہوا اور سب مومن مردوں اور سب مومن عورتوں کو اور تُو ظالموں کو ہلاکت کے سوا کسی چیز میں نہ بڑھانا۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ (آل عمران:195) اے ہمارے ربّ! اور ہمیں وہ وعدہ عطا کر دے جو تُو نے اپنے رسولوں پر ہمارے حق میں فرض کر دیا تھا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ یقیناً تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ۔ (الاعراف:156) تُو ہی ہمارا ولی ہے۔ پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تُو بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (الفرقان :66) اے ہمارے ربّ! ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے۔ یقیناً اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17) اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔ (ابراھیم :41-42) اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے ربّ! اور میری دعا قبول کر۔ اے ہمارے ربّ! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور مومنوں کو بھی جس دن حساب برپا ہوگا۔

رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ۔ (الشعراء:170) اے میرے ربّ! مجھے اور میرے اہل کو اس سے نجات بخش جو وہ کرتے ہیں۔

رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ۔ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (الشعراء:118-119) اے میرے ربّ! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔ پس میرے درمیان اور ان کے درمیان واضح فیصلہ کر دے اور مجھے نجات بخش اور ان کو بھی جو مومنوں میں سے میرے ساتھ ہیں۔

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ۔ (العنکبوت:31) اے میرے ربّ! اس فساد کرنے والی قوم کے خلاف میری مدد کر۔

اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ (القمر :11) مَیں یقیناً مغلوب ہوں پس میری مدد کر۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا۔ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَآ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ۔ (البقرۃ:287) اے ہمارے ربّ! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے اور اے ہمارے ربّ! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ان کے گناہوں کے نتیجہ میں تُو نے ڈالا اور اے ہمارے ربّ! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ تُو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابلہ پر نصرت عطا کر۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ۔ (البقرۃ:251) اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ۔ (آل عمران:148) اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ۔ (الاعراف:90) اے

ہمارے ربّ! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تُو فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ (یونس:86-87) اے ہمارے ربّ! ہمیں ظالم لوگوں کے لئے ابتلا نہ بنا اور ہمیں اپنی رحمت سے کافر لوگوں سے نجات بخش۔

رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ۔ (المؤمنون:40) اے میرے ربّ! میری مدد کر کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔

رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔ (التحریم:12) اے میرے ربّ! میرے لئے اپنے حضور جنت میں ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچالے اور مجھے ان ظالم لوگوں سے نجات بخش۔

اب بعض حدیث کی دعائیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا مروی ہے کہ آپؐ نے یہ دعا سکھائی:

اے اللہ! مجھے میری خطائیں معاف فرما دے اور میرے سب معاملات میں میری لاعلمی، جہالت اور میری زیادتی کے شر سے مجھے بچالے اور ہر اس نقصان و شر سے بچالے جسے تُو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں بخش دے۔ میری دانستہ نادانستہ اور ازراہ مزاح کی ہوئی ساری خطائیں مجھے بخش دے کہ یہ سب میرے اندر موجود ہیں۔ جو خطائیں مجھ سے سرزد ہو چکی ہیں اور جو ابھی نہیں ہوئیں اور جو مخفی طور پر مجھ سے سرزد ہوئیں اور جو کھلم کھلا میں نے کیں وہ سب مجھے بخش دے۔ تُو ہی آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹا دینے والا ہے اور تُو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب قول النبیؐ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ...الخ حدیث 6398)

پھر آپ کی دعا ہے: اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا انتبہ باللیل حدیث 6317)

اے اللہ! مَیں اپنا آپ تیرے سپرد کرتا ہوں۔ تجھ پر توکّل کرتا ہوں اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں۔ تیری طرف جھکتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ مدّمقابل سے بحث کرتا ہوں اور تیرے ہی حضور اپنا مقدمہ پیش کرتا ہوں۔ تُو مجھے میرے اگلے پچھلے اعلانیہ، پوشیدہ سب گناہ بخش دے۔ تُو ہی مقدِّم اور مؤخِّر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار حدیث 6306)

اے اللہ! تُو میرا ربّ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تُو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں جتنی کہ مجھ میں استطاعت ہے۔ میں اپنے عملوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔ مجھے بخش دے۔ تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ۔ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ۔ (سنن الترمذی ابواب الدعوات باب قصۃ تعلیم الدعاء اللھم الھمنی رشدی...الخ منہ حدیث 3482۔ الجامع الصغیر للسیوطی۔ الجزء الاولی صفحہ 217۔ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

اے اللہ! میں تجھ سے ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں عاجزی اور انکساری نہیں اور ایسی دعا سے پناہ مانگتا ہوں جو مقبول نہ ہو اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو کوئی فائدہ نہ دے۔ مَیں ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ۔

(سنن الترمذی ابواب القدر باب ماجاء ان القلوب بین اصبعی الرحمن حدیث 2140)

اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔

(سنن الترمذی ابواب الدعوات باب اللھم انی اسئلک الھدی...الخ حدیث 3489)

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، عفت اور غنیٰ مانگتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(سنن ابوداؤد کتاب الوتر باب مایقول الرجل اذا خاف قوما حدیث 1537)

ہم تجھے ان کے سینوں میں رکھتے ہیں یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

(سنن الترمذی ابواب الدعوات باب دعا داؤد اللھم انی اسئلک حبک...الخ حدیث 3490)

اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

ایک لمبی دعا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! میں تیری رحمتِ خاص کا طلبگار ہوں جس کے ذریعہ تُو میرے دل کو ہدایت عطا کر دے۔ میرے کام بنا دے اور میرے پراگندہ کاموں کو سنوار دے اور میرے بچھڑے ہوؤں کو ملا دے اور میرے تعلق رکھنے والوں کو رفعت دے۔ تُو اپنی رحمت کے ذریعہ میرے عمل کو پاک کر دے اور مجھے رشد و ہدایت الہام کر اور جن چیزوں سے مجھے الفت ہے وہ مجھے مل جائیں۔ ہاں ایسی رحمت خاص جو مجھے ہر برائی سے بچالے اور اے اللہ! مجھے ایسا دائمی ایمان و ایقان بھی نصیب فرما جس کے بعد کفر نہیں ہوتا۔ ایسی رحمت عطا کر جس کے ذریعہ مجھے دنیا و آخرت میں تیری کرامت کا شرف نصیب ہو جائے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر فیصلہ میں کامیابی چاہتا ہوں اور شہیدوں کی سی مہمان نوازی اور سعادت مندی کی زندگی اور دشمنوں پر فتح اور نصرت کا خواستگار ہوں۔ مولیٰ! مَیں تو اپنی حاجت لے کر تیرے در پر حاضر ہو گیا ہوں۔ اگر میری سوچ ناقص اور میری تدبیر کمزور بھی ہے تب بھی مَیں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ پس اے تمام معاملات کے فیصلہ کرنے والے اور اے دلوں کو تسکین عطا کرنے والے! مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح بپھرے سمندروں میں تُو انسان کو بچا لیتا ہے اسی طرح مجھے آگ کے عذاب سے بچا لے۔ ہلاکت کی آواز اور قبر کے فتنہ سے مجھے پناہ دے۔ اور میرے مولیٰ! جس دعا سے میری سوچ کوتاہ ہے اور جس امر کے لئے میں نے دست سوال دراز نہیں کیا۔ ہاں وہ خیر اور وہ بھلائی جس کی میں نیت بھی نہیں باندھ سکا مگر تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ اس خیر کا وعدہ کر رکھا ہے یا اپنے بندوں میں سے کسی کو تُو وہ خیر عطا کرنے والا ہے تو ایسی ہر خیر کے لئے مَیں رغبت رکھتا ہوں اور اے سب جہانوں کے ربّ! مَیں تیری رحمت کا واسطہ دے کر تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں۔ اے اللہ! مضبوط تعلق والے اور رشد و ہدایت کے مالک! مَیں قیامت کے روز تجھ سے امن کا خواہاں ہوں اور اس دائمی دور میں جنت چاہتا ہوں۔ تیرے دربار میں حاضری دینے والے مقرب بندوں کے ساتھ اور رکوع و سجود بجالانے والوں اور عہد پورا کرنے والوں کی معیت میں۔ یقیناً تُو بہت رحم اور محبت کرنے والا ہے۔ بیشک تُو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں ایسا ہدایت یافتہ رہنما بنا دے جو نہ خود گمراہ ہونے والے ہوں، نہ گمراہ کرنے والے بنیں۔ تیرے پیاروں اور دوستوں کے لئے ہم سلامتی کا پیغام ہوں اور تیرے دشمنوں کے لئے جنگ کا نشان۔ ہم تیری محبت کے صدقہ تیرے ہر مُحب سے محبت کرنے والے اور تیری مخالفت اور دشمنی کرنے والوں سے تیری خاطر عداوت رکھنے والے ہوں۔ اے اللہ! یہ ہماری عاجزانہ دعا ہے جس کا قبول کرنا تیرے پر منحصر ہے۔ اے اللہ! پس یہی دعا ہماری سب محنت اور تدبیر ہے اور سب بھروسہ تیری ذات پر ہے۔ اے اللہ! میرے لئے میرے دل میں نور پیدا کر دے۔ میری قبر کو بھی روشن کر دے۔ میرے آگے اور میرے پیچھے بھی نور کر دے۔ میرے دائیں بھی نور کر دے اور میرے بائیں بھی نور کر دے۔ اور میرے اوپر بھی نور کر دے اور میرے نیچے بھی نور کر دے۔ اور میری سماعت میں بھی نور بھر دے۔ اور میری بصارت میں بھی نور بھر دے۔ اور میرے بالوں میں بھی نور بھر دے اور میری جلد کو بھی نورانی کر دے۔ اور میرے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

گوشت اور میرے خون میں بھی نور بھر دے اور میرے دماغ میں بھی نور بھر دے اور میری ہڈیوں میں بھی نور بھر دے۔ اے اللہ! میرے دل میں نور کی عظمت پیدا کر دے اور پھر مجھے وہ نور عطا کر۔ پس مجھے سراپا نور ہی بنا دے۔ پاک ہے وہ ذات جو بزرگی کا لباس زیب فرما کر عزت کے ساتھ متمکن ہے۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس کے سوا کسی کی پاکیزگی بیان کرنی مناسب نہیں۔ پاک ہے وہ صاحبِ فضل ونعمت وجود۔ پاک ہے وہ عزت وبزرگی کا مالک اور پاک ہے وہ جلال اور اکرام والا۔

(سنن الترمذی ابواب الدعوات باب اللّٰھم انی اسئلک رحمۃ...الخ حدیث 3419)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں ہیں۔

آپ نے اپنے ایک صحابی چوہدری رستم علی صاحب کو خط میں یہ دعا لکھی تھی۔ یہ عربی دعا ہے:

يَا مَنْ هُوَ اَحَبُّ مِنْ كُلِّ مَحْبُوْبٍ اِغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ وَادْخِلْنِيْ فِيْ عِبَادِكَ الْمُخْلَصِيْنَ۔ (الحکم مورخہ 10 اگست 1901ء صفحہ 9 جلد 5 نمبر 29)

اے وہ کہ اے وہ جو ہر محبوب سے زیادہ محبت کرنے کے قابل ہے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحمت نازل فرما اور مجھے اپنے مخلص بندوں میں داخل فرما۔ ہم تیرے گناہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے۔ تو ہم کو معاف فرما اور آخرت کی آفتوں سے ہمیں بچا۔

(ماخوذ از بدر مورخہ 26 جولائی 1906ء صفحہ 3 جلد 2 شمارہ 30)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو آپ نے ایک خط لکھا اور اس میں یہ دعا لکھی۔ اس طرف توجہ دلائی۔

اے میرے محسن اور میرے خدا! میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُرمعصیت و پُرغفلت ہوں۔ تُو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تُو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُرگناہ پر رحم کر اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے چارہ گر کوئی نہیں۔ آمین“

(مکتوباتِ احمدؑ جلد دوم صفحہ 10 مکتوب بنام حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ خلیفۃ المسیح الاوّل، مکتوب نمبر 2)

آپ نے فنافی اللہ ہونے کی یہ دعا سکھائی۔

اے ربّ العالمین! مَیں تیرے احسانوں کا شکر یہ ادا نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔ تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تُو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما۔ رحم فرما۔ رحم فرما۔ اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کیونکہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین۔

(ماخوذ از مکتوباتِ احمدؑ جلد دوم صفحہ 159 مکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ مکتوب نمبر 3)

اب عمومی طور پر ہمیں عالم اسلام کو بھی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان میں اتحاد پیدا کرے اور ان کے جو دل پھٹے ہوئے ہیں وہ دل جڑ جائیں اور آپس کی دشمنیاں ان کی ختم ہوں اور دشمن ان کی دشمنیوں سے جو فائدہ اٹھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے ان دشمنوں کے ہاتھوں کو روکے اور وہ اسلام کو نقصان پہنچانے سے ہر طرح باز رہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں میں مردوں میں، عورتوں میں قناعت پیدا کرے۔ انہیں ہر شر سے بچائے۔ انہیں ثبات قدم عطا فرمائے۔ اور وہ ہمیشہ وہ نظام جماعت اور نظام خلافت سے چمٹے رہیں۔ اور نظام جماعت کو بھی لوگوں کے حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ عہدیداروں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ واقفین زندگی کو وقف کی روح کے ساتھ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دجّال کے فتنوں اور اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام طاقتوں کو اور ان کے ہاتھوں کو روکے جو مسلمانوں کو کمزور کرنے کے درپے ہیں اور مسلمانوں کو ان کے شر سے بچا کے رکھے بلکہ اس کے نتیجہ میں صرف اسلامی دنیا میں نہیں بلکہ تمام دنیا میں جو ایک خطرناک تباہی آ سکتی ہے اس تباہی سے اللہ تعالیٰ بچائے۔ اللہ تعالیٰ شہدائے احمدیت کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کی، پیچھے رہنے والوں کی خود حفاظت فرمائے۔ اسیران راہ مولیٰ کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو جو کسی بھی لحاظ سے کسی بھی مشکل میں گرفتار ہیں ان مشکلات سے رہائی عطا فرمائے۔ بیماروں کو شفا عطا فرمائے۔ جو لوگ سیاسی لحاظ سے یا مذہبی لحاظ سے مشکلات میں گرفتار ہیں خاص طور پر مختلف ملکوں میں جماعت کے افراد اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے اور دشمنوں کے ہاتھوں کو روکے۔

درویشان قادیان، اب درویشان تو بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ قادیان میں رہنے والے بعض لوگ بھی مشکلات میں ہیں، اسی طرح پاکستان میں رہنے والے اور خاص طور پر ربوہ کے لوگ، آجکل حکومت کی طرف سے بھی پاکستان میں احمدیوں کے حالات تنگ سے تنگ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ظالموں سے نجات دے اور اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے۔

اسی طرح پاکستان کے علاوہ ہندوستان کے بعض علاقوں میں بھی جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے احمدیوں پر ظلم کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کے ہاتھوں کو روکے۔

اسی طرح انڈونیشیا میں ابھی تک جہاں جہاں ظالموں کو موقع ملتا ہے وہ احمدیوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں بھی انہوں نے ایک جگہ جہاں تھوڑی سی جماعت تھی وہاں ان کو گھروں سے نکال دیا اور وہ بے گھر ہوئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے اور دشمنوں کے شر سے ان کو بچائے۔ میں نے پہلے بھی ذکر کیا اللہ تعالیٰ مسلمان ملکوں کو عقل دے۔ یمن میں دوبارہ بڑے شدید حملے شروع ہو گئے ہیں۔ عراق میں، شام میں فرقوں کے اختلاف کی وجہ سے اور قبیلوں کے اختلاف کی وجہ سے مسلمان مسلمان کی گردن کاٹ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور جس نبی کو یہ ماننے والے ہیں اس کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے کی ان کو توفیق عطا فرمائے۔ اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے جس مہدی اور مسیح کو بھیجا ہے اس کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ان غلط راستوں پر چلنے سے یہ بچ سکیں اور ان کی دنیا و عاقبت محفوظ ہو۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے جو مختلف تحریکات میں اور جماعتی چندوں میں مالی قربانیاں دے رہے ہیں۔ اسی طرح تبلیغ کے کام کے لئے آجکل ایم ٹی اے بہت بڑا کردار ادا کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے کے کارکنوں کو اور ہمارے کارکنان میں سے جو والنٹیئرز ہیں، رضا کار ہیں ان کو بھی جزا دے اور ان کو پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ ایم ٹی اے افریقہ بھی آجکل بڑا تبلیغ کا کام کر رہا ہے۔ نیا شروع کیا گیا ہے اور اس میں سب مقامی لوگ کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو علم اور عرفان میں بھی برکت عطا فرمائے اور وہ بہتر پروگرام بنا کر اسلام کا حقیقی پیغام اپنی قوم کو بھی اور دنیا میں بھی پہنچانے والے ہوں۔

☆...☆...☆

نماز جنازہ حاضر وغائب

❁...مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 12؍جون 2018ء بروز منگل 12 بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب (آکسفورڈ۔ یوکے) **کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔**

نماز جنازہ حاضر:

مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب (آکسفورڈ۔ یوکے)

9 جون 2018ء کو بعارضہ کینسر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب (جنہوں نے پاکستان کا نام رکھا تھا) کے بھتیجے تھے۔ آپ کے والد مکرم چوہدری ابادان صاحب اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ مرحوم بہت نیک، اطاعت گزار، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والے، ایک ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

❁...مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 15؍جون 2018ء بروز جمعۃ المبارک نماز عصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد انور باجوہ صاحب (ربوہ۔ حال سٹن۔ یوکے) **کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔**

نماز جنازہ حاضر:

مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد انور باجوہ صاحب (ربوہ۔ حال سٹن۔ یوکے)

7 جون 2018ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، سادہ مزاج، غریبوں کی ہمدرد بڑی نیک اور دعا گو خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے علاوہ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد سعید باجوہ صاحب (سابق ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول۔ ربوہ)

6 جون 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ **آپ بہت خوش اخلاق، مہمان نواز، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔** بچوں کی بڑی اچھی تربیت کی۔ رشتے نبھانے کا بہت سلیقہ رکھتی تھیں۔ ربوہ میں پرائمری گرلز سکول میں بطور معلمہ خدمت انجام دیتی رہیں۔ آپ کے میاں کو اسیر راہ مولیٰ رہنے کا اعزاز حاصل ہے۔

2۔ مکرمہ فرحت مجید صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مجید احمد صاحب (ناصر آباد غربی ربوہ)

8 مئی 2018ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے بیماری کا لمبا عرصہ بڑے صبر وحوصلہ سے گزارا۔ بہت دیندار، خلافت اور سلسلہ کے ساتھ محبت کرنے والی، بڑی مخلص اور دعا گو خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سیالکوٹ میں قیام کے بعض واقعات

محمد رئیس احمد طاہر

حضرت مسیح موعودؑ کے والد بزرگوار حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کو آپ کی زمانہ طالبعلمی سے ہی آپ کی ملازمت کی فکر دامنگیر تھی۔ چنانچہ 1852ء میں دینا نگر ضلع گورداسپور میں ملازم کروایا لیکن آپ صرف ایک دن قیام کے بعد واپس تشریف لے آئے۔ والد صاحب پھر بھی ملازمت کی بات کرتے رہتے تھے اور سید محمد علی صاحب کے ہمراہ جموں کشمیر میں بھی بھجوایا مگر حضرت مسیح موعود چند روز کے بعد ہی واپس آ گئے۔ پھر والد صاحب نے 1864ء میں آپ کو سیالکوٹ میں ملازم کروادیا۔

حقیقت میں حضرت مسیح موعودؑ کا دل تو ملازمت کے لئے نہ کرتا تھا مگر آپ ہر دفعہ والد صاحب کی اطاعت کے جذبہ سے بہ کراہت اس کام میں مشغول ہو گئے۔ لیکن آپ دل وجان اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے عشق میں مخمور ہو کر دین اسلام کے دفاع میں مصروف رہتے اور قرآن کریم کی تلاوت میں مستغرق رہتے۔

سیالکوٹ میں رہائش

حفاظت خاص کا واقعہ

ابتدا سیالکوٹ میں رہائش کے دوران پہلے آپ محلہ جھنڈانوالہ میں ایک چوبارے میں مقیم تھے۔ جہاں پر آپ کی حفاظت خاص کا واقعہ بھی ہوا کہ رات کو اس جگہ پندرہ سولہ افراد سوئے ہوئے تھے کہ آپ نے شہتیر سے ٹک ٹک کی آواز سنی اور ساتھیوں کو جگایا کہ چھت گرنے والی ہے یہاں سے نکل جائیں۔ ان کے انکار کے باوجود سب کو نکال کر آپ نے اپنا قدم اس کمرہ سے باہر نکالا اور جونہی آپ نے قدم مبارک باہر نکالا چھت دھڑام سے دوسری چھت کو بھی ساتھ لئے نیچے آ گری۔ لیکن آپ کی وجہ سے سب بچ گئے۔

اس واقعہ کے بعد آپ فضل دین صاحب کے مکان واقع کشمیری محلہ میں اقامت گزین ہو گئے۔ پھر سیالکوٹ کی جامع مسجد کے سامنے حکیم منصب علی صاحب وثیقہ نویس کے ہمراہ ایک بیٹھک میں رہنے لگے اور آخر ملازمت تک اسی جگہ رہائش پذیر رہے۔ یہ مقامات مختصر اور بے رونق سے تھے اور ظاہری کشش اور دلچسپی موجود نہ تھی۔ یہاں بھی حفاظت خاص کا واقعہ ہوا کہ ایک دفعہ آسمانی بجلی گری سارا کمرہ دھوئیں سے بھر گیا مگر کسی کو کوئی ضرر نہ پہنچا۔ جبکہ مندر کے اندر ایک آدمی اسی بجلی سے ہلاک ہو گیا تھا۔

اخلاق فاضلہ کا ظہور

آپ دفتر میں اپنا مفوضہ کام پوری توجہ، دیانتداری، محنت اور ذمہ داری سے ادا فرماتے مگر دفتری اوقات کے بعد ان معاملات سے دست کش ہو جاتے اور اگر کام کروانے لوگ آتے بھی تو آپ ان کو دفتر آنے کا کہلوا دیتے۔ لیکن یہ دور آپ کی دلی تمنا کو پورے کرنے کے لئے نہ تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ قادیان سے ایک حجام آیا اس نے ملازمت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے بے ساختہ فرمایا کہ ”قید خانہ ہی ہے“۔ گویا یہ کام آپ نے صرف والد صاحب کی اطاعت میں کیا ورنہ طبیعت ہرگز اس طرف مائل نہ تھی۔ مگر جب تک کام کیا نہایت دیانتداری اور محنت سے کیا۔

غیرت دینی کا واقعہ

ملازمت کے دوران بھی آپ کی توجہ حصول علم قرآن کی طرف رہی اور ساتھ ہی ساتھ آپ دین کے دفاع کا کام کرتے رہے۔ اور غیرت دینی کا بھی مظاہرہ فرماتے رہے۔ ان دنوں دفاتر کے سپرنٹنڈنٹ پنڈت سہج رام اکثر اسلام پر اعتراضات کرتا رہتا اور آنحضرت ﷺ کے خلاف بھی زبان طعن دراز کرتا رہتا تھا۔ آپ اپنے آقا کی توہین ہرگز برداشت نہیں کرتے تھے اس لئے ہر قسم کے عواقب اور خطرات سے بے نیاز ہو کر ایک بیباک مجاہد کی حیثیت سے ڈٹ کر جواب دیتے۔ آپ کے زبردست دلائل سے لاجواب اور مبہوت ہونے کے بعد زچ ہو جاتا اپنی بے بسی کی کسر نکالنے کے لئے دفتری معاملات کا سہارا لے کر آپ کو تکلیف دینے کی کوئی نئی سے نئی صورت پیدا کرلیتا۔ یہ کشمکش چار سال تک قائم رہی۔ آپ کے دوست لالہ بھیم سین آپ کو اس سے نہ الجھنے کا مشورہ دیتے مگر آپ کو یہ کب گوارا ہو سکتا تھا۔ بعد میں یہی سہج رام امرتسر میں ناگہانی موت کا شکار ہوا اور اس کی موت کی اطلاع خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بذریعہ کشف دی۔ آپ فرماتے ہیں۔

”ایک شخص سہج رام نام امرتسر کی کمشنری میں سررشتہ دار تھا اور پہلے وہ ضلع سیالکوٹ میں صاحب ڈپٹی کمشنر کا سررشتہ دار تھا اور وہ مجھ سے ہمیشہ مذہبی بحث رکھا کرتا تھا اور دین اسلام سے فطرتاً ایک کینہ رکھتا تھا اور ایسا اتفاق ہوا کہ میرے ایک بڑے بھائی تھے انہوں نے تحصیلداری کا امتحان دیا تھا اور امتحان میں پاس ہو گئے تھے اور وہ ابھی گھر میں قادیان میں تھے اور نوکری کے امیدوار تھے۔ ایک دن مَیں اپنے چوبارہ میں عصر کے وقت قرآن شریف پڑھ رہا تھا جب میں نے قرآن شریف کا دوسرا صفحہ اُلٹانا چاہا تو اسی حالت میں میری آنکھ کشفی رنگ پکڑ گئی اور میں نے دیکھا کہ سہج رام سیاہ کپڑے پہنے ہوئے اور عاجزی کرنے والوں کی طرح دانت نکالے ہوئے میرے سامنے آ کھڑا ہوا جیسا کہ کوئی کہتا ہے کہ میرے پر رحم کرا دو۔ میں نے اس کو کہا کہ اب رحم کا وقت نہیں۔ اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ اسی وقت یہ شخص فوت ہو گیا ہے اور کچھ خبر نہ تھی۔ بعد اس کے میں نیچے اُترا۔ اور میرے بھائی کے پاس چھ سات آدمی بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی نوکری کے بارہ میں باتیں کر رہے تھے۔ میں نے کہا کہ اگر پنڈت سہج رام فوت ہو جائے تو وہ عہدہ بھی عمدہ ہے ان سب نے میری بات سُن کر قہقہہ مار کر ہنسی کی کہ کیا چنگے بھلے کو مارتے ہو۔ دوسرے دن یا تیسرے دن خبر آ گئی کہ اُسی گھڑی سہج رام ناگہانی موت سے اِس دنیا سے گزر گیا“۔

قرآن کریم کی محبت

دفتری فرائض کی سرانجام دہی تو دفتری اوقات میں ہی ہوتی تھی باقی پورا وقت آپ کا تلاوت قرآن مجید، عبادت گزاری، شب بیداری، خدمت خلق اور اشاعت اسلام کی دینی مہمات میں گزرتا تھا۔

جب کچہری سے فارغ ہو کر واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لاتے تو دروازہ بند کر لیتے اور قرآن شریف کی تلاوت اور ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے۔ بعض لوگوں نے یہ ٹوہ لینے کے لئے بند کمرہ میں کیا کرتے ہیں۔ جب کمرہ میں جھانک کر دیکھا تو آپ کو مصلّی پر رونق افروز ہو کر یہ دعا کرتے دیکھا کہ ”یا الٰہی یہ تیرا کلام ہے مجھے تو تُو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں“۔ اسی طرح میاں بوٹا صاحب کی روایت ہے کہ آپ مکان کے صحن میں ٹہلتے رہتے اور قرآن شریف پڑھتے رہتے تھے۔

خدمت خلق

اس دوران حضرت مسیح موعودؑ خدمت خلق کا بھی موقع پیدا فرما لیتے تھے۔ قادیان سے حجام آپ کے لئے کپڑے لایا تو ان میں ایک جوڑا اسی حجام کو عطا فرما دیا۔ اپنی تنخواہ سے معمولی سادہ کھانے کا خرچ رکھ کر باقی رقم سے محلہ کے بیواؤں اور محتاجوں کی مدد کر دیتے کبھی کپڑے بنوا دیتے کبھی نقدی عطا فرما دیتے۔ علم طب میں آپ کو کافی درک تھا اور آپ اس سے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے سے کبھی دریغ نہ فرماتے تھے بلکہ علاج کے ساتھ مریض کے لئے دعا بھی کرتے رہتے تھے۔ اور شافی مطلق آپ کے دست مبارک سے شفا کا سامان بھی پیدا کر دیتا۔ میاں بوٹا صاحب کشمیری جن کے گھر حضرت مسیح موعودؑ کچھ عرصہ ٹھہرے تھے گواہی دیتے ہیں کہ حضور کی دعاؤں سے ان کے والد صاحب کو خدا نے شفا دی اور اس کے علاوہ بھی کئی دعائیں ہمارے حق میں پوری ہوئیں۔

قیام سیالکوٹ کے دوران بعض پیشگوئیاں بھی حضرت مسیح موعودؑ کی پوری ہوئیں۔ فرماتے ہیں :

”وکیل صاحب یعنی لالہ بھیم سین صاحب کو جو سیالکوٹ میں وکیل ہیں ایک مرتبہ میں نے خواب کے ذریعہ سے راجہ تیجا سنگھ کی موت کی خبر پا کر اُن کو اطلاع دی کہ وہ راجہ تیجا سنگھ جن کو سیالکوٹ کے دیہات جاگیر کے عوض میں تحصیل بٹالہ میں دیہات مع اس کے علاقہ کی حکومت کے ملے تھے فوت ہو گئے ہیں اور انہوں نے اِس خواب کو سن کر بہت تعجب کیا اور جب قریب دو بجے بعد دوپہر کے وقت ہوا تو مسٹر پرنسب صاحب کمشنر امرتسر ناگہانی طور پر سیالکوٹ میں آ گئے اور اُنہوں نے آتے ہی مسٹر مکنیب صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کو ہدایت کی کہ راجہ تیجا سنگھ کے باغات وغیرہ کی جو ضلع سیالکوٹ میں واقع ہیں بہت جلد ایک فہرست تیار ہونی چاہئے کیونکہ وہ کل بٹالہ میں فوت ہو گئے۔ تب لالہ بھیم سین نے اس خبر موت پر اطلاع پا کر نہایت تعجب کیا کہ کیونکر قبل از وقت اس کے مرنے کی خبر ہو گئی۔

ایک وکیل صاحب سیالکوٹ میں ہیں جن کا نام لالہ بھیم سین ہے۔ ایک مرتبہ جب انہوں نے اِس ضلع میں وکالت کا امتحان دیا تو میں نے ایک خواب کے ذریعہ سے اُن کو بتلایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسا مقدر ہے کہ اس ضلع کے کل اشخاص جنہوں نے وکالت یا مختاری کا امتحان دیا ہے فیل ہو جائیں گے۔ مگر سب میں سے صرف تم ایک ہو کہ وکالت میں پاس ہو جاؤ گے۔ اور یہ خبر میں نے تیس کے قریب اور لوگوں کو بھی بتلائی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سیالکوٹ کی تمام جماعت کی جماعت جنہوں نے وکالت یا مختارکاری کا امتحان دیا تھا فیل کئے گئے اور صرف لالہ بھیم سین پاس ہو گئے“۔

پادریوں سے مباحث

آپ کو ناموس مصطفی ﷺ کے تحفظ کے جس معرکہ کے لئے تیار کیا جا رہا تھا اس کا پہلا معرکہ سیالکوٹ کی زمین پر ہوا۔ آپ نے لالہ بھیم سین کو سورۃ فاتحہ کی روشنی میں بت پرستی کے مسئلہ پر زبردست تنقید سے بھرپور خط بھی یہیں سے تحریر فرمایا تھا جو کہ بعد میں ان کے بیٹے کنور سین نے حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی کو بھجوایا تھا۔

اس زمانہ میں حکومت بھی عیسائی مشن کا عیسائیت کی تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے بھرپور ساتھ دیتی تھی ایسے وقت میں آپ کا اس میدان میں تن تنہا ڈٹ جانا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ آپ صحیح معنوں میں سیالکوٹ کی پوری مذہبی فضا پر چھائے ہوئے تھے اور عیسائی پادری آپ کے مسکت اور مدلّل مباحثوں سے بالکل لاجواب ہو جاتے تھے۔ آپ کی بیٹھک کے قریب ہی ایک بوڑھے دکاندار فضل دین کی دکان تھی جہاں شام کو شہر کے اچھے اچھے سمجھدار لوگوں کا ایک ہجوم سا رہتا تھا۔ گاہے گاہے حضرت مسیح موعودؑ بھی تشریف لاتے اور مشن کے ہیڈ ماسٹر نصراللہ نامی عیسائی سے مذہبی امور پر معلومات افزا گفتگو فرماتے۔ ان دنوں حاجی پورہ میں ایک دیسی پادری الائشہ صاحب بھی ایک کوٹھی میں رہتے تھے۔ ایک دفعہ ان سے آپ کا ایک مختصر سا مگر فیصلہ کُن مباحثہ بھی ہوا۔ پادری صاحب نے مباحثہ کا آغاز کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ عیسائیت قبول کئے بغیر نجات کا حصول ممکن نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جرح میں صرف یہ فرمایا کہ نجات کی مفصّل تعریف بیان کیجئے۔ آپ کا بس اسی قدر فرمانا تھا کہ وہ صاحب دم بخود رہ گئے اور یہ کہتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے کہ میں اس قسم کی منطق نہیں پڑھا۔

سیالکوٹ قیام کے دوران پادری بٹلر جو سکاچ مشن کے فاضل پادری تھے اکثر آپ کے پاس آتے اور بڑی توجہ، محویت اور عقیدت سے آپ کی باتیں سنتے رہتے۔ جبکہ ان کو منع بھی کیا جاتا کہ وہاں نہ جایا کریں مگر وہ یہی کہتے کہ وہ ایک عظیم الشان آدمی ہے اور اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ یہی پادری بٹلر صاحب جب واپس انگلینڈ جانے لگے تو حضرت مسیح موعودؑ سے ملنے کے لئے کچہری آئے اور آپ کو ملے بغیر جانا گوارا نہ کیا۔

مرزا مراد بیگ صاحب جالندھری مدیر اخبار وزیر ہند بھی حضرت مسیح موعودؑ سے بہت متاثر تھے۔ اور عیسائیت کے خلاف آپ کے کلمات کو اپنے اخبار میں بھی شائع کرتے رہتے تھے۔ یہ بعد میں قادیان بھی آپ کو ملنے کے لئے آتے رہتے تھے۔

نیکی اور تقویٰ کا تاثر

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ ملازمت میں کچہری کے عملہ میں جو بھی شامل تھا آپ کی امانت، دیانت، تقویٰ اور نیکی کا دل سے قائل تھا۔ یہاں تک کہ جب آپ استعفیٰ دے کر واپس آنے لگے تو ڈپٹی کمشنر نے عام تعطیل کر دی تا کہ ہر کوئی آپ کو مل سکے۔ سرکاری افسروں اور ملازموں کے علاوہ بھی جس شخص کو آپ سے ملنے کا اتفاق ہوا اور آپ کی صالح اور درویشانہ طبیعت سے متاثر تھا۔ جن لوگوں کے مکانوں میں آپ نے ان دنوں قیام فرمایا وہ آپ کو ولی اللہ قرار دیتے تھے۔ سیالکوٹ کے علمی طبقہ میں تو آپ کو علم وفضل کا ایک نمایاں مقام حاصل تھا۔

مولوی ظفر علی صاحب کے والد منشی سراج الدین صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ

”مرزا غلام احمد صاحب... ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے اس وقت آپ کی عمر 22، 23 سال ہو گی اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے“۔

سید میر حسن صاحب نے ایک دفعہ فرمایا کہ ”افسوس ہم نے ان کی قدر نہ کی۔ ان کے کمالات روحانی کو بیان نہیں کر سکتا ان کی زندگی معمولی انسان کی زندگی نہ تھی۔ بلکہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندے

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: ائمۃ التکفیر کو مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج

.........................از صفحہ نمبر 4

کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے۔ پس ان میں سے ایک میں نے چنا ہے۔

مولوی محمود احمد میرپوری کی وفات

...ایک مولوی محمود احمد صاحب میرپوری یہاں ہوا کرتے تھے۔ سیکرٹری جنرل اسلامک شریعت کونسل برطانیہ، ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ، ایڈیٹر صراط مستقیم برمنگھم برطانیہ۔ مباہلے کے کچھ عرصہ بعد انہوں نے یہ اعلان شائع کیا کہ مباہلہ تو یونہی فضول بات ہے لوگ مر بھی جاتے ہیں خوانخواہ پھر احمدیوں کو عادت پڑتی ہے بتانے کی کہ یہ اس کی وجہ سے مرگیا۔ ضیاء بھی اسی طرح اتفاقاً مرا ہے اور دیکھو احمدیوں نے کیا کہنا شروع کر دیا ہے۔ اس لئے یہ لغو بات ہے۔ اور پھر یہ بھی کہا کہ مباہلہ کے چیلنج دینا تو صرف نبیوں کا کام ہے اور مرزا طاہر احمد کا دعویٰ ہی نہیں نبوت کا اس لئے اس کو کیا حق ہے مباہلے کا چیلنج دینے کا۔ اس کے بعد یہ واقعہ ہوا جو بظاہر حیرت انگیز تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ خدا کی تقدیر ظاہر ہوئی ہے کہ ایک ایسا حادثہ ہوا جس کے متعلق سب کو تعجب ہے کہ حادثہ ہونا چاہئے ہی نہیں تھا۔ اس کی تفاصیل اخبارات میں بڑی دردناک چھپی اور جب ان کی لاش گھر لائی گئی اور ان کے ساتھ ان کے عزیزوں کی ساس کی اور بچے وغیرہ کی تو جس جگہ وہ لاش رکھی گئی تھی وہ صحن ہی گر کر نیچے گر پڑا اور اس کے نتیجے میں پھر کثرت سے لوگ زخمی ہوئے، واویلا پڑ گیا، کہرام مچ گیا۔ تو یہ واقعہ ایسا تھا جس سے مجھے خیال ہوا کہ اس کی تحقیق کروانی چاہئے کہ اگر ایک شخص مباہلے کو قبول کرنے سے انکار کر رہا ہے تو اس کے اوپر خدا تعالیٰ کیوں ایسا ایک دم غضبناک ہوا۔ اس کے لئے کوئی وجہ ہونی چاہئے، اس کی تحقیق ہونی چاہئے۔ چنانچہ جب میں نے تحقیق کی تو ایک حیرت انگیز بات یہ معلوم ہوئی کہ انہی مولوی صاحب نے 7/مارچ 1985ء کو مجھے چیلنج دیا تھا اور وہ چیلنج چھپا ہوا روزنامہ جنگ میں موجود ہے۔ وہی شخص جو کہتا ہے کہ نبوت کے دعویٰ کے سوا کوئی چیلنج دے ہی نہیں سکتا، وہی شخص جو کہتا ہے کہ یہ بہانہ خوریاں ہیں اور یہ کوئی نشان نہیں وہ اس سے پہلے مجھے چیلنج دے چکا تھا۔ پس جب میں نے وہ چیلنج دیا معاً دونوں فریق میں مقبولیت ہوگئی اس کی۔ کیونکہ وہ پہلے ہی چیلنج دے چکا تھا اس میں ذکر کرتا ہے کہ جب وہ قبول کرے گا اسی وقت مباہلہ ہو جائے گا۔ پس یہ وجہ تھی، خدا کی تقدیر یونہی بے وجہ کوئی کام نہیں کیا کرتی۔ اب میں اس پس منظر میں ان کا یہ چیلنج پڑھ کر آپ کو سناتا ہوں اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ کس طرح خدا کی تقدیر باریک نظر سے فیصلے فرماتی ہے۔

وہ لکھتے ہیں: ”میں مرزا طاہر احمد کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ اس بات پر مباہلہ کریں کہ مرزا غلام احمد سچا نبی تھا یا جھوٹا۔ ہمارا دعویٰ اور ایمان ہے کہ سرورِ دو عالم ﷺ آخری نبی ہیں اُن کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا اور کذاب ہوگا۔ وہ حضرات جو بیچارے کسی لالچ وطمع کی بناء پر قادیانیت قبول کر لیتے ہیں انہیں قربانی کا بکرا بنانے کی بجائے مرزا صاحب سامنے آجائیں تا کہ ایک ہی بار فیصلہ ہو جائے۔“

یہ 7/مارچ 1985ء کو ان کا چیلنج شائع ہوا ہوا تھا اور قطعاً میرے علم میں نہیں تھا۔ لیکن جب میں نے تحقیق کروائی، اس وجہ سے کروائی کہ یہ جس قسم کے واقعات ہیں یہ کوئی اتفاقی حادثات نظر ہی نہیں آتے۔ صاف پتہ چل رہا ہے کہ مباہلے کا کوئی اثر ہے۔ تب پتہ چلا کہ وہ اس بدبختی کی وجہ سے مارا گیا ہے۔ مجھے کہتا ہے کہ جماعت کو قربانی کا بکرا نہ بناؤ خود کیوں نہیں بنتے تا کہ ایک دفعہ قصہ پاک ہو جائے۔ پس خدا تعالیٰ نے اس کو قربانی کا بکرا بنا دیا اور وہ قصہ ہمیشہ کے لئے پاک کر دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر اس کی یہ ہلاکت ہمیشہ کے لئے مہر تصدیق بن کر ثبت ہو چکی ہے۔ کوئی طاقت اب دنیا میں نہیں جو اس صداقت کی گواہی کو مٹا سکے۔

جو دوسرے حوالے جن سے مجھے تعجب ہوا تھا جس میں اس نے انکار کیا ہوا ہے وہ ہیں ”صراطِ مستقیم“ برمنگھم جولائی 1988ء۔ اس میں لکھتا ہے:

”اس لئے اب مرزا طاہر احمد کو مرزا صاحب کی نمائندگی کرنے یا فریق بننے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا وہ اپنے اعلان یا دعا کے انجام سے دوچار ہو چکا ہے۔“

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب پر اس نے تلبیس کی تھی یعنی تضحیک کی خاطر حق کی تلبیس کی تھی، حق کو چھپایا تھا اور پہلے خود چیلنج دے بیٹھا تھا اس لئے خدا کی سزا سے بچ نہیں سکا۔

اس میں ایک بات اور لکھی جہاں تک مباہلہ کا تعلق ہے وہ تو نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہی دے سکتا ہے۔ گویا پہلا مباہلہ جب اس کا چیلنج دیا تھا وہ نبوت کا دعویٰ کر رہے تھے اس وقت اور جھوٹا دعویٰ نبوت کرنے والا ویسے ہی ہلاک ہو جایا کرتا ہے۔ 10/اکتوبر 1988ء کو اس کار کے حادثے کی خبر چھپی ہے۔ واقعةً یہ بھی ایک دردناک خبر ہے۔ اس پر ہمیں خوشی نہیں ہے۔ پھر برمنگھم کے Daily News میں جو واقعہ شائع ہوا ہے غم زدہ بیوہ کو ایک اور حادثہ سے دوچار ہونا پڑا اور اس طرح سوگواروں کا ہجوم (یہ انگریزی اخبار میں شائع ہوا اس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔) ہجوم کا ہجوم تہہ خانے میں جا پڑا اور پھر اس سے بہت سے زخمی ہوئے۔ قریباً پچیس کے قریب اور واویلا پڑ گیا۔ اس پر ہمیں کوئی خوشی نہیں، حقیقت ہے اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ تکلیف دہ واقعہ ہے اور کسی کی تکلیف پر مومن خوش نہیں ہوا کرتا لیکن خدا کے نشان پر ضرور خوش ہوا کرتا ہے۔

مولوی منظور احمد چنیوٹی کی ذلّت ورسوائی

اب میں آپ کے سامنے ایک دوسرے شخص کا ذکر کرتا ہوں جو دریدہ دہنی میں آج اپنی مثال آپ ہے اور ان صاحب کا نام ہے منظور احمد چنیوٹی۔

انہوں نے ایک اعلان شائع کیا مباہلے کے جواب میں اور اخبار جنگ لندن میں ایک سرخی لگی 21/اکتوبر 1988ء کو ”اگلے سال 15/ستمبر تک میں تو ہوں گا قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی، مولانا منظور احمد چنیوٹی کا جوابی چیلنج“۔

جب یہ بات شائع ہوئی تو اس کے جواب میں مَیں نے ایک خطبہ پڑھا اور خطبے میں اس کا ذکر کیا اور میں نے کہا منظور چنیوٹی صاحب ہمیشہ بہانے سے کسی نہ کسی طرح اپنے فرار کی راہ اختیار کر لیا کرتے تھے اب قابو آ گئے ہیں۔ کھلم کھلا انہوں نے یہ کہہ دیا، اعلان یہ کیا، جماعت احمدیہ نہیں رہے گی اور اس اعلان کی مماثلت کے طور پر مجھے لیکھرام یاد آیا اور اُس کا بھی میں نے ذکر کیا کہ اس نے بھی اسی قسم کا ایک اعلان کیا تھا کہ حضرت مرزا صاحب تو جھوٹے نکلیں گے اور میں اس طرح سچا نکلوں گا کہ جس عرصے میں یہ کہتے ہیں کہ میں مٹنے والا ہوں، جماعت احمدیہ صفحہ ہستی سے مٹ جائے گی۔ تو میں نے کہا ایک وہ لیکھرام تھا ایک آج لیکھرام پیدا ہوا ہے جس نے یہ چیلنج کیا ہے۔ اس کے نتیجے میں بعد میں ان کو بڑی سخت گھبراہٹ ہوئی کہ یہ تو میں ایسے چیلنج کر بیٹھا ہوں کہ جو بظاہر پورا ہوتے دکھائی نہیں دیتا تو انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں شائد یا ویسے ہی کسی جگہ اعلان کیا اور روزنامہ جنگ لاہور میں 30/جنوری 1989ء کی اشاعت میں یہ آپ اس کو پڑھ سکتے ہیں۔ منظور احمد چنیوٹی نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے 15/ستمبر 1989ء تک صرف مرزا طاہر احمد کے ختم ہو جانے کی بات کی تھی ساری جماعت احمدیہ کی نہیں۔ چلیں ایک یہ بھی اُن کو وقت کے اوپر توبہ کی، وضاحت کی توفیق مل گئی۔

اب مَیں آپ کو بتاتا ہوں کہ منظور احمد صاحب چنیوٹی کے ساتھ جو خدا کا سلوک ہوا اور جو ان کے متعلق میں نے کہا تھا وہ کیا تھا؟ انہوں نے بعد میں بہت واویلا کیا کہ جماعت احمدیہ کے امام نے میرے متعلق قتل کی پیشگوئی کی ہے اور جس طرح ضیاء کو انہوں نے قتل کروایا ہے اس طرح میرے قتل کے بھی درپے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اعلان کیا اپنے خطبات میں کہ میں اس کا نوٹس صدر پاکستان کو بھی دے چکا ہوں، پرائم منسٹر کو بھی دے چکا ہوں باقی پولیس کے سب افسران کو بھی دے چکا ہوں کہ اگر میں قتل ہوا تو میرا قاتل مرزا طاہر احمد ہوگا کیونکہ اس نے یہ اعلان کروا دیا ہے۔ یعنی مباہلہ تو جھوٹ اور سچ پر تھا اور جواب میں جھوٹ بولا جا رہا ہے وہ بھی کھلا کھلا اور ”چہ دلاور است دُزدے کہ بکف چراغ دارد“ بھی کہا کہ میرے کف میں ان کی وہ کیسٹ ہے جس میں یہ اعلان کیا گیا اور آپ سب سن چکے ہیں اس خطبے کو وہاں ہرگز یہ اعلان نہیں کیا گیا تھا۔ کھلم کھلا جھوٹ۔ وہ اعلان کیا تھا میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ پھر دیکھیں آپ کہ خدا تعالیٰ نے وہ باتیں سچی کر دکھائیں یا نہیں جو ان کے متعلق میں نے کہی تھیں۔

میں نے یہ کہا تھا کہ ”یہ مولوی لازماً اب اپنی ذلت اور رسوائی کو پہنچنے والا ہے۔ (یہ ہے پیشگوئی) یہ مولوی لازماً اب اپنی ذلت اور رسوائی کو پہنچنے والا ہے کوئی دنیا کی طاقت اب اس کو اس ذلت اور رسوائی سے بچا نہیں سکتی جو خدا تعالیٰ مباہلہ میں جھوٹ بولنے والے باغیوں کے لئے مقدر کر چکا ہے اور لَعۡنَتُ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ (آل عمران 62) کے اثر سے اور اس کی پکڑ سے اب کوئی دنیا کی طاقت اسے بچا نہیں سکتی۔ پس انشاء اللہ ستمبر آئے گا اور ہم دیکھیں گے کہ احمدیت نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے۔ ہر زندگی کے میدان میں پہلے سے بڑھ کر زندہ ہو چکی ہے۔ اگر مولوی منظور چنیوٹی زندہ رہا (یہ الفاظ ہیں) تو ایک ملک بھی اس کو ایسا دکھائی نہیں دے گا جس میں احمدیت مرگئی ہو۔“

اس کے متعلق وہ کہتا ہے کہ میرے قتل کے متعلق دھمکی دی گئی ہے۔

”اگر منظور چنیوٹی زندہ رہا تو ایک ملک بھی اس کو ایسا دکھائی نہیں دے گا جس میں احمدیت مرگئی ہو اور کثرت سے ایسے ملک دکھائی دیں گے جہاں پر احمدیت ازسرِنو زندہ ہوئی ہے یا احمدیت نئی شان کے ساتھ داخل ہوئی ہے اور کثرت کے ساتھ مُردوں کو زندہ کر رہی ہے۔

پس ایک وہ اعلان تھا جو منظور چنیوٹی نے کیا تھا۔ ایک یہ اعلان ہے جو مَیں آج آپ کے سامنے کر رہا ہوں اور مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے، خدا کی خدائی میں یہ بات ممکن نہیں ہے کہ منظور چنیوٹی سچا ثابت ہو اور مَیں جھوٹا نکلوں۔ منظور چنیوٹی جن خیالات وعقائد کا قائل ہے وہ سچے ثابت ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو عقائد ہمیں عطا فرمائے ہیں، آپ اور مَیں جن کے علمبردار ہیں، یہ عقائد جھوٹے ثابت ہوں۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ اس لئے یہ شخص بڑی شوخیاں دکھاتا رہا اور جگہ جگہ بھاگتا رہا۔ اب اس کی فرار کی کوئی راہ اس کے کام نہیں آئے گی اور خدا کی تقدیر اس کے فرار کی ہر راہ بند کر دے گی اور اس کی ذلّت اور رسوائی دیکھنا آپ کے مقدر میں لکھا گیا ہے۔ انشاء اللہ۔“

(خطبہ جمعہ 25/نومبر 1988ء)

اس کے بعد جو واقعات رونما ہوئے۔ روزنامہ مِلّت 6/مارچ 1989ء لندن میں یہ خبر شائع ہوئی۔ پنجاب اسمبلی میں بحث کے دوران خواجہ یوسف نے کہا کہ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کے موقع پر دعویٰ کیا تھا کہ وہ بازیاب ہوئے تو مَیں پھانسی چڑھ جاؤں گا۔ ایک اور نشان کی طرف بھی اشارہ کر دیا ایک غیر احمدی اسمبلی کے ممبر نے۔ اب یہ خدا نے اس کے دل میں ڈالی ہے بات ورنہ کسی کو اس ماحول میں کیسے جرأت ہوئی کہ احمدیوں کی تائید میں ایسی بات، ایسی جرأت سے کرے۔ کہتا ہے کہ اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ بازیاب ہوئے تو مَیں پھانسی پر چڑھ جاؤں گا لیکن وہ اس وعدے پر پورا نہ اُترے اسی لئے زیر بحث معاملہ میں بھی ان کے دعویٰ کو تسلیم کرنا مشکل ہے۔ یہ زیر بحث معاملہ کیا تھا؟ سنیے! وہ کہتے ہیں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے ایک من گھڑت خبر کو بنیاد بنا کر اپنے خطبہ جمعہ میں تقریر کرتے ہوئے 15/ستمبر 1989ء سے قبل میرے قتل کی پیشگوئی کی ہے اور مَیں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔ تو وہ ہے تو جھوٹا ہی آپ جانتے ہیں۔ یعنی خدا نے اسمبلی کے ممبروں سے اس کا جھوٹ ہونا ثابت کروایا حالانکہ ان کو علم نہیں تھا کہ یہ جھوٹا ہے۔ لیکن کیسا عمدہ استدلال کیا اس نے کہ یہ شخص اتنا جھوٹا ہے کہ کہتا تھا اسلم قریشی کو مرزا طاہر احمد نے قتل کروا دیا اور اگر وہ زندہ ثابت ہو جائے، نکل آئے دوبارہ، تو برسرعام مَیں پھانسی چڑھ جاؤں گا۔ پھر ابھی تک زندہ ہے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔ اتنا جھوٹا شخص۔ اس کا اعتبار کیا جا سکتا ہے؟ تو لَعۡنَتُ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ تو پڑ گئی۔

پھر ان کے متعلق ایک مولوی صاحب نے بیان دیا علامہ سیّد زبیر شاہ صاحب بخاری 29/اپریل 1989ء کو مساوات میں یہ اعلان شائع ہوا ان کی طرف سے کہ منظور چنیوٹی عملاً اسمبلی کی رکنیت کھو چکے ہیں اب وہ صرف چنیوٹ کے کھال فروش قصاب کے سوا کچھ نہیں ہیں۔ جو اپنی عزتوں کے اتنے دعوے کیا کرتا تھا کہ میں سارے پاکستان کا مولوی ہوں اور درباروں تک میری رسائی ہے، اس کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔ پھر جو کہتا تھا کہ مَیں حملہ کرواؤں گا خود اس کو تسلیم ہے کہ مَیں نے نہیں کروایا مگر خدا کی تقدیر نے حملہ ضرور کروا دیا اس پر۔ اور روزنامہ جنگ لاہور 22/نومبر 1988ء کی خبر ہے۔ منظور چنیوٹی پر قاتلانہ حملہ بیٹا اور بھتیجا زخمی۔ مولانا کے اظہارِ دعوت ارشاد پر مخالفین کی فائرنگ اور پتھراؤ۔ چنیوٹی کے لڑکے

ثناء اللہ اور بھتیجے امیر حمزہ کو قاضی صفدر علی کے حامیوں نے کافی مارا پیٹا۔ کوئی اشتباہ بھی کسی کے ذہن میں پیدا ہوا، نہ مقدمہ میرے خلاف درج کروانے کی اس کو توفیق ملی اور واقعۃً جو اس کے منہ سے بات نکلی تھی وہ خدا نے اس طرح پوری کی کہ اس کو جھوٹا کرتے ہوئے پوری کی۔ اس کو سچا کرتے ہوئے نہیں کہ قتل کا ارادہ تو ہوا، قتل کی کوشش بھی کی گئی لیکن مَیں نے نہیں کروائی۔ خدا نے وہیں بعض لوگوں سے کوشش کروائی۔

جنگ لندن 22/دسمبر کو یہ خبر شائع ہوئی ایک اسمبلی کی روئداد کے متعلق ایک صاحب نے یہ اعلان کیا۔ پنجاب اسمبلی کے اندر ہونے والا واقعہ ہے یہ بھی۔ وہاں ایک ممبر نے کھڑے ہو کر یہ اعلان کیا کہ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں انہیں بے گناہ طور پر پکڑا گیا تھا اور انہوں نے کوئی جرم نہیں کیا تھا۔ اس پر اپوزیشن (Opposition) کے رکن محمود الحسن ڈار نے کہا کہ میں ان کا ہمسایہ ہوں یہ اخلاقی جرم میں اندر گئے تھے۔ یہ اسمبلی کی گواہی، مہر لگ گئی اس کے اوپر۔

ہنگامی اجلاس چنیوٹ بار ایسوسی ایشن روزنامہ حیدر راولپنڈی 13/جنوری 1989ء۔ منظور چنیوٹی اُوچھے ہتھکنڈوں پر اُتر آئے ہیں اور انہوں نے جھوٹا مقدمہ درج کرایا ہے۔ مقامی انتظامیہ اور پولیس منظور چنیوٹی کی نازیبا الفاظ پر مبنی تقاریر سے خوفزدہ ہو کر جان بوجھ کر بے گناہ لوگوں کو جھوٹے مقدمات میں ملوث کر رہی ہے۔ متفقہ قرارداد بار ایسوسی ایشن چنیوٹ۔ یعنی جس جگہ کے یہ ہیں اور جس فخر کے ساتھ جس کے نمائندہ بنتے ہیں وہاں کی بار ایسوسی ایشن کی متفقہ قرارداد ہے۔ منظور چنیوٹی اور اس کے بیٹے کے خلاف 182۔ ت پ کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے اور منظور چنیوٹی کو تحفظ امن عامہ کے تحت فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔

... جہاں تک عمومی طور پر ان علماء کا تعلق ہے جو بڑے کرّ وفرّ کے ساتھ انتخابات میں حصہ لے رہے تھے اور ایسے ایسے مقامات سے حصہ لے رہے تھے جہاں تاریخی طور پر وہ پہلے منتخب ہوتے چلے آئے تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ مقامات ان کی جاگیریں ہیں مثلاً کراچی، حیدر آباد اور بہت سے ایسے مقامات ہیں جہاں پہ مسلسل پاکستان کے بننے کے بعد مولویوں کا اثر بڑھتا رہا اور بعض ایسی سیٹیں تھیں جن پر وہ ہمیشہ سے قابض ہوئے چلے آرہے تھے۔ انتخابات کے بعد روزنامہ حیدر راولپنڈی 27/نومبر 1988ء کو یہ خبر شائع ہوئی۔ پاکستان کے عام انتخابات میں مولویوں کی اکثریت کی ناکامی۔ انجمن سادات جعفریہ اسلام آباد کے سیکرٹری نشرو اشاعت ملک اختر جعفری اور جنرل سیکرٹری سیّد نقی حسین کاظمی نے عام انتخابات میں مذہبی سیاستدانوں کی شکستِ فاش کو ضیاء ازم کے خاتمے کی طرف ایک بڑی پیش قدمی قرار دیا ہے۔

... تو مَیں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مباہلے کا جو پہلا راؤنڈ ہے یعنی وہ سال جو آج ختم ہو رہا ہے اور وہ چیلنج جو ہم نے دیا تھا وہ عظیم الشان کامیابی کے ساتھ روز روشن کی طرح ظاہر ہو کر تمام دنیا پر احمدیت کی سچائی کو روشن کر رہا ہے۔ اس سچائی کے نور کو بڑھانے میں آپ نے بھی کچھ کام کرنا ہے اور وہ ہے آپ کی نیکی، آپ کا تقویٰ، آپ کی دعائیں۔ یہ وہ سورج نہیں ہے جو نکلنے کے بعد پھر ایک وقت کے بعد مدھم پڑا کرتے ہیں۔ جو سچائی کے نشان کے طور پر خدا کی طرف سے سورج اُبھرا کرتے ہیں وقت کے ساتھ ان کی روشنی بڑھتی رہتی ہے اور ان کا نور پھیلتا چلا جاتا ہے۔ وہ نشانات جو حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے زمانے میں کور باطن دشمن نزدیک سے نہیں دیکھ سکتے تھے اور جن کی شہرت زیادہ سے زیادہ مکّہ کے اردگرد تک پہنچی تھی آج دنیا کے کناروں تک وہ شہرت پا چکے ہیں اور دنیا کی عظیم قوموں تک بھی وہ نشان اپنی روشنی پہنچا رہے ہیں اور دن بدن اپنی چمک میں بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ اس لئے **مباہلے کا یہ جو نشان ہے یہ بھی آج اور کل تک کا نشان نہیں۔ نہ پرسوں تک کا نشان ہے۔ یہ ہمیشہ ہمیش کا ایک نشان ہے** جس کی روشنی بڑھ سکتی ہے۔ اور اس کا احمدیت کے کردار سے گہرا تعلق ہے۔ پس اپنے کردار کو جتنا روشن کریں گے، اپنے سینے کو جتنا منور کریں گے اتنا ہی احمدیت کی صداقت کا سورج روشن تر ہوتا چلا جائے گا۔ پس میری آپ سے یہی اپیل ہے کہ خدا کا شکر بھی کثرت سے کریں۔ اس نے بے انتہا ہم پر فضل نازل فرمائے۔ بے انتہا برکتیں دیں، جماعت کو اتنی ترقی دی اور جماعت کی تاریخ میں ایسے ایسے دن آئے جن کی کوئی مثال اس سے پہلے نظر نہیں آتی۔ مثلاً اسی سال چند دن پہلے ایک ملک سے یہ اطلاع ملی جہاں صرف پانچ سو احمدی تھے کہ آج خدا تعالیٰ نے یہ ہمیں دن دکھایا ہے کہ تیرہ ہزار آٹھ سو کچھ احباب بیعت کر کے باقاعدہ جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس سے پہلے دس ہزار تک کی خبر تو ہم نے سنی ہوئی تھی غالباً پرانے زمانے میں کہیں، لیکن وہ بھی اس قسم کی تھی کہ ایک قبیلے میں جا کے اعلان کیا اور اندازہ لگایا کہ وہ دس ہزار ہوگا لیکن یہ کہ دس ہزار باقاعدہ افراد ہوں یہ واضح نہیں تھا، اب پوری گنتی بتائی گئی ہے۔ تیرہ ہزار اتنے سو افراد جماعت میں داخل ہوئے ہیں اور ہر طرف یہی نظارہ ہے۔ خدیجہ نذیر صاحبہ جن کو میں نے بیعتوں کے اوپر مقرر کیا ہے جب آتی ہیں وہ ان کی بشاشت سے ان کا چہرہ کھل اُٹھتا ہے۔ کہتی ہیں اب تک خدا کے فضل سے وہ دگنا ہونے کا جو آپ نے کہا تھا وہ خدا تعالیٰ پورا کر کے دکھا رہا ہے۔ پچھلے سال اگر چودہ ہزار تھی تو آج اٹھائیس ہزار ہو چکی ہے ایک خطے میں اور کل کی پچاس ہزار ہونے کی توقعات بڑی نمایاں ابھی سے نظر آرہی ہیں۔ تو اس طرح خدا تعالیٰ نے اس سال جماعت پر فضل کثرت سے نازل فرمائے ہیں اور بعض ایسے ممالک میں جماعت کو ازسرنو زندہ کیا ہے جہاں ہمارا کوئی اختیار نہیں تھا۔

مَیں نے اس مباہلے کی دعا میں یہ بھی کہا تھا کہ تم دیکھو گے اگر تم زندہ رہو گے۔ **میں نے منظور چنیوٹی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر تم زندہ رہے تو دیکھو گے کہ جماعت مرنے کی بجائے بعض ملکوں میں ازسرِنو زندہ ہو جائے گی۔** چنانچہ چین ایک ایسا ملک ہے جہاں خدا کے فضل سے پچھلے چند دنوں میں ازسرنو جماعت زندہ ہوئی ہے اور نہ صرف یہ کہ چین میں کئی جگہ جماعت قائم ہوئی ہے بلکہ چین سے باہر جو بعض علماء نکلے تھے انہوں نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کا اعلان کیا اور مجھے ان کے خط موصول ہوئے ہیں کہ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم واپس جائیں گے تو احمدیت کا بڑے زور سے پرچار کریں گے اور وہ اپنے علاقوں کے بڑے لوگ ہیں۔ عجیب اتفاق ہے اور یہ اتفاق نہیں، خدا کی تقدیر ہے کہ ہمارے عثمان چینی صاحب کے خسر چند دن ہوئے چین سے آئے وہ اپنے علاقے کے بڑے عالم ہیں اور اسمبلی کے ممبر ہیں وہاں کی پراونشل اسمبلی کے اور جماعت کے بڑے سخت مخالف۔ ان کی بیٹی مخلص احمدی ہوگئی لیکن خود مخالف۔ جب یہاں تشریف لائے تو بیٹی تنگ آ گئی تھی ان کی مخالفت سے۔ میرے پاس آ کے رونے والی ہوگئی۔ باپ کو ساتھ لے کے آئی کہ ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا مَیں کروں کیا؟ آپ میرے لئے خدا کے لئے دعا کریں مَیں تو بہت پریشانی میں مبتلا ہوگئی ہوں۔ مَیں سمجھانے کی کوشش کرتی ہوں بات ان کے پلّے ہی نہیں پڑتی۔ ان کو میں نے کچھ سمجھایا، کچھ دعا کی اور عثمان چینی صاحب کو بھی بلا لیا کہ بقیہ کسر وہ پوری کریں۔ چنانچہ عجیب اتفاق، میں اسے اتفاق کہہ دیتا ہوں مگر اس کو کہنا چاہئے خدا کی تقدیر ہے۔ ایک دوست ان دنوں میں میرے پاس تشریف لائے لاہور سے تھے انہوں نے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھی ہے کہ علماء بعض آپ کے پاس آ رہے ہیں دوسرے ملکوں کے بڑے دور دور سے اور غالباً چین کا بھی اس کا ذکر تھا۔ ... اور وہ ایسے علماء ہیں جو اپنے علاقے پر بڑا اثر رکھتے ہیں اور آپ کے پاس چند دن ٹھہر کے احمدیت قبول کر کے واپس چلے جاتے ہیں اور ان علاقوں میں پھر آگے احمدیت کے چرچے چل پڑتے ہیں۔ تو میں نے ان کو کہا کہ ایک عالم تو آج کل یہاں پہنچا ہوا ہے۔ اب دیکھیں۔ چنانچہ جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے سارے شکوک صاف ہوئے۔ انہوں نے بیعت کی، آ کے مجھے دعا کے لئے تاکید کی اور ساتھ میں یہ وعدہ کیا کہ آپ دیکھیں گے کہ مَیں اپنے عہد پر پورا اُترنے والا انسان ہوں، مَیں جا کر اپنی ساری کوشش صَرف کروں گا کہ وہ سارا علاقہ عنقریب احمدیت کے نور سے منور ہو جائے۔ تو یہ مباہلے کا ایک یہ بھی پھل ہے۔ میں نے کہا تھا اگلی صدیاں اس کے پھل پائیں گی انشاء اللہ۔ پس چین میں جو ازسرِنو احمدیت زندہ ہوئی ہے اس کا پھل تو اگلی صدیاں کیا، قیامت تک انشاء اللہ چین کے لوگ کھاتے رہیں گے اور استفادہ کرتے رہیں گے۔ پس الحمد للہ جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔ لیکن ابھی دعائیں جاری رہنی چاہئیں اور نیک اعمال کے ساتھ مباہلے کے نشان کو روشن تر کرنے کی ضرورت باقی ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9/جون 1989ء خطباتِ طاہر جلد 8 صفحہ 383 تا 404)

(مولوی منظور چنیوٹی کی ذلّت و رسوائی کی مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو کتاب "فتح مباہلہ یا ذلّتوں کی مار"۔ شائع کردہ اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک رؤیا

مسجد اور مکان کا گرایا جانا

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"رَاَیْتُ کَاَنَّ مَسْجِدًا اَعْنِی الْمَسْجِدَ الَّذِیْ وَقَعَ عِنْدَ السُّوْقِ قَدْ هُدِّمَتْ۔ وَهَدَّمَهٗ رَجُلٌ۔ وَهَدَّمَ مَعَهٗ مَکَانًا لَّنَا۔ وَاَنَا اَقُوْلُ کَانَ هٰذَا مَسْجِدًا فَنُفَوِّضُ الْاَمْرَ اِلَی اللّٰہِ۔"

مَیں نے دیکھا گویا مسجد یعنی وہ مسجد جو بازار کے پاس ہے گرادی گئی ہے اور اس کو ایک شخص نے گرایا ہے اور اس کے ساتھ ایک اور مکان کو بھی جو ہمارا تھا گِرا دیا ہے اور مَیں کہتا ہوں کہ یہ تو مسجد تھی۔ پس ہم اس معاملے کو اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔

(تذکرہ، ایڈیشن دسمبر 2006ء صفحہ 228، مطبوعہ نظارت نشرو اشاعت قادیان)

☆...☆...☆

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

قرآن مجید کی وحی اور
آنحضرت ﷺ کے روحانی مشاہدات کا ایک نمونہ

(حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ)

تیسری قسط

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ ویرانوں میں سے گزرے گا اوران سے کہے گا کہ اپنے خزانے نکال تو وہ نکالیں گے۔آسمان سے کہے گا کہ برس اوروہ برسے گا جس سے بنجر زمین سرسبز وشاداب ہوجائے گی۔ہواؤں پربھی اسے تسلط ہوگا۔اس کے پاس سامان خوردونوش کی بہتات ہوگی۔جوقوم اس کا کہامانے گی وہ خوشحال اورجو نہ مانے گی وہ قحط زدہ ہوجائے گی۔وہ زمین میں فتنہ وفساد مچائے گا۔لوگوں کے مذہبی عقائد کو بگاڑے گا۔وہ مُردوں کو زندہ کردکھائے گا۔

[ٹھیک اس وقت جب کہ میں یہ سطریں لکھ رہا ہوں اخبار الفضل مورخہ 01-02-1952 مجھے ملا تو اچانک میری نظر شکاگو کی ایک خبر پر پڑی جو ریڈیو پاکستان نے نشر کی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص جوحرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے مرگیا، پھراسے بجلی کی رو سے ۵ لیس منٹ بعد دوبارہ زندہ کیا گیا۔اس سے قبل دوسری جنگ عظیم میں اسی قسم کا واقعہ ماہواری میگزین (Digest نومبر 1946ء) میں شائع ہوا تھا۔ایک روسی جس کا نام چراپانو (Cherapanou) تھا جنگ میں شدید زخمی ہوا اور بوقت آپریشن مرگیا۔ڈاکٹروں نے تحقیق کے بعد اس کی موت کا اعلان کیا۔یہ آپریشن اس ہسپتال میں کیا گیا جس میں پروفیسر ولادی میرنگووسکی (Velladi mir Negwusike) زندہ احیاءموتیٰ کا تجربہ کیا کرتا تھا۔کتوں ،بلیوں، چوہوں اور خرگوشوں پر انہوں نے کئی تجربے کامیابی سے کئے ۔خون، گلوکوز اور انڈرلین کا انجکشن خاص طریق سے اس تجربہ میں استعمال کیا جاتا تھا اور مصنوعی سانس سے پھیپھڑوں کو حرکت عمل میں لایا جاتا۔چنانچہ ساڑھے چار منٹ کے عمل کے بعد مذکورہ بالا مردہ شخص دوبارہ زندہ ہوا۔ دل نے کام کرنا شروع کردیا اور ساڑھے سات منٹ بعد پھیپھڑوں کا عمل بحال ہوا۔ایک گھنٹہ کے بعد ہوش آنے پر اُسے یہ معلوم کرکے صدمہ ہوا کہ اس کی آنکھوں میں بینائی نہیں،لیکن چند دن کے علاج کے بعد بینائی بھی عود کرآئی اوروہ اچھا بھلا چلنے پھرنے لگا۔لوگ اس سے جب دریافت کرتے تو وہ ان سے یہی کہتا کہ اسے ہوش آنے پر یہی محسوس ہوا تھا کہ گویا وہ سویا ہوا تھا اور جاگ پڑا ہے۔اس واقعہ سے منکرین حیات آخرت نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ روح اور مابعد الموت زندگی کا خیال یونہی ہے، اگر کچھ ہوتا تو یہ مردہ زندہ ہوکر حیات آخرت کے متعلق بیان نہ کرتا۔منکرین حیات آخرت کے اس استدلال کے بودا پن کو مطبوعہ کتاب ’’حیات الآخرت‘‘ میں واضح کیا جاچکا ہے۔]

اورلوگوں سے کہے گا خدا کوئی نہیں بلکہ اپنی خدائی قدرت ان سے منوائے گا۔ان بیان کردہ اوصاف میں سے ایک ایک وصف عیسائی اقوام پراس بیٹھتا ہے اوردیکھنے والے کو دجال کی شخصیت معین کرنے میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔سورۃ کہف میں تو مذکور بالا الفاظ میں تفصیل نہیں۔لیکن ان کی غیر معمولی ترقی، پھیلاؤ،عظیم الشان سلطنت اورقدرتِ خَلق واحیاء واماتت اورخارق عادت تصرفات کے بارے میں جو آیات بینات اس میں وارد ہوئی ہیں ان میں یہ سارا مفہوم پایا جاتا ہے جس کا ابھی ذکر کیا گیا ہے۔

یہ بتایا جاچکا ہے کہ عیسائی قوموں کی ترقی کے تعلق میں سورۃ کہف میں دو انگورستانوں اور ایک کھیتی کی مثال میں ان کی سلطنت کے تین زمانوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس مثال میں یہ بھی فرمایا ہے كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ يَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا وَّفَجَّرْنَا بَيْنَهُمَا نَهَرًا وَكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ فَقَالَ...(الکهف:34) یعنی دو باغوں میں سے ہرایک نے اپنا پھل دیا اوراس میں ان سے کسی قسم کی کمی نہیں کی گئی۔یعنی کھانے پینے کی ہر شے ان کے لئے مہیا کی گئی اوران باغوں کے درمیان ایک نہر جاری کی۔اوراسے پھل حاصل ہوا تو اپنے مال ودولت کی بہتات اور کثرتِ نفری دیکھ کر اس باغ کے مالک کو گھمنڈ ہوا اور سمجھنے لگا کہ اب اس کا یہ باغ کبھی تباہ نہیں ہوگا اوراپنے ساتھی سے کہا وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا (الکهف:37) میں نہیں سمجھتا کہ قیامت کی گھڑی قائم ہوگی اوراگر اپنے رب کی طرف میں لوٹایا گیا تو وہاں بھی اس سے بہتر انجام ہوگا۔اس پر اس کے ساتھی نے کہا۔ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا (الکهف:38) کیا تو نے اپنے اس خالق کا انکار کیا ہے اوراس ذات کا ناشکر گزار ہوا ہے جس نے تجھے پیدا کیا مٹی سے اور پھر نطفہ سے اور پھر مرد کامل بنایا ہے۔(آیت محولہ بالا کی تشریح کے لئے دیکھیں تفسیر کبیر شرح سورۃ کہف مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

اس آیت سے ظاہر ہے کہ عیسائی قوم اپنی حکومت اور طاقت کے گھمنڈ میں یہاں تک دلیر ہوجائے گی کہ خدا تعالیٰ اورحیات آخرت کا انکار کردے گی اوراُن میں سے جس کے دل میں کچھ ایمان باقی ہوگا وہ بھی اپنے باطل عقیدہ کے باوجود یہ یقین رکھے گا کہ ان کی حالت بہتر ہوگی۔اورسورہ کہف کی ابتدائی آیات میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ عیسائی قوم کی دنیا خوبصورت ہوگی۔مگرعمل صالح کے فقدان کی وجہ سے آخر وہ ویرانگی میں تبدیل ہوگی۔اوراس سورۃ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ پیدائش عالم کی کُنہ اوراس کا سربستہ راز دریافت کرتے کرتے اس حدتک پہنچے گی کہ گویا وہ خود بھی خَلق اشیاء پرقادر ہے اوراپنے تئیں شریک باری تعالیٰ سمجھنے لگے گا جیسا کہ دانیال نبی نے فرمایا تھا کہ شریعتوں کو بدل کر زمین پر ایک نیا نظام قائم کرے گا ۔لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوگا اور جلد ہی آگ میں ہلاک کیا جائے گا جس سے اُن کے لئے کوئی جائے فرار نہ ہوگی۔عیسائی اقوام کے اس قسم کے خیالات باطلہ اوران کی تعلیوں کے پیش نظر ہی اللہ تعالیٰ اُن کی نفی کرتا اور فرماتا ہے مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ○ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآئِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا۔ (الکهف:52،53)

یعنی میں نے آسمان اورزمین کی پیدائش کے وقت انہیں تو موجود نہیں رکھا کہ وہ دیکھیں کہ یہ کیونکر ہوئی اورنہ اس وقت موجود رکھا جب ان کی جانوں کو پیدا کیا گیا اورنہ میں گمراہ کرنے والوں کو (کسی نظام کے) پیدا کرنے میں اپنا مددگار بنانے والا ہوں۔ اورجس دن اُن سے کہے گا پکارو ان کو جن کے متعلق تمہارا خیال ہے کہ وہ میرے شریک ہیں تو وہ انہیں پکاریں گے اوروہ انہیں کوئی جواب نہ دیں گے اورہم ان کے درمیان ہی ہلاکت کا سامان کردیں گے اوریہ مجرم یعنی خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے والے آگ دیکھیں گے اورانہیں یقین ہوجائے گا کہ وہ اس میں پڑنے والے ہیں۔پس وہ اس سے پیچھے ہٹنے کی جگہ نہ پائیں گے۔

الفاظ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میں جونفی کی گئی ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ ایک دن یہ خیال عیسائیوں کے سر میں سمائے گا کہ انہوں نے پیدائش عالم کا راز دریافت کرلیا ہے اور یہ کہ اس کی نقل کرنے پر بھی وہ قادر ہیں اور ایک نئی دنیا اورنیا نظام قائم کریں گے مگر اس میں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔نئی دنیا اور نظام ہمیشہ آدم اوراس کی نیک ذریّت اور ملائکۃ اللہ کے ذریعہ سے ہی قائم ہوا کرتا ہے نہ کہ شیطان اوران کی ذریّت سے۔یہ مضمون ہے سورۃ کہف کے ساتویں رکوع کا۔اور اس سیاق کلام میں آیت مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا کا مفہوم ازخود واضح ہوجاتا ہے۔یعنی یہ کہ اس آیت میں دراصل ان کے اس زُعمِ باطل کی تردید کی گئی ہے کہ وہ خَلق اور موت وحیات میں شریک باری تعالیٰ ہیں۔

اوراس آیت سے دجال کے خدائی دعویٰ کی حقیقت بھی آشکار ہوجاتی ہے جس کا ذکر احادیث مذکورہ بالا میں ابھی گذر چکا ہے۔سورۃ کہف کی ان آیات بیّنات نے ضمناً یہ بھی بتادیا ہے کہ ان مدعیان شرکت باری تعالیٰ کونئی زمین اورنیا نظام قائم کرنے کے مواقع میسر آئیں گے مگروہ ان سے فائدہ نہ اُٹھائیں گے اورانجام ان کی کوششوں کا آگ ہوگا جس سے بھاگنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے۔

آنحضرت ﷺ کو یہ بھی مشاہدہ کرایا گیا تھا کہ بُختی اونٹوں جیسے پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ دجال کو اُٹھا اُٹھا کر آگ میں پھینکیں گے اور ہلاک کریں گے۔

[بختی اونٹوں کی مانند پرندوں والا نظارہ جوآپؐ کو دکھایا گیا اس کی تصدیق آج کل لڑاکے طیاروں کی صورت میں ہمارے مشاہدہ میں بھی آچکا ہے۔ایسا ہی جِمٰلَتٌ صُفْر کی پیشگوئی ٹینکس (Tanks) پرصادق آتی ہے۔دونوں کی آتشبازی ایک جہنم برپا کردیتی ہے۔]

سورۃ المرسلٰت میں اللہ تعالیٰ صلیب پرستوں کے متعلق فرماتا ہے اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ○ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ○ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ○ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ○ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (المرسلات:31 تا 35) یعنی چلو تین شاخوں والے سایہ کی طرف جو نہ سایہ دینے والا ہے اورنہ وہ شعلہ زن آگ سے بچائے گا وہ ایسے شرارے پھینکے گا جو محلّوں کی مانند ہوں گے۔...

سورۃ کہف میں بالتکرار صلیب پرستوں کی تباہی آگ سے ہی بتائی گئی ہے اوراس آگ کے متعلق آیت 41 رکوع 5 میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ آسمان سے پھینکی جائے گی جو ان کے باغ کو ویران کردے گی۔يُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا یعنی اللہ تعالیٰ ان کے باغ پر آسمان سے آگ چھوڑے گا تو وہ ایسا چٹیل میدان بن جائے گا جس پر ٹھہرنا ممکن نہ ہوگا۔(زَلَقًا کے معنی پھسلنے والا) عیسائی حکومتوں کی آگ والی یہ تباہی وہی ہے جس کا ذکر دانیال کی پیشگوئی میں بھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دکھایا گیا تھا کہ بختی اونٹوں کی مانند پرندے دجال اوراس کے ساتھیوں کو آگ میں پھینک کر اُنہیں ہلاک کررہے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ بنی نوع انسان کو پیش آنے والے فتنہ کے بارے میں سورۃ کہف کی آیات بینات میں جو انذار کیا گیا ہے اوراس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ملکوت میں جو مکاشفہ ہوا یہ انذار ومکاشفہ دونوں آپس میں مطابقت کھاتے ہیں اورآپؐ کا یہ فرمانا کہ جودجال کے فتنہ سے محفوظ رہنا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ سورۃ کہف کی آیات کا مطالعہ کرے۔حضرت دانیال کی پیشگوئی کے متعلق میں نے حاشیہ میں مختصر ساذکر کیا ہے اس کو بھی اگرسورۃ کہف کی پیشگوئی کے ساتھ ملحوظ رکھا جائے تو ہمیں وحی الٰہی کی ان واضح تجلیات اورمکاشفات سے یقینی طور پر ایک ایسے عالم کے وجود کا پتہ چلتا ہے جو نہایت ہی لطیف اورنہاں درنہاں ہے اور مادہ اور زمانہ کی حدود سے بالاتر ہے اوراس کے متعلق ہمیں اس دُنیا میں تمثلات یعنی صورتوں اورشکلوں اوراشاروں میں علم ہوتا ہے جو وسیع معانی ومعلومات پرحاوی ہوتے ہیں۔اور یہ تمثلات خیالی نہیں بلکہ حقیقت اورواقعیت پرمبنی ہوتے ہیں۔

موعودہ بشارت کے متعلق آنحضرت ﷺ کے مشاہدات وتصریحات

یہ حصۂ مضمون مکمل نہیں ہوگا جب تک کہ سورۃ کہف کی بشارت کے متعلق بھی آنحضرت ﷺ کے مشاہدات کا نمونہ پیش نہ کردیا جائے۔سوال یہ اٹھایا گیا تھا کہ قرآن مجید میں جہاں کہیں بھی حیات آخرت اورلقائے ربّانی کا ذکر کیا گیا ہے وہاں لامحالہ کسی نہ کسی مہتم بالشان پیشگوئی کا ذکر بھی موجود ہے اوریہ کہ آنحضرت ﷺ کو اس پیشگوئی کے متعلق نہ صرف وحی الٰہی کی تجلی واضح کلام میں ہوئی بلکہ اس کے علاوہ اس کا مشاہدہ بھی کرایا گیا ہے۔اس تعلق میں مَیں نے سب سے پہلے سورۃ کہف کی تین پیشگوئیوں بَأْسًا شَدِيْدًا، بشارت اورعیسائیوں سے متعلقہ انذار کا حوالہ دیا تھا۔ بأسًا شديدًا اور انذار کے متعلق ایک حدتک بیان کیا جاچکا ہے۔

اب میں ذیل میں بشارت والے حصہ کو لوں گا اور بتاؤں گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق بھی عینی مشاہدہ کرایا گیا تھا جس کا ثبوت نہ صرف آپؐ کے مستند اقوال سے ملتا ہے (جو صحاح ستّہ میں مروی ہیں) بلکہ واقعات کی تصدیق سے بھی آپؐ کا یہ مشاہدہ برحق ثابت ہوچکا ہے۔

یہ بتایا جاچکا ہے کہ سورۃ مریم بھی سورۃ کہف کی طرح بشارت وانذار کی حامل ہے۔اوراس تعلق میں دونوں سورتوں کی ہم معنی آیات کا مقابلہ کرکے ان کا نفس موضوع میں اشتراک بھی ثابت کیا جاچکا ہے۔خود سورۃ مریم کا عنوان جو حروف مقطعات كٓهٰيٰعٓصٓ سے شروع ہوتا ہے وہ بھی اسی وحدت موضوع پر دلالت کرتا ہے۔

قرآن مجید کے بعض نسخوں میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ ان میں حروف مقطعات کی شرح بھی دی گئی ہے۔اس تشریح میں حرف ’’ك‘‘ سے مراد ’’كَذٰلِكَ‘‘ بتائی گئی ہے جس کے معنی ہیں اسی طرح یا ایسا ہی۔لفظ كَذٰلِكَ دلالت کرتا ہے کہ سورۃ مریم کا تعلق سورۃ کہف کے ساتھ

ہے۔اور یہ کہ جو باتیں پہلی سورت میں بیان ہوئی ہیں اسی تسلسل میں سورۂ مریم کا بھی نزول ہے۔چونکہ سورۂ مریم میں اللہ تعالیٰ کی صفت وہابیت کا ذکر بار بار دوہرایا گیا ہے اورآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بالفاظ اِنَّهٗ كَانَ وَعۡدُهٗ مَاۡتِيًّا (الکھف:62)اور وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا (الکھف:65) پختہ وعدہ کیا گیا ہے کہ تیرا رب تجھے نہیں بھولے گا اور تیرے ساتھ بھی اس قسم کی رحمت خاصہ کا سلوک کیا جائے گا جو سابقہ انبیاء کرام سے ہوا۔ یہ وعدہ ضرور پورا ہو کر رہے گا اس لئے مذکورہ بالا عنوان كٓهٰيٰعٓصٓ کے متعلق سمجھنا درست ہوگا کہ اس کے حروف قائم مقام ہیں جملہ كَذٰلِكَ الۡوَهَّابُ يَبۡعَثُ لَكَ وَعۡدًا صَادِقًا یعنی اسی طرح خدائے وہاب تیرے لئے بھی مبعوث کرے گا یہ سچا وعدہ ہے۔یہ جملہ اسی قاعدہ کی رو سے اخذ کیا جاسکتا ہے جس قاعدہ کی بناء پر حضرت ابن عباسؓ نے سورۃ البقرۃ کے عنوان الٓمّٓ کے حروف مقطعات سے اَنَا اللّٰهُ اَعۡلَمُ کا جملہ اخذ کیا ہے۔'الف' انا کا قائم مقام ہے اور 'لام' اللہ کا اور 'میم' اَعۡلَم کا۔یعنی میں اللہ سب سے بڑھ کر علم رکھنے والا ہوں۔اسی طرح 'ھا' قائم مقام ہے وَھَاب کا جو مبتدا ہے اور 'ی' قائم مقام ہے یبعث کی جو خبر ہے اور صیغہ مضارع ہے اور 'عین' قائم مقام ہے وعدہ کی اور 'ص' قائم مقام ہے صادق کا اور یہ آخری جملہ آیت اِنَّهٗ كَانَ وَعۡدُهٗ مَاۡتِيًّا کا مترادف ہے جو سورہ مریم کے چوتھے رکوع میں ہے۔علاوہ ازیں سورہ مریم کے پہلے چار رکوع پر نظر ڈال کر دیکھیں کہ جملہ كَذٰلِكَ الوھّاب یبعث لك ان چار رکوع کے مضمون پر ٹھیک ٹھیک منطبق ہوتا ہے یا نہیں۔نہ صرف یہی بلکہ آنحضرت ﷺ کی تصریحات سے بھی اس مضمون کی تصدیق ہوتی ہے۔حضور ﷺ فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ يَبۡعَثُ لِهٰذِهِ الۡاُمَّةِ عَلٰى رَاۡسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنۡ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيۡنَهَا (سنن أبی داؤد۔ کتاب الملاحم۔باب ما یذکر فی قرن المائة) یعنی اللہ تعالیٰ اس اُمّت کے لئے ہر سو سال کے سر پر ایسا شخص ضرور بھیجے گا جو اس کے لئے اس کے دین کو از سرِنَو تازہ کرے گا۔آنحضرت ﷺ کی اس تصریح سے سورہ مریم کی آیات بیّنات کی نہ صرف تصدیق ہی ہوتی ہے بلکہ ایک زائد بات کا بھی علم ہوتا ہے اور وہ یہ کہ اس میں ایک صدی کا عرصہ بھی معین کیا گیا ہے جس کے خاتمہ پر دین اسلام کی تجدید اور آپ ﷺ کی امّت کی اصلاح کے لئے مجدد بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔سورہ مریم کے عنوان یا اس کی آیات بیّنات میں بظاہر کسی عرصہ کا تعین نظر نہیں آتا۔مگر چونکہ واقعات نے اس تعین کی تصدیق کردی ہے اور ہر صدی کے سر پر کوئی نہ کوئی مجدد مبعوث ہوتا رہا ہے۔

[۔ ملاحظہ ہو تفصیل مجددین حجج الکرامہ از صفحہ 135 تا صفحہ 139۔اس کتاب کے مصنف نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم ہر صدی کے مجدد کا نام ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ چودھویں صدی میں ابھی دس سال باقی ہیں۔اگر حضرت مہدی اور حضرت مسیح تشریف لائے تو وہ اس صدی کے مجدد اور مجتہد ہوں گے(صفحہ 139 مطبع شاہجہانی)]

اس لئے آپ ﷺ کی مذکورہ بالا تصریح کے متعلق دو صورتوں سے ایک صورت یقینی ہے۔اول یہ کہ سورۂ مریم کے نزول کے ساتھ وحی حقی کے ذریعہ سے تفہیماً آپؐ پر یہ انکشاف بھی ہوا کہ یہ وعدہ ہر صدی میں پورا کیا جائے گا یا اس سے علیحدہ آپؐ کو اس امر کا مشاہدہ کروایا گیا۔بہرحال جونسی بھی صورت ہو اس میں قطعاً شبہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی یہ تصریح سورۂ مریم کے عنوان اور اس کے موضوع کے مطابق ہے اور ہمارے لئے اس لحاظ سے حیرت انگیز اور ایمان افروز ہے کہ آپؐ کا یہ فرمودہ بھی کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی پر اُمّت اسلامیہ کے لئے مجدد بھیجتا رہے گا ہر صدی میں پورا ہوتا رہا۔اور یہ خبرِ غیب ایک عالمِ غیب کے وجود کا پتہ دیتی ہے۔

اس موعودہ بعثت کے تعلق میں مندرجہ ذیل باتیں ملاحظہ ہوں جن کا تعلق خاص کر سورۂ کہف والی بشارت سے ہے۔

(1) آپؐ نے فرمایا كَيۡفَ اَنۡتُمۡ اِذَا نَزَلَ فِيۡكُمُ ابۡنُ مَرۡيَمَ وَاِمَامُكُمۡ مِنۡكُمۡ حَكَمًا عَدۡلًا يَكۡسِرُ الصَّلِيۡبَ وَيَقۡتُلُ الۡخِنۡزِيۡرَ... الخ (صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبیاء۔ باب نزول عیسیٰ ابن مریم) یعنی تمہاری کیسی حالت ہوئی (اطاعت کی یا انکار کی) جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا اور تمہارے امام تم میں سے ہوں گے۔وہ اختلافات مٹانے میں بطور ثالث عادل کے ہوگا۔صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔

ایک دوسری مستندر روایت میں يَكۡسِرُ الصَّلِيۡبَ وَيَقۡتُلُ الدَّجَّال مروی ہے بجائے يَقۡتُلُ الۡخِنۡزِيۡرَ کے۔آنحضرت ﷺ کی یہ پیشگوئی نہایت مشہور ہے اور متعدد راویوں نے قابل اعتبار سندوں سے اسے روایت کیا ہے۔یہ صحیح بخاری میں بھی مروی ہے اور صحیح مسلم اور دیگر صحاح ستہ میں بھی۔یہ تمام روایتیں نزول ابن مریم کے بارے میں متفق ہیں۔نیز ابن مریم کی غرض بعثت کے متعلق بھی متفق ہیں کہ وہ مسلمانوں کے اختلافات مٹائے گا، کسر صلیب کرے گا اور خنزیر و دجال کو قتل کرے گا۔آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ صلیب پرستی اور دجال کا آپس میں تعلق ہے اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپؐ کی یہ پیشگوئی بھی عالم الغیب کی اصطلاحات سے تعلق رکھتی ہے۔کیونکہ اس کے الفاظ کو ظاہر پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔پیتل یا لوہے کی صلیب توڑنا تو کوئی بڑی مشکل بات نہیں کہ اس کے لئے ایک رسول بھیجا جائے اور نہ خنزیر کا شکار مراد ہوسکتا ہے۔ایک نبی کو خنزیر کے شکار سے کیا واسطہ؟ اس لئے الفاظ مذکورہ بالا کو عالم ملکوت کی مخصوص اصطلاحات کی روشنی میں دیکھنا پڑے گا۔عالم رؤیا میں اگر یہ دیکھا جائے کہ کوئی خنزیر کا گوشت کھا رہا ہے یا خنزیر کی شکل میں ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ شخص جسے ایسی حالت میں دیکھا گیا ہے عیسائی ہوجائے گا(تعطیر الانام)۔واقعات نے بھی اس تعبیر کی تصدیق کی ہے۔غالباً یہ تعبیر اس لئے ٹھیک ہے کہ لَحۡمَ الۡخِنۡزِيۡرِ عیسائی قوم کا من بھاتا کھانا ہے۔یا اس لئے کہ بعض صفتوں میں ان دونوں کا اشتراک ہے اور اس مشارکت و مماثلت ہی کی وجہ سے مستند احادیث میں کبھی يَكۡسِرُ الصَّلِيۡبَ وَيَقۡتُلُ الدَّجَّالَ اور کبھی يَكۡسِرُ الصَّلِيۡبَ وَيَقۡتُلُ الۡخِنۡزِيۡرَ آیا ہے۔اس لئے علمائے سلف میں سے جن علماء نے حدیث مذکور کے الفاظ کو کسر صلیب سے دین مسیحی کا ابطال اور قتل خنزیر سے خنزیر صفت قوموں کی ہلاکت مراد لی ہے۔انہوں نے غلطی نہیں کی بلکہ درست سمجھا ہے کیونکہ اس عظیم الشان پیشگوئی کو ظاہری الفاظ پر محمول کرنا درحقیقت اس کی عظمت و اہمیت کو گرانا ہے اور عالم ملکوت کی اصطلاحات کو بھی نظر انداز کرنا ہے۔

[ان علماء میں سے قابل ذکر علامہ بدرالدین رحمۃ اللہ الیہ شارح صحیح بخاری ہیں۔آپ کسر صلیب کے بارے میں لکھتے ہیں۔ فُتِحَ لِيۡ هُنَا مَعۡنًى مِنَ الۡفَيۡضِ الۡاِلٰهِيۡ وَهُوَ اَنَّ الۡمُرَادَ مِنۡ كَسۡرِ الصَّلِيۡبِ اِظۡهَارُ كِذۡبِ النَّصَارٰى (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری۔ کتاب البیوع۔ باب قتل الخنزیر) یعنی فیض الٰہی سے مجھ پر اس کا یہ مفہوم کھولا گیا ہے کہ کسر صلیب سے مراد عیسائیوں کے جھوٹ کا اظہار ہے۔

علامہ حافظ حجر عسقلانی شارح بخاری نے بھی یہی مفہوم لیا ہے۔ فرماتے ہیں۔" اَيۡ يُبۡطِلُ دِيۡنَ النَّصۡرَانِيَّةِ" (فتح الباری جلد 6 صفحہ 491) یعنی وہ عیسائی دین کو باطل کردے گا۔علامہ مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ نووی بھی انہیں معنوں کی تصدیق و تائید کرتے ہیں (ملاحظہ ہو مرقاۃ جلد 5 صفحہ 352 و نووی کی شرح مسلم صفحہ 87)]

یہ سوال کہ آیا فی الواقعہ آپؐ کو عالم غیب میں ہی کوئی ایسا نظارہ دکھایا گیا تھا جس سے آپؐ نے یہ پیشگوئی اخذ کی؟ صحیح بخاری کی روایت سے ثابت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے (جو بہت بڑے پایہ کے راوی ہیں) مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:۔

بَيۡنَمَا اَنَا نَائِمٌ اَطُوۡفُ بِالۡكَعۡبَةِ فَاِذَا رَجُلٌ سِبۡطُ الشَّعۡرِ يَنۡطِفُ- اَوۡ يُهۡرَاق - رَاۡسُهٗ مَاءً۔قُلۡتُ مَنۡ هٰذَا؟ قَالُوا ابۡنُ مَرۡيَمَ۔ ثُمَّ ذَهَبۡتُ اَلۡتَفِتُ فَاِذَا رَجُلٌ جَسِيۡمٌ اَحۡمَرُ جَعۡدُ الرَّاۡسِ اَعۡوَرُ الۡعَيۡنِ كَاَنَّ عَيۡنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔قَالُوۡا هٰذَا الدَّجَّالُ اَقۡرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا اِبۡنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنۡ خَزَاعَةَ۔

(صحیح البخاری۔ کتاب الفتن۔ باب ذکر الدجال) "یعنی اس اثنا میں کہ میں سویا ہوا بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں۔کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص جس کے بال سیدھے ہیں، سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔میں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا ابن مریم ہیں۔پھر میں نے جومڑ کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بھاری جسم کا، سر کے بال گھنگھریالے، یک چشم۔اس کی آنکھ ایسی تھی گویا دانہ انگور ہے جو ابھرا ہوا ہے۔لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔شکل میں ابن قطن سے زیادہ مشابہ تھا۔اور یہ شخص ابن قطن خزاعہ قبیلہ میں سے ایک شخص تھا۔"

اس روایت کی دوسری سند میں یہ الفاظ ہیں:۔اَعۡوَرَ عَيۡنِ الۡيُمۡنٰى (صحیح البخاری۔ کتاب الفتن۔ باب ذکر الدجال) یعنی داہنی آنکھ سے کانا۔اس روایت میں لفظ نَائِمٌ بتاتا ہے کہ آپؐ کو ابن مریم اور دجال کا نظارہ خواب میں دکھایا گیا تھا۔اس حصہ مضمون میں مجھے اس وقت اس امر سے بحث نہیں کہ مسیح ابن مریمؑ فوت ہوگئے یا زندہ ہیں۔آیا ان کا رفع ان کی روح کا تھا یا جسم کا اور یہ کہ ان کے جسمانی نزول کا آئندہ کوئی امکان ہے یا نہیں۔اس قسم کی بحث سے میرے موضوع کا کوئی تعلق نہیں بلکہ مجھے یہ دکھانا اور ثابت کرنا مقصود ہے کہ سورۂ کہف میں ایک یأس شدید اور بشارت کی جو خبر دی گئی ہے اور پھر اس تسلسل میں سورۂ مریم کی جو آیات بینات نازل ہوئی ہیں اس عظیم الشان خبر کے بارے میں آنحضرت ﷺ کو آئندہ کے واقعات کا عینی مشاہدہ بھی کرایا گیا تھا اور یہ مشاہدہ حق الیقین کا درجہ رکھتا ہے۔ایسا کامل یقین کہ حدیث میں آتا ہے کہ آپؐ نے ذات باری تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کہ ایسا ضرور ہوگا۔اس بارے میں آپؐ کے الفاظ جو امام بخاریؓ اور امام مسلمؓ نے نقل کئے ہیں یہ ہیں۔

وَالَّذِيۡ نَفۡسِيۡ بِيَدِهٖ لَيُوۡشِكَنَّ اَنۡ يَنۡزِلَ فِيۡكُمُ ابۡنُ مَرۡيَمَ حَكَمًا عَدۡلًا يَكۡسِرُ الصَّلِيۡبَ وَيَقۡتُلُ الۡخِنۡزِيۡرَ وَيَضَعُ الۡجِزۡيَةَ وَيُفِيۡضُ الۡمَالَ حَتّٰى لَا يَقۡبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوۡنَ السَّجۡدَةُ الۡوَاحِدَةُ خَيۡرًا مِّنَ الدُّنۡيَا وَمَا فِيۡهَا۔

(صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبیاء۔ باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیھما السلام)

"یعنی اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ قریب ہے کہ ابن مریم حکم عدل ہو کر تم میں نازل ہوں۔وہ صلیب کو توڑیں گے۔خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ منسوخ کریں گے اور مال پانی کی طرح بہائیں گے۔یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہیں کرے گا۔حتی کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔"

اس روایت کا آخری حصہ ان روایتوں سے ملتا جلتا ہے جن میں بتایا گیا ہے کہ دجال کے قتل کئے جانے کے بعد دنیا میں کامل امن ہوگا اور یہ کہ زمین سے کہا جائے گا اُگا تو وہ اُگائے گی۔اور یہ کہ اپنی برکت لوٹا اور ہر چیز میں برکت ہوگی۔اس طرح اس روایت کی دوسری سندوں کے الفاظ میں بھی اسی قسم کے تاکیدی حلفیہ الفاظ ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ یہ پیشگوئی محض اس خواب والے مشاہدے کی بناء پر ہی نہیں کی گئی بلکہ اس کے علاوہ نزول ابن مریم اور اس کی عظیم الشان مہم کے متعلق وحی الٰہی کی بھی کوئی نہ کوئی واضح تجلی ہے جو آپؐ پر ہوئی۔بے شک خانہ کعبہ کے طواف اور دجال کی وہاں موجودگی سے اس رؤیا کی یہ تعبیر کی جاسکتی ہے کہ دجال جو مظہر شیطان ہے جب بیت اللہ کا شیطانی اغراض سے قصد کرے گا تو ابن مریم اس کی حفاظت کریں گے اور شریعت اسلامیہ کو جس کا مرکز بیت اللہ ہے قائم کریں گے اور یہ کہ ابن مریم کا یہ طواف حفاظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہوگا کیونکہ آپؐ نے اپنے تئیں بھی خواب میں طوافِ کرتے پایا۔آپؐ کے رؤیا کی یہ تعبیر عالم ملکوت کی اصطلاح کی رُو سے نادرست نہیں۔

[۔ شیخ ولی الدین محمدؐ بن عبداللہ تبریزی کی قابل قدر تصنیف مشکوٰۃ کا حاشیہ اس تعلق میں ملاحظہ ہو۔جہاں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ رؤیا آپؐ کے مکاشفات میں سے ہے اور ابن مریم کے طواف سے مراد یہ ہے کہ وہ دین میں پیدا شدہ فساد کی اصلاح کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا جبکہ دجال اس میں بگاڑ پیدا کرنے کا ارادہ کرے گا۔]

مگر بایں ہمہ محض اس تعبیر کی بناء پر نزول ابن مریم کی پیشگوئی اس شدّ و مدّ اور تفصیل سے کرنا غیر معمولی معلوم ہوتا ہے۔جب تک کہ اس رؤیا کے علاوہ اس کے لئے کوئی واضح مشاہدہ یا وحی الٰہی کی کھلی کھلی تجلی نہ ہو۔سورۂ مریم کی آیات بیّنات اور ان کے سیاق وسباق پر نظر ڈالنے سے یہ بات یقینی ہے کہ یہی وہ عظیم الشان تجلی وحی ہے جس کی بناء پر ابن مریم کے نزول، کسر صلیب، نیز زلزلوں کے برپا ہونے اور جنگوں کے آتش خیز محشر کے متعلق جس میں مسلمان بھی شریک ہونے والے ہیں پورے یقین اور وثوق سے خبر دی گئی ہے۔یہ عظیم الشان پیشگوئی جو درحقیقت مجموعہ اخبار غیبیہ ہے اس کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ ہو۔

سورۂ مریم کی بشارتِ عظیم کا ماحصل

سورۂ مریم میں یہ بشارت دی گئی ہے کہ ویسا ہی سلوکِ رحمت آنحضرت ﷺ سے کیا جائے گا جیسا کہ زکریّاؑ نبی سے ہوا۔جبکہ انہیں اپنے بعد کے آنے والے

وارثوں کی وجہ سے خوف وقلق پیدا ہوا۔انہوں نے کہا:۔

وَاِنِّیۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِیَ مِنۡ وَّرَآءِیۡ وَکَانَتِ امۡرَاَتِیۡ عَاقِرًا فَھَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ وَلِیًّاo یَّرِثُنِیۡ وَیَرِثُ مِنۡ اٰلِ یَعۡقُوۡبَ وَاجۡعَلۡہُ رَبِّ رَضِیًّاo (مریم:7،6)

یعنی مجھے ڈر ہے اپنے مابعد کے وارثوں کے متعلق اور میری بیوی بانجھ ہے ۔سو مجھے ایسا جانشین عطا فرما جو میرا اور آلِ یعقوب کا وارث ہو۔

یہی شدید خوف اور غایت درجہ قلق آنحضرت ﷺ کو بھی ہوا۔ جب مسلمانوں کے متعلق آپؐ کو یہ بتایا گیا فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِھِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوٰتِ فَسَوۡفَ یَلۡقَوۡنَ غَیًّاo (مریم:60) یعنی ان (عبادالرحمن) کے بعد ایسے نالائق لوگ جانشین ہوگئے جنہوں نے نماز ضائع کر دی اور شہوات کے پیچھے لگ گئے ۔ان کو عنقریب اپنی کجروی کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

یہی اندار وہ بأس شدید ہے جس کا ذکر سورہ کہف میں ہوا اور آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد تین صدیوں کو اچھی صدیاں قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا اور بجائے خلافت راشدہ کے ایسی بادشاہت قائم ہوجائے گی جو رعایا کو کاٹ کاٹ کر کھائے گی۔اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں۔خَیۡرُ الۡقُرُوۡنِ قَرۡنِیۡ ثُمَّ الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَھُمۡ ثُمَّ الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَھُمۡ ثُمَّ یَفۡشُو الۡکَذِبُ

(سنن الترمذی۔ أبواب الشھادات۔ باب منہ)

یعنی سب سے بہتر صدی میری ہے ۔پھر ان لوگوں کی جو معاً ان کے بعد ہوں گے اور پھر ان لوگوں کی جو معاً ان کے بعد ہوں گے ۔یعنی تابعین اور تبع تابعین۔اور پھر جھوٹ پھیل جائے گا۔

اُمّت کے بگڑنے کے متعلق آنحضرت ﷺ کی تصریحات

اور پھر کھلے الفاظ میں فرمایا:۔

لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ شِبۡرًا بِشِبۡرٍ و ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوۡدَخَلُوۡا فِیۡ جُحۡرِضَبٍّ لَاتَّبَعۡتُمُوۡھُمۡ قُلۡنَا یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ الۡیَھُوۡدُوَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنۡ؟ (مسلم کتاب العلم۔ باب اتباع سنن الیھود والنصاریٰ)

یعنی تم بھی ضرور ضرور ان لوگوں کے رسم ورواج کی پیروی کرو گے جو تم سے پہلے ہیں، بالشت بہ بالشت اور ہاتھ بہ ہاتھ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے بل میں داخل ہوئے تو تم بھی ضرور ان کے پیچھے جاؤ گے ۔ہم نے کہا۔ یا رسول اللہ کیا یہود اور نصاریٰ کی (پیروی کریں گے؟)

فرمایا:۔اور کس کی۔

اسی طرح آپؐ نے مسلمانوں کے تفرقہ کے متعلق بھی بایں الفاظ خبر دی کہ:۔

لَیَأۡتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیۡ کَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیۡ اِسۡرَائِیۡلَ حَذۡوَالنَّعۡلِ بِالنَّعۡلِ حَتّٰی اِنۡ کَانَ مِنۡھُمۡ مَنۡ اَتٰی اُمَّہٗ عَلَانِیَۃً لَکَانَ فِیۡ اُمَّتِیۡ مَنۡ یَّصۡنَعُ ذٰلِکَ وَاِنَّ بَنِیۡ اِسۡرَآئِیۡلَ تَفَرَّقَتۡ عَلٰی ثِنۡتَیۡنِ وَسَبۡعِیۡنَ مِلَّۃً تَفۡتَرِقُ اُمَّتِیۡ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبۡعِیۡنَ مِلَّۃً کُلُّھُمۡ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً۔ قَالُوۡا :مَنۡ ھِیَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: مَا اَنَا عَلَیۡہِ وَاَصۡحَابِیۡ۔

(سنن الترمذی۔ أبواب الایمان۔ ما جاء فی افتراق ھذہ الامۃ)

اور ایک دوسری روایت میں آخری الفاظ یہ ہیں:۔

ثِنۡتَانِ وَسَبۡعُوۡنَ فِی النَّارِ ووَاحِدَۃٌ فِی الۡجَنَّۃِ وَھِیَ الۡجَمَاعَۃُ۔ (سنن أبی داؤد۔ کتاب السنّۃ۔ باب شرح السنّۃ)

”یعنی میری امت پر ویسا ہی زمانہ آئے گا جیسا بنی اسرائیل پر آیا۔ان میں ایسی مشابہت ہوگی جیسی ایک جوتی سے دوسری کو۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی شخص ایسا بھی ہوا جس نے اپنی ماں سے کھلے طور پر بدکاری کی تو میری اُمت میں بھی ویسا شخص ہوگا جو ایسا کرے گا۔ بنی اسرائیل تو بہتّر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے ۔اور میری اُمّت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ یہ سارے فرقے آگ میں ہوں گے سوائے ایک کے۔صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون؟ فرمایا جو میرے اور میرے صحابہؓ کے طریق پر ہوگا“۔

دوسری حدیث کے آخری حصہ کا ترجمہ یہ ہے:۔

”بہتّر فرقے آگ میں ہوں گے اور ایک جنّت میں اور وہ **جماعت** ہوگی“۔

یہ دوسری روایت اس طرح ختم ہوتی ہے:۔

وَاِنَّہٗ سَیَخۡرُجُ فِیۡ اُمَّتِیۡ اَقۡوَامٌ تَتَجَارٰی بِھِمۡ تِلۡکَ الۡاَھۡوَاءُ کَمَا یَتَجَارَی الۡکَلۡبُ بِصَاحِبِہٖ لَا یَبۡقٰی مِنۡہُ عِرۡقٌ وَلَا مَفۡصَلٌ اِلَّا دَخَلَہٗ۔

(مشکاۃ المصابیح۔ کتاب الایمان۔ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

یعنی میری امّت میں یقیناً ایسے لوگ بھی ہوں گے کہ شہوتیں انہیں بے قابو اور بے بس کر دیں گی جیسے سگِ دیوانہ کو اس کا دیوانہ پن بے بس کر دیتا ہے جو اس کے رگ وریشہ اور جوڑ جوڑ میں اثر انداز ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی یہ تصریح درحقیقت شرح ہے سورۂ مریم کی اس آیت کی۔

فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِھِمۡ خَلۡفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوَاتِ فَسَوۡفَ یَلۡقَوۡنَ غَیًّا o (مریم:60)

آپؐ نے فرمایا:

یُوۡشِکُ اَنۡ یَّأۡتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبۡقٰی مِنَ الۡاِسۡلَامِ اِلَّا اسۡمُہٗ وَ لَا یَبۡقٰی مِنَ الۡقُرۡآنِ اِلَّا رَسۡمُہٗ مَسَاجِدُھُمۡ عَامِرَۃٌ وَّھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الۡھُدٰی عُلَمَاءُ ھُمۡ شَرُّ مَنۡ تَحۡتَ اَدِیۡمِ السَّمَاءِ مِنۡ عِنۡدِھِمۡ تَخۡرُجُ الۡفِتۡنَۃُ وَفِیۡھِمۡ تَعُوۡدُ۔

(مشکاۃ المصابیح۔ کتاب العلم)

”عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف حروف۔ان کی مسجدیں بلند اور خوبصورت ہوں گی مگر وہ ہدایت سے خالی ہوں گی اور ان کے عالم آسمان کے نیچے سب سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ اُنہیں سے فتنہ پیدا ہوگا اور انہیں میں لوٹے گا“

یہ چند ایک حوالے جو اوپر دیے گئے ہیں قیاسی نہیں بلکہ عِلم غیب کی باتیں ہیں جو علیٰ وجہ البصیرت، پورے یقین اور وثوق سے آپؐ نے فرمائیں۔ یہاں تک کہ اس بارے میں جو آپؐ کو مکاشفہ ہوا اس کی بناء پر آپؐ نے تین صدیوں کی آخری حد بھی مقرر فرما دی کہ اس عرصہ تک مسلمان اچھے رہیں گے اور پھر فیج اعوج یعنی ٹیڑھا زمانہ شروع ہوگا۔

آنحضرت ﷺ کا اپنی اُمّت کے متعلق قلق

اس یقینی خبر پر آپؐ کو جو قلق ہوا ہوگا اس کا اندازہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔زکریاؑ کی جس حالت زار اور بے قراری کا نقشہ سورۂ مریم کی ابتدائی آیات میں کھینچا گیا ہے آپؐ کا غم واندوہ اس سے کم نہیں ہوسکتا۔ آپؐ کی اُمّت تو اپنی ہے۔غیروں کی بے راہروی اور گمراہی پر آپؐ کا یہ حال تھا کہ اللہ تعالیٰ سورۂ کہف کی ابتدائی آیات میں فرماتا ہے:

فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ عَلٰٓی اٰثَارِھِمۡ اِنۡ لَّمۡ یُؤۡمِنُوۡا بِھٰذَا الۡحَدِیۡثِ اَسَفًاo (الکھف:7)

کہ شاید تُو اپنے تئیں ان عیسائیوں کے پیچھے مارے غم کے ہلاک کر دے گا کہ وہ اس نئی خبر کو نہیں مانتے جو ان کے متعلق بیان کی گئی ہے۔ جب عیسائیوں کی ہلاکت اور ان کے انجام کی خبر پر آپؐ کے غم واندوہ کا یہ حال ہے تو اپنی امت کے بگڑنے کے متعلق جو وحی ہوئی اس کی وجہ سے آپؐ کا کیا حال ہوا ہوگا؟

حدیث میں آتا ہے جب آپؐ بستر مرگ پر تھے اور بیماری کا غلبہ تھا۔شدّت بخار کی وجہ سے کبھی کپڑا اپنے منہ پر رکھتے اور کبھی اٹھاتے اور آپؐ کی زبان سے اپنی بیماری کی شدّت کے بارے میں سوائے کپڑا اٹھانے اور ڈالنے کے کسی قسم کا اظہار نہ ہوا لیکن اپنی اُمّت کے متعلق فکر تھا کہ مسلمان کہیں آپؐ کی قبر کو عبادت گاہ نہ بنالیں۔جیسا کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادتگاہ بنالیا ہے۔آپؐ بار بار فرماتے:۔

لَعَنَ اللّٰہُ الۡیَھُوۡدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوۡا قُبُوۡرَ اَنۡبِیَاءِ ھِمۡ مَسَاجِدَ (صحیح البخاری۔ کتاب المغازی۔ باب مرضی النبی ﷺ) کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنی رحمت سے دور کر دیا۔انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

آپؐ کی تیمارداری کرنے والے کہتے ہیں کہ آپؐ یہ الفاظ ہم مسلمانوں کو متنبہ کرنے کے لئے فرماتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم بھی اسی طرح کریں جس طرح انہوں نے کیا۔ ایسی شدید بیماری میں جس میں موت نظر آرہی ہو سوائے اپنے نفس کی تکلیف کے انسان سب کچھ بھول جاتا ہے۔ لیکن آپؐ کی ذات جو رحمۃ للعالمین ہے، جس کا دل بنی نوع انسان کے لئے غایت درجہ شفقت سے لبریز تھا۔آپؐ کا یہ حال ہے کہ اپنی بیماری کی شدّت میں اگر کوئی فکر وغم اور گھبراہٹ ہے تو یہ کہ آپؐ کی اُمّت کے قدم صراط مستقیم سے نہ اُکھڑ جائیں۔

حضرت زکریاؑ کا سا سلوک اور اس کی وضاحت

سورۂ مریم کی آیات کے نزول پر یقیناً آپؐ کی حالت زکریاؑ نبی کی حالت سے کم نہ تھی بلکہ بہت بڑھ کر تھی۔ یہ یقینی امر ہے کہ سورۂ مریم کی آیت ذِکۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّکَ عَبۡدَہٗ زَکَرِیَّا (مریم:3) میں آپؐ کو آنے والے بَأۡسٍ شَدِیۡدٍ (الکھف:3) کی خبر کے ساتھ یہ تسلّی بھی دی گئی ہے کہ تیرا رب تجھ سے اپنی رحمت کا ویسے ہی سلوک کرے گا جیسا کہ زکریاؑ نبی سے کیا اور یہ کہ بأس شدید کے ان ایام میں وَمَا کَانَ رَبُّکَ نَسِیًّا (مریم:65) تیرا رب تجھے بھولنے والا نہیں۔

قدیم عہد نامہ کی آخری دو کتابوں میں سے پہلی کتاب زکریاؑ نبی کی ہے۔اس کے پہلے باب میں ہی یہ ذکر پایا جاتا ہے کہ ربّ الافواج نے ان کو اپنے کلام سے تسلّی دی کہ بنی اسرائیل جو خدا کی راہ سے برگشتہ اور اس کی ناراضگی کا مورد ہوچکے ہیں اور اس وجہ سے زمین کے چاروں اطراف میں پراگندہ اور غیر قوموں کے ظلم وستم کا تختۂ مشق بنے ہوئے ہیں۔اب خدا تعالیٰ نئے سرے سے ان پر دوبارہ نظر کرم فرمائے گا اور ان پر رحم کرکے اپنے مقدّس شہر میں ان کو پھر واپس لائے گا۔ چنانچہ لکھا ہے:

”خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں رحمت کرکے یروشلم میں پھر آیا ہوں۔اُس میں میرا گھر بنالیا جائے گا۔رب الافواج فرماتا ہے اور ایک رسّی یروشلم پر کھینچی جائے گی۔ پھر چلّا کے کہہ کہ ربّ الافواج یوں فرماتا ہے کہ میرے شہر اقبال مندی سے پھر لبریز ہوں گے۔ کیونکہ خداوند پھر صیہون کو تسلی بخشے گا اور پھر یروشلم کو مقبول کرے گا“

(زکریاہ باب 1 آیت 16،17)

یہی مضمون آٹھویں باب کا ہے۔یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ کے کلام نے زکریاؑ کو یہ بشارت دی کہ بنی اسرائیل جو خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے ہیں ان پر دوبارہ رجوع برحمت ہوگا۔

مسلمانوں کے لئے بھی برگشتگی، تفرقہ، ابتلاء اور بأسِ شدید مقدر تھا جس سے نجات دینے کی بشارت جس طرح کہ سورۂ کہف کی آیاتِ بیّنات میں دی گئی اسی طرح سورۂ مریم میں بھی دی گئی۔اور اس نجات کی صورت وشکل کو واضح کیا گیا کہ وہ کیونکر ہوگی اور ان کے اس احیائے ثانی اور تجدید کی مناسبت سے ہی اس بشارت کو زکریاؑ نبی کے واقعہ سے شروع کیا۔کیونکہ اس نبی سے جو وعدہ کیا گیا تھا اس کی تکمیل ان کے بیٹے یحییٰؑ اور ابن مریمؑ کے ذریعہ سے کی گئی۔یہ انبیاء بنی اسرائیل کے دوسرے دور کے لئے بانی مبانی تھے۔ان کا حوالہ دیتے ہوئے آنحضرت ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ زکریاؑ اور ان کے بیٹے اور مریم اور ابن مریمؑ کا سا سلوکِ رحمت آپؐ کی اُمّت کے دورِ ثانی میں کیا جائے گا۔یہ تعلق ہے سورۃ مریم کا سورۃ کہف سے اور مسلمانوں کے دورِ ثانی سے تا کہ اس آیت کے ذریعہ سے کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ (آل عمران:111) کی غرض وغایت پوری ہو۔یہ غرض وغایت سطح زمین پر اس دنیا میں اس آسمانی بادشاہت کا قیام ہے جس کے متعلق قدیم سے انبیاء پیشگوئی کرتے چلے آئے ہیں۔ یسعیاہؑ فرماتے ہیں:۔

”دیکھو تو سابق پیشگوئیاں برآئیں اور مَیں نئی باتیں بتلاتا ہوں۔اُس سے پیشتر کہ واقع ہوں میں تم سے بیان کرتا ہوں۔خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ۔اے تم جو سمندر پر گزرتے ہو اور تم جو اس میں بستے ہو۔اے بحری ممالک اور اُن کے باشندو تم زمین پر سرتاسر اُسی کی ستائش کرو۔ بیابان اور اس کی بستیاں قیدار (قریش) کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کریں گے۔سلع کے بسنے والے ایک گیت گائیں گے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکاریں گے۔ وہ خداوند کا جلال ظاہر کریں گے۔ اور بحری ممالک میں اُس کی ثنا خوانی کریں گے ... وہ پیچھے ہٹیں اور نہایت پشیمان ہوں جو کھودی ہوئی مورتوں کا بھروسہ رکھتے ہیں۔اور ڈھالے ہوئے بتوں کو کہتے ہیں تم ہمارے اِلٰہ ہو... دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالتا ہوں اور میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے میں نے اپنی روح اس پر رکھی۔ اور قوموں کے درمیان عدالت کو جاری کرائے گا... کہ دائم رہے۔اس وقت تک اس کا زوال نہ ہوگا۔ نہ مسلا جائے گا جب تک کہ راستی کو قائم نہ کرے اور بحری ممالک اس کی شریعت کی راہ تکیں... وہ شریعت کو بزرگی دے گا۔اور عزت بخشے گا“۔

(یسعیاہ: باب 42)

سورۃ مریم میں حضرت زکریاؑ، یحییٰؑ اور عیسیٰؑ کی بعثت کا حوالہ کیوں دیا گیا ہے

حضرت زکریاؑ، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہم السلام کی بعثت کی غرض بھی درحقیقت یہی تھی کہ بنی اسرائیل کے سارے گھرانوں کو اس عظیم الشان استقبال کے قبول کرنے کے لئے تیار کیا جائے جس کے مبارک ہاتھوں سے برّو بحر میں آسمانی بادشاہت قائم ہونے والی تھی اور ابدی شریعت نے بزرگی حاصل کرنی تھی ۔ چنانچہ یحییٰ علیہ السلام یسعیاہؑ کی یہی پیشگوئی دہراتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’توبہ کرو۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آ گئی ہے۔ یہ وہی ہے جس کا ذکر یشعیاہ نبی کی معرفت یوں ہوا کہ بیابان میں پکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ خداوند کی راہ تیار کرو۔ اس کے راستے سیدھے بناؤ‘‘۔ (متی باب 3 آیت 3)

حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی بنی اسرائیل کے تمام قبائل میں چکر لگا کر انہیں اس قائم ہونے والی بادشاہت کے قبول کرنے کے لئے تیار کیا۔ اور جب آپؑ نے اپنے حواریوں کو منادی کرنے کی غرض سے باہر بھیجا تو انہیں یہی ہدایت کی کہ: ’’چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آ گئی ہے‘‘۔

(متی باب 10 آیت 9)

اور اس مخصوص بشارت کو انہوں نے اپنی دعا کا حصہ بنا دیا:۔

’’تیری بادشاہت آئے۔ تیری مرضی جیسے آسمان پر پوری ہوئی ہے زمین پر بھی ہو‘‘۔ (متی باب 6 آیت 10)

اور فرمایا:۔

’’میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ خدا کی بادشاہت کی خوشخبری سناؤں‘‘۔ (لوقا باب 4 آیت 43)

پس جس طرح کہ بنی اسرائیل کے احیاء کا دورِ ثانی اس منادی سے ہوا اسی طرح مسلمانوں کا دورِ تجدید بھی اسی غرض و غایت کے ساتھ شروع ہونے والا تھا کہ تا محمد رسول اللہ ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے قائم شدہ آسمانی بادشاہت دوبارہ قائم ہو جس کے لئے یہ ازل سے مقدّر تھا کہ وہ دجال کے ہاتھوں پامال ہونے کے بعد پھر سنبھلے اور بحال ہو اور پہلے سے بڑھ کر شان و شوکت کے ساتھ جلوہ افروز ہو تا کہ اس کے ذریعہ سے دنیا کی ساری قوموں کے درمیان عدالت جاری اور راستی قائم کی جائے اور بحری ممالک میں جہاں شریعت کو لعنت قرار دیا گیا ہے اس کو بزرگی حاصل ہو۔ اس غرض و غایت کی مناسبت ہی کی وجہ سے سورۂ کہف کے بعد سورۂ مریم کا نزول ہوا۔ اور اس میں بنی اسرائیل کے احیاء کے دورِ ثانی کا ذکر کرتے ہوئے ان تین نبیوں کا ذکر مقدّم کیا گیا ہے جنہوں نے آسمانی بادشاہت کے قائم ہونے کی اس وقت منادی کی جب اس کا زمانہ قریب آنے کو تھا۔ دانیال باب 2 آیت 44 میں بھی اس بات کی صراحت ہے کہ رومی بادشاہوں کے ایّام میں آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کرے گا جو تا ابد نیست نہ ہوگی ۔ اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ میں نہ پڑے گی۔ اور وہ ان سب مملکتوں کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کرے گی اور وہی تا ابد قائم رہے گی‘‘۔

اور اسی دانیال نبی نے یہ بھی اطلاع دی تھی کہ دجال حق تعالیٰ کے مقدسوں کو ابتلاء میں ڈالے گا اور ان سے ان کی بادشاہت چھین لے گا لیکن آخر وہ ہلاک کیا جائے گا۔ یہ ایک اجمالی پیشگوئی تھی۔ اس پیشگوئی کی تفصیل سورۃ کہف اور سورۃ مریم میں دی گئی ہے۔ سورہ کہف کی ابتدائی آیات میں مومنوں کو بأس شدید سے آگاہ کیا اور یہ بشارت دی۔ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا o مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا o (الکہف:3،4) کہ ان کی محنت کا بدلہ دائمی ہے۔ یعنی جو آسمانی بادشاہت ان کے ہاتھ سے قائم ہوگی وہی تا ابد قائم رہے گی ۔ اور اس کے ذریعہ سے شیطانی مملکتیں ٹکڑے ٹکڑے اور نیست و نابود کر دی جائیں گی۔

(ماہنامہ الفرقان۔ اگست ،ستمبر 1953ء و فروری مارچ 1954ء)

.................(باقی آئندہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سیالکوٹ میں قیام کے بعض واقعات......از صفحہ نمبر 9

از صفحہ نمبر 9

ہوتے ہیں اور دنیا میں کبھی کبھی آتے ہیں‘‘

ایک عرب نوجوان محمد صالح نام شہر میں وارد ہوئے اور ان پر جاسوسی کا شبہ ہوا تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے محمد صالح کو اپنے محکمہ میں بغرض تفتیش حالات طلب کیا۔ ترجمان کی ضرورت تھی ۔ مرزا صاحب چونکہ عربی میں کامل استعداد رکھتے تھے اور عربی زبان میں تحریر و تقریر بخوبی کر سکتے تھے ۔ اس واسطے مرزا صاحب کو بلا کر حکم دیا کہ جو جو بات ہم کہیں عرب صاحب سے پوچھو اور جو جواب وہ دیں اردو میں ہمیں لکھواتے جاؤ۔ مرزا صاحب نے اس کام کو کما حقہ ادا کیا اور آپ کی لیاقت لوگوں پر منکشف ہوئی۔

پادری بٹلر (ٹیلر) صاحب ایم اے جو بڑے فاضل اور محقق تھے یہ صاحب موضع گوہد پور کے قریب رہتے تھے ۔ ایک دفعہ پادری صاحب فرماتے تھے کہ مسیح کو بے باپ پیدا کرنے میں یہ سر تھا کہ وہ کنواری مریم کے بطن سے پیدا ہوئے اور آدم کی شرکت سے جو گنہگار تھا بری رہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ مریم بھی تو آدم کی نسل سے ہے پھر آدم کی شرکت سے بریت کیسے ۔ اور علاوہ ازیں عورت ہی نے تو آدم کو ترغیب دی جس سے آدم نے درخت ممنوع کا پھل کھایا اور گنہگار ہوا۔ پس چاہئے تھا کہ مسیح عورت کی شرکت سے بھی بری رہتے ۔ اس پر پادری صاحب خاموش ہو گئے۔

ایک مرتبہ لباس کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا ایک کہتا کہ بہت کھلی اور وسیع موہری کا پاجامہ اچھا ہوتا ہے جیسا ہندوستانی اکثر پہنتے ہیں۔ دوسرے نے کہ کہ تنگ موہری کا پاجامہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ بلحاظ ستر عورت تنگ موہری کا پاجامہ بہت اچھا اور افضل ہے اور اس میں پردہ زیادہ ہے۔ کیونکہ اس کی تنگ موہری کے باعث زمین سے بھی ستر عورت ہو جاتا ہے۔ سب نے اس کو پسند کیا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اس ملازمت سے 1868ء میں استعفیٰ دے دیا۔ پھر آپ 1877ء میں ایک دفعہ پھر سیالکوٹ تشریف لے گئے اور لالہ بھیم سین کے مکان پر قیام فرمایا اور بتقریب دعوت حکیم حسام الدین صاحب کے مکان پر بھی تشریف لے گئے تھے۔

میر حسن صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:

حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ کشمیریاں میں جو اس عاصی پُرمعاصی کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے عمرا نامی کشمیری کے مکان پر کرایہ پر رہا کرتے تھے کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے۔ بیٹھ کر، کھڑے ہو کر، ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسے خشوع اور خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔

دینیات میں مرزا صاحب کی سبقت اور پیشروی تو عیاں ہے مگر ظاہری جسمانی دوڑ میں بھی آپ کی سبقت اس وقت کے حاضرین پر صاف ثابت ہو چکی تھی۔ ایک دفعہ کچہری برخواست ہونے کے بعد جب اہلکار گھروں کو واپس ہونے لگے تو اتفاقاً تیز دوڑنے اور مسابقت کا ذکر شروع ہو گیا۔ ہر ایک نے دعویٰ کیا کہ میں بہت دوڑ سکتا ہوں۔ آخر ایک شخص بلّا سنگھ نام نے کہا کہ میں سب سے دوڑنے میں سبقت لے جاتا ہوں۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ میرے ساتھ دوڑو تو ثابت ہو جائے گا کہ کون بہت دوڑتا ہے۔ آخر شیخ اللہ داد صاحب منصف مقرر ہوئے اور یہ امر قرار پایا کہ یہاں سے شروع کر کے اس پل تک جو کچہری کی سڑک اور شہر میں حد فاصل ہے ننگے پاؤں دوڑو۔ جوتیاں ایک آدمی نے اٹھا لیں اور پہلے ایک شخص اس پل پر بھیجا گیا تا کہ وہ شہادت دے کہ کون سبقت لے گیا اور پہلے پل پر پہنچا۔ مرزا صاحب اور بلّا سنگھ ایک ہی وقت میں دوڑے اور باقی آدمی معمولی رفتار سے پیچھے روانہ ہوئے۔ جب پل پر پہنچے تو ثابت ہوا کہ حضرت مرزا صاحب سبقت لے گئے اور بلّا سنگھ پیچھے رہ گیا۔

1868ء میں استعفیٰ دے کر آپ واپس تشریف لے آئے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

’’آخر چونکہ میرا جدا رہنا میرے والد صاحب پر بہت گراں تھا اس لئے ان کے حکم سے جو عین میری منشا کے مطابق تھا میں نے استعفیٰ دے کر اپنے تئیں اس نوکری سے جو میری طبیعت کے مخالف تھی سبکدوش کر دیا اور پھر والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

سیالکوٹ کا تیسرا سفر

حضرت مسیح موعودؑ فروری 1892ء میں تیسری دفعہ سیالکوٹ تشریف لے گئے اور حکیم حسام الدین کے مکان پر فروکش ہوئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے تشریف لانے کی خبر سن کر سیالکوٹ اور اس کے نواح سے زائرین کا ایک ہجوم امڈ آیا اور لوگ ذوق و شوق سے حضور کا چہرہ مبارک دیکھنے اور پاک مجلس سے فائدہ اٹھانے کے لئے آنے لگے ۔ مسجد حکیم حسام الدین میں نماز عصر کے بعد آپ تشریف فرما ہوئے اور لوگوں کے سوالات کے جوابات عطا فرماتے رہے۔ جو معقول ہوتے اور دل کو لگتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی صاحب کے پوچھنے پر کہ عرش کیا ہے؟ آپ نے عرش کے متعلق ایک لطیف تقریر فرمائی۔ اگلے دن بھی حقائق و معارف سے پُر سورۃ فاتحہ کی تفسیر بیان فرمائی۔

اس سفر سیالکوٹ میں ایک مخالف نے بھی سیالکوٹ میں آپ کے خلاف تقاریر کیں اور لوگوں کو آپ سے دور رہنے کا کہا مگر اس کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور لوگ ذوق و شوق سے آپ کی بیعت میں شامل ہوئے۔

☆...☆...☆

حضرت میر حسام الدین صاحبؓ اور ان کے مکان کا ایک تذکرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ اتفاق سے جماعت نے آپ کے قیام کے لئے جو بالاخانہ تجویز کیا وہ بغیر منڈیر کے تھا۔ آپ کو چونکہ اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس مکان کی چھت پر منڈیر نہیں اس لئے آپ مکان میں تشریف لے گئے مگر جونہی آپ کو معلوم ہوا کہ اس کی منڈیر نہیں آپ نے فرمایا کہ منڈیر کے بغیر مکان کی چھت پر رہنا جائز نہیں اس لئے ہم اس مکان میں نہیں رہ سکتے ۔ پھر آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا ابھی سید حامد شاہ صاحب کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم کل واپس جائیں گے کیونکہ ایسے مکان میں رہنا شریعت کے خلاف ہے ۔ وہ بڑے مخلص اور سلسلہ کے فدائی تھے ۔ انہوں نے جب یہ سنا تو ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے مگر کہا کہ بہت اچھا حضرت صاحب سے عرض کر دیجئے ہم انتظام کر دیتے ہیں ۔ جماعت کے دوستوں کو معلوم ہوا تو ایک کے بعد دوسرے دوست نے آنا شروع کر دیا اور انہوں نے کہا کہ حضرت صاحب سے عرض کیا جائے کہ وہ ہماری اِس غلطی کو معاف فرما دیں ہم ابھی آپ کے لئے کسی اَور مکان کا انتظام کر دیتے ہیں وہ خدا کے لئے سیالگوٹ سے نہ جائیں۔ مگر شاہ صاحب نے فرمایا میں اِس بات کو پیش کرنا ادب کے خلاف سمجھتا ہوں۔ جب حضرت صاحب نے فرما دیا ہے کہ اب ہم واپس جائیں گے تو ہمیں حضور کی واپسی کا انتظام کرنا چاہئے۔ اتنے میں ان کے والد میر حسام الدین صاحب مرحوم کو اِس بات کا پتہ لگ گیا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت بے تکلفی کے ساتھ گفتگو فرما لیا کرتے تھے اور تھے بھی حضور کے پُرانے دوستوں میں سے ۔ سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو زمانۂ ملازمت گزرا ہے اُس میں میر صاحب کے حضرت مسیح مودعود علیہ السلام کے ساتھ دوستانہ تعلقات رہ چکے تھے اِس لئے وہ بے تکلفی سے گفتگو کر لیا کرتے تھے۔ وہ یہ سنتے ہی مکان پر تشریف لائے اور بڑے زور سے کہا۔ بلاؤ مرزا صاحب کو، مجھے جہاں تک یاد ہے انہوں نے حضرت کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ میرا چونکہ اُن سے کوئی تعارف نہیں تھا اس لئے میں تو نہ سمجھ سکا کہ یہ کون دوست ہیں مگر کسی اور شخص نے مجھے بتایا کہ یہ میر حامد شاہ صاحب کے والد ہیں۔ خیر میں گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے میں نے کہا کہ ایک بُڈّھا سا آدمی باہر کھڑا ہے اور وہ کہتا ہے کہ بُلاؤ مرزا صاحب کو، نام حسام الدین ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ سنتے ہی اسی وقت اُٹھ کھڑے ہوئے اور سیڑھیوں سے نیچے اُترنا شروع کر دیا۔ ابھی آپ آخری سیڑھی پر نہیں پہنچے تھے کہ میر حسام الدین صاحب نے رو کر اور بڑے زور سے چیخ مار کر کہا کہ ’اس بڈھے واریں مینوں ذلیل کرنا ہے ساڈا تے نک وڈیا جائے گا‘۔ یعنی کیا اِس بڑھاپے میں آپ مجھے لوگوں میں رُسوا کرنا چاہتے ہیں میری تو ناک کٹ جائے گی اگر آپ واپس چلے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اِس کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ آپ نے فرمایا سید صاحب! ہم بالکل نہیں جاتے، آپ بے فکر رہیں۔ چنانچہ فوراً جماعت نے کیلے گاڑ کر قناتیں لگا دیں اور شریعت کا منشاء بھی پورا ہو گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو شکایت تھی وہ دُور ہو گئی۔‘‘

☆...☆...☆

مسجد مبارک (سیالکوٹ) اور اس کے قریب ملحقہ مکان کے انہدام کے واقعہ پر امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مئی 2018ء میں معاندین احمدیت کی طرف سے سیالکوٹ میں ہونے والے اس ظالمانہ فعل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''اس مخالفت کا تازہ واقعہ دودن ہوئے سیالکوٹ میں ہماری مسجد میں ہوا۔ مسجد اور اس کے ساتھ جو گھر تھا۔ پولیس اور انتظامیہ دونوں نے مل کر بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ ان کی سرکردگی میں مولویوں نے اور ان کے چندسو چیلوں نے دھاوا بولا، حملہ کیا۔ بہت بڑا کارنامہ انہوں نے انجام دیا۔ انہوں نے اسلام کو بچانے کے لئے بڑا شب خون مارا۔ اس گھر کو جس کو چند دن پہلے پولیس خود ہی بلا وجہ سِیل (seal) کر چکی تھی، اس کا کوئی جواز نہیں تھا۔ اور وہاں تھا بھی کوئی نہیں۔ پھر بھی اس سِیل (seal) ہوئے ہوئے گھر کو پولیس نے باقاعدہ انتظام کے تحت حملہ کر کے نقصان پہنچایا، اندر سے توڑ پھوڑ کی۔ یہ پاکستان بننے سے بھی ایک لمبا عرصہ بلکہ سو سال سے بھی زیادہ عرصہ پہلے بنے ہوئے گھر اور مسجد تھے۔ اور کوئی جواز نہیں بنتا تھا کہ احمدیوں نے آج بنایا ہے تو ہم نے منارے گرانے ہیں، گنبد گرانے ہیں۔ پس یہ ان کا حال ہے جو مخالفت میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اب یہ بھی اعلان کر رہے ہیں کہ ہم اور مسجدوں کو بھی نقصان پہنچائیں گے اور گرائیں گے۔ حافظ ہیں، ایک سیاسی پارٹی کے کوئی صاحب قاری ہیں۔ کہنے کو تو حافظ ہیں لیکن قرآن کریم کی تعلیم کی روح سے بالکل ہی خالی ہیں۔ خالی تو بہرحال انہوں نے ہونا تھا اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے خاتم الخلفاء اور اس زمانے کے حَکَم اور عَدل کی دشمنی میں بڑھے ہوئے ہیں تو پھر قرآن کریم کے علم سے بھی خالی ہو جاتے ہیں۔ ظاہری الفاظ تو رَٹے ہوں گے۔ قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھنے کے لئے ان کے ذہنوں کو تالے لگے ہوئے ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی ایک سزا ہے کہ یہ سمجھ نہیں سکتے۔ ہاں فتنہ وفساد کا جہاں تک سوال ہے اس میں ان کے ذہن جو ہیں بہت رسا ہیں۔ بہت کھلے ہوئے ہیں۔ جتنا چاہیں ان سے فتنہ وفساد کروا لیں۔ اس کے لئے نئے نئے طریقے ایجاد کر لیں گے۔ ان چیزوں میں ہم بہرحال ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بہرحال یہ تو ان کا حال ہے۔ اپنی مسجدوں میں بھی ایک دوسرے کے خلاف بولتے ہیں اور فتنوں اور فسادوں کی منصوبہ بندیاں کر کے اپنی مسجدوں کے تقدّس بھی پامال کرتے ہیں۔ اور ہماری مساجد میں بھی جو خالصۃً اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہیں ان کو بھی تالے لگا کر، بند کر کے اور پھر باقاعدہ حملہ کر کے نقصان پہنچا کر ان کے تقدّس کو بھی پامال کرتے ہیں۔ یہ نتیجہ ہے ان کے اپنے ذاتی مقاصد کو دین پر ترجیح دینے کا۔ اور جب تک یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق قائم ہونے والی خلافت کو نہیں مانیں گے یہ ایسی حرکتیں کرتے رہیں گے اور ان سے کسی بھی قسم کی اچھائی کی توقع رکھی ہی نہیں جاسکتی۔

ہاں چند ایک شریف لوگ بھی ہوتے ہیں۔ سینیٹ میں ایک خاتون نے بڑی ہمت سے اس پر کل اظہار تشویش بھی کیا اور اسے ردّ بھی کیا۔ اب دیکھیں اس بیچاری کا مولوی اور مولوی طبع لوگ جو ہیں اور مفاد پرست سیاستدان جو ہیں وہ کیا حشر کرتے ہیں۔ ابھی تک تو یہی دیکھنے میں آیا ہے کہ پھر وہ اس حد تک ایسے شریف لوگوں کے پیچھے پڑتے ہیں کہ ان کو یا تو سیاست سے الگ ہونا پڑتا ہے یا معافی مانگنی پڑتی ہے۔

جہاں تک ہمارے جذبات کا تعلق ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی ایک یادگار کو نقصان پہنچایا اور حکومت نے اسے اپنے قبضے میں لیا ہوا ہے تو ہمارا تو ہمیشہ کی طرح یہی جواب ہے اور ہونا چاہئے کہ اِنَّمَآ اَشۡكُوۡا بَثِّيۡ وَ حُزۡنِيۡۤ اِلَى اللّٰهِ (یوسف:87)۔ کہ میں تو اپنے رنج اور غم کی فریاد کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتا ہوں۔ بیشک اس کے ساتھ ہمارا جذباتی تعلق بھی ہو لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اعلیٰ تعلق کا اظہار صرف عمارتوں کی حفاظت سے نہیں بلکہ آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہے۔ آپ کے بعد نظام خلافت کے ساتھ جڑنے سے ہے۔ ان چیزوں کے حصول سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے بتائی ہیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بہتر کرنے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے سے ہے۔ اپنی اطاعت کے معیاروں کو بڑھانے سے ہے۔ پس اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔''

☆...☆...☆

علامہ اقبال کا مکتبِ اوّل مسجد حسام الدین

(روزنامہ نوائے وقت (پاکستان) سے ایک آرٹیکل)

شاعر مشرق نے اپنی ابتدائی تعلیم مسجد حکیم حسام الدین میں شمس العلماء حضرت سید میر حسن سے حاصل کی آج بھی وہ جگہ موجود ہے جہاں بیٹھ کر علامہ اقبال روزانہ سبق یاد کیا کرتے تھے اور اس جگہ کی بدولت میر حسن کی سرپرستی میں ان کی صلاحیتیں نکھر کر سامنے آئیں۔

18ویں صدی میں جب انگریز کا اقتدار اپنے پورے عروج پر تھا۔ ان کے مکان کے مشرق کی سمت ایک شوالہ تیجا سنگھ تھا جو کہ سردار تیجا سنگھ نے تعمیر کروایا تھا جبکہ دوسری سمت ہندوؤں کی دھرم شالہ تھی۔ ان کے مقامات اور مقبولیت کو دیکھتے ہوئے اس وقت حکیم میر حسام الدین نے اپنی ذاتی جگہ پر مسجد تعمیر کروانے کا ارادہ کیا اور اپنے جذبے کی تکمیل کرتے ہوئے تاکہ مسلمان زیادہ سے زیادہ مذہبی تعلیم حاصل کریں اور اسلامی اقدار کو اجاگر کریں۔ انہوں نے 1874ء میں یہ مسجد تعمیر کروائی۔ اقبال منزل (اقبال روڈ) سے چند قدم آگے دائیں جانب گلی کی طرف جائیں تو وہ سارا محلہ حکیم میر حسام الدین کا کہلاتا ہے۔ وہیں پر یہ تاریخ ساز مسجد حسام الدین واقع ہے۔ آپ کے اس علاقہ میں 9 مکانات تھے۔ پہلا مکان دواخانہ یعنی مطب کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ بعدازاں رہائش کے طور پر یہ سید حامد شاہ کے تصرف میں رہی جن کے بیٹے عبدالحمید شاہ معروف ماہر تعلیم تھے اور اسلامیہ ہائی سکول اور پائلٹ ہائی سکول میں بطور ہیڈ ماسٹر تعینات رہے۔ جبکہ انجمن اسلامیہ کالج میں بھی ان کا بڑا اہم کردار تھا۔ اس کے ساتھ ملحقہ مکان انہوں نے اپنی بیٹی کو ودیعت کیا، جن کی بیٹی سیدہ ثمینہ کاظمی تقریباً 35 سال تک گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین میں تدریسی فرائض انجام دیتی رہیں اور بطور پرنسپل ریٹائرڈ ہوئیں۔

حکیم میر حسام الدین کا مرکزی اور آبائی مکان جس کا کچھ حصہ چھتی گلی کے ساتھ ہے، یہ علم ودانش کی آماجگاہ رہا ہے اور یہی وہ جگہ ہے جہاں پر مولانا میر حسن، سر راس مسعود اور سرسید احمد خان فیملی کے اراکین کی متعدد بار علمی و ادبی نشستیں ہو چکی ہیں۔ اس مکان کی اہمیت دوسرے تناظر میں ڈاکٹر علامہ اقبال کے حوالے سے ہے جو کہ بچپن میں حصول علم کے لئے اس مکان سے اپنی نسبت رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے چچا مولانا میر حسن کا مکان بھی حکیم میر حسام الدین کے ساتھ ہی ہے اور تاحال مولوی میر حسن کی وجہ شہرت کا حامل ہے۔

مسجد حسام الدین کے ساتھ والا مکان بھی میر حسام الدین کی صاحبزادی کی ملکیت تھا، جو فارسی اور عربی ادب میں انتہائی درجہ شہرت رکھتی تھیں اور محکمہ تعلیم سے ریٹائرڈ ہوئیں، حکیم میر حسام الدین کی نواسی سیدہ ریحانہ توحید حال ہی میں پسرور خواتین کالج سے بطور پرنسپل ریٹائرڈ ہوئیں۔ اسی محلہ میں حکیم میر حسام الدین کے دو مکان اور بھی تھے جو زمانے کی شکست وریخت سے منہدم ہو گئے۔ حکیم میر حسام الدین رمولوی میر حسین کے خانوادہ کا ایک مکان جس میں میر تقی شاہ اور ان کے صاحبزادے مہدی شاہ رہائش پذیر تھے وہ بھی اس محلہ میں واقع ہے۔ حکیم میر حسام الدین کے مرکزی مکان میں ان کے پوتے سید محمد بشیر شاہ رہائش پذیر رہے اور سو سال کی عمر میں وفات پائی۔ آجکل آپ کے بیٹے سید ظہیر احمد شاہ مذکورہ مکان میں رہائش پذیر ہیں۔ یہ مکان 1892ء میں تعمیر ہوا تھا۔ (بحوالہ سید ریاض حسین نقوی، انچارج اقبال منزل) سید ظہیر احمد شاہ (پڑپوتے حسام الدین) آج کل محکمہ تعلیم سے وابستہ ہیں اور گورنمنٹ جناح اسلامیہ کالج میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(بشکریہ نوائے وقت 11 جون 2006ء سنڈے میگزین)

☆...☆...☆

بقیہ: نماز جنازہ حاضر وغائب از صفحہ نمبر 8

پسماندگان میں میاں کے علاوہ چھ بیٹیاں اور چھ نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم شریف احمد صاحب ڈھیڑوی ریٹائرڈ انسپکٹر وقف جدید کی بھتیجی تھیں۔

3۔ مکرم عبدالرشید صاحب (ووکنگ۔ یوکے)

10 اپریل 2018ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ باٹا شو کمپنی میں ملازم تھے۔ ملازمت کے دوران سخت مخالفت کا سامنا رہا لیکن ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ اپنا گھر نماز سنٹر کے طور پر پیش کیا ہوا تھا اور یہ سلسلہ 26 سال تک جاری رہا۔ 2013ء میں یوکے شفٹ ہو گئے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بڑے دعا گو، ہمدرد اور خلافت سے والہانہ لگاؤ رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے یوکے میں زعیم انصاراللہ اور قاضی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

4۔ مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب (ڈسکہ۔ حال کراچی)

31 مئی 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت چوہدری غلام محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ 1952ء میں روزگار کی تلاش میں ڈسکہ سے کراچی شفٹ ہو گئے اور ٹیلیفون اینڈ ٹیلیگراف کے سرکاری محکمہ میں ملازمت اختیار کی۔ آپ نے قائد مجلس ملیر، جنرل سیکرٹری حلقہ ماڈل کالونی، آڈیٹر مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کے علاوہ کراچی کے مختلف حلقوں میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب (سیکرٹری مال امارت گلشن جامی کراچی) کے والد تھے۔ آپ کے ایک نواسے مکرم افتخار احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں اور ایک اَور نواسے جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینجر)

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ براہ کرم ان منتخب مضامین سے استفادہ کی صورت میں ''الفضل انٹرنیشنل'' کے اس کالم کا حوالہ ضرور دیں۔

....

مکرم محمد وقیع الزمان خان صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 7 جولائی 2012ء میں مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) ماجد احمد خان صاحب کے قلم سے اُن کے والد محترم محمد وقیع الزمان خان صاحب کا مختصر ذکرخیر شاملِ اشاعت ہے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں کہ میرے ابّا کی قبر کے سرہانے پر لگے کتبے پر حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ کا ارشاد تحریر ہے کہ: ''جب مَیں انگلستان آیا ہوں تو میرے ساتھ جو دو شخص جماعت کی طرف سے نمائندہ تھے ان میں ایک بریگیڈیئر وقیع الزمان صاحب تھے۔ اتنا مَیں جانتا ہوں کہ بڑے فدائی انسان تھے، بہت ہی بزرگ والد، خوش نصیب ہیں وہ بچے اور خوش نصیب ہے وہ بیوی جن کو وقیع الزمان نصیب ہوئے''۔

ابّا کی پیدائش 1922ء کی تھی۔ ہمارے دادا خان رفیع الزمان خان قائم گنج (اُتّر پردیش) کے رہنے والے تھے۔ اپنے قصبہ میں واحد احمدی شدید مخالفت کے باعث چھ سالہ وقیع الزمان کو لے کر کراچی آ کر آباد ہو گئے اور یہیں 1965ء میں وفات پائی۔

ابّا نے زیادہ تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ دورانِ تعلیم حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ کی تحریک پر فوج میں بطور سپاہی بھرتی ہوئے۔ تعلیم چونکہ ایک عام سپاہی کی نسبت کہیں زیادہ تھی اس لئے جلد ہی اپنے افسروں کی نظروں میں آ گئے۔ ایک انگریز افسر نے جوہر کو پہچان لیا۔ اسی کے کہنے پر انڈین آرمی میں بطور افسر کمیشن کے لئے درخواست دی۔ سلیکشن اور ٹریننگ کے بعد 1943ء میں کمیشن حاصل کیا۔ ابّا غیرمعمولی صلاحیتوں کے مالک فوجی افسر تھے۔ نڈر سپاہی، دلوں پر حکومت کرنے والا کمانڈر اور بہترین مقرر،

ابّا کی وفات پر بیشمار لوگوں نے تعزیت کے خطوط لکھے۔ اس وقت کے گورنر سرحد لیفٹیننٹ جنرل (ر) عارف بنگش نے خاکسار کو لکھا:

I can say with confidence that not only he was the best commanding officer I served with, he was also one of the best person I was ever associated with. A man with big heart and sharp mind. I have learnt so much from him; in fact what I am today is due to him.

فوج کی سروس کی آخری اسائنمنٹ بطور لاگ ایریا کمانڈر لاہور کی اسلامی سربراہی کانفرنس 1974ء کو آرگنائز کرنا تھا جو نہایت احسن طریقے سے انجام پائی۔ خداداد صلاحیتوں کے مالک فوجی افسر ہونے کے باوجود 1971ء میں میجر جنرل کے عہدہ پر ترقی سے روک لیا گیا۔ ناعاقبت اندیش لوگوں نے یہ کہہ کر محروم کردیا کہ احمدی ہے۔ یہ غالباً اپریل 1971ء کا واقعہ ہے۔ پاک بھارت سرحد پر جنگ کے بادل منڈلا رہے تھے۔ ترقی نہ ملنے پر فوج کی اچھی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اپنا استعفیٰ تحریر کیا لیکن پھر مجھے کہنے لگے کہ ملک اور قوم پر کڑا وقت ہے ایسے میں فوج کو چھوڑنا مناسب نہیں اس کا میرے پر قرض ہے اس لئے مَیں نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ اپنے سے جونیئر کمانڈر کے ماتحت کے طور پر بھی سروس جاری رکھوں گا۔ یہ ایک بہادر احمدی افسر کا جواب تھا اُن کو جنہوں نے اسے ترقی کے قابل نہیں سمجھا۔

1984ء میں حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ کی ہجرت کے موقع پر پلاننگ کے تمام امور میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ مجھے کہتے تھے کہ یہ میری 30 سالہ سپاہیانہ زندگی کا نچوڑ ہے۔ میرا ایمان ہے کہ خدا نے مجھے صرف اسی مقصد کے لئے فوج میں بھیجا تھا۔

اپنے بچوں کی تربیت پر خاص نظر رکھتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی محبت اور دعا مانگنے کے طریق کے بارہ میں ایک بیٹی کو خط میں لکھا: ''تمام رشتے بالواسطہ اور عارضی ہوتے ہیں۔ صرف ایک خدا اور بندے کا رشتہ ہے جو حقیقی ہے۔ وہ تمہارا مالک اور تم اس کی ذاتی ملکیت ہو۔ اس کا تم پر لامحدود حق ہے۔ سب سے اوّل مانگنے کی چیز اس کی رضا ہے۔ جہاں تک دنیاوی نعمتوں کا تعلق ہے اس سے عرض کرو کہ وہ سب کچھ دے جو اس کو تمہارے لئے پسند ہو۔''

تربیت کے حوالہ سے اکثر بڑے ہی لطیف انداز میں سبق پڑھا دیا کرتے تھے۔ اپنے دامادوں اور بہو سے بہت پیار کرتے۔ بیٹی سے کہتے کہ اپنے خاوند کا کھانے پر انتظار کیا کرو اور میری بیوی کو کہتے کہ کھانا کھا لو اور ماجد کے لئے رکھ دو۔ اپنی سب سے چھوٹی بیٹی کو بچپن میں کہا کرتے تھے کہ امتحان میں کبھی نقل نہ کرنا۔ جب اَور بچے نقل کر رہے ہوں تو تم صرف اللہ سے مدد مانگنا، اللہ جب دیکھے گا کہ یہ بچی میرے سے مدد مانگ رہی ہے اور باقی نقل کر رہے ہیں تو وہ ضرور کامیاب کرے گا۔ اس بیٹی نے بعد میں B.Sc. اور M.Sc. میں ٹاپ کیا اور یونیورسٹی سے میڈل حاصل کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر ہمیشہ آواز بھرّا جاتی اور آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ چھوٹی سے چھوٹی بات میں اپنے محبوب کا ذکر لے آیا کرتے تھے۔ کدّو کی سبزی بالکل پسند نہیں تھی لیکن جب بھی کھانے کی میز پر کدّو آتا تو یہ کہہ کر پلیٹ میں ڈالتے کہ یہ میرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں یوں تو ہر لحہ ڈوبا ہوا لگتا ہے لیکن رمضان کے مہینہ میں تو ماہی بے آب کی طرح تڑپتے تھے۔ اہل ذوق تھے اور رمضان کے مہینہ میں کئی دفعہ نعت کہتے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلق کی وجہ سے ہماری امّی کو اپنے گھر کا تبرّک کہا کرتے۔ ایک دفعہ لنڈے کے کپڑے استعمال ہونے پر بات ہوئی تو کہنے لگے کہ مَیں تو استعمال کرسکتا ہوں لیکن تمہاری امّی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی ہے اُنہیں استعمال نہیں کرنے دوں گا۔

خلافت سے بے پناہ عقیدت تھی۔ ہر مشکل میں سب سے پہلے خلیفۂ وقت کو دعا کے لئے لکھتے۔ ایک دفعہ کہنے لگے کہ کمانڈ اینڈ سٹاف کالج کا امتحان دے کر ٹرین سے واپس آ رہا تھا۔ ایک پیپر اچھا نہیں ہوا تھا۔ خیال تھا کہ فیل نہ ہو جاؤں۔ پریشانی کے عالم میں ٹرین میں ہی بیٹھے بیٹھے حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ کو خط لکھا۔ لفافے میں بند کیا اور چلتی ٹرین سے کھڑکی سے باہر پھینک دیا۔ کہتے تھے کہ نہ صرف مَیں امتحان میں پاس ہو گیا بلکہ اس پیپر میں ٹاپ بھی کیا۔ کہا کرتے تھے ہر مشکل وقت میں خلیفۂ وقت کو خط لکھ دیا کرو۔ پہنچے یا نہ پہنچے، اللہ نے اس تعلق میں برکت رکھی ہوئی ہے۔ وہ اسی برکت کی وجہ سے مشکل دُور کر دیتا ہے۔

1985ء کے جلسہ کے موقع پر حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ نے اہل پاکستان کے لئے خصوصاً ایک دردانگیز نظم عنایت فرمائی جو کہ جلسہ کے موقع پر پڑھی گئی:

دیارِ مغرب سے جانے والو، دیارِ مشرق کے باسیوں کو
اک غریب الوطن مسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا

اس نظم کی بازگشت میں ابّا نے حضورؒ کی خدمت میں نظم بھجوائی جسے حضورؒ نے بے حد پسند فرمایا اور ابّا کو لکھا: میری نظم کے جواب میں جو تمام نظمیں لکھی گئیں ان میں آپ کی نظم کو ایک خاص مقام ہے:

جو حال پوچھیں وہ زخمِ دل کا، یہی بتانا کہ مندمل ہے
دوائے دل بن کے خود جو آتے ہو دل میں صبح و شام کہنا
ہمارے خوابوں کا سارا مضموں تمہارا آنا تمہارا جانا
کہ جیسے ساون کے بادلوں میں رواں ہو ماہِ تمام کہنا

کسی سے کچھ مانگتے ہوئے سخت گھبراتے تھے۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد کاروبار کیا اور نقصان اٹھایا۔ جب بہت مشکل وقت آن پڑتا تو مجھے علیحدگی میں بلا کر کہتے کہ کچھ قرض چاہئے۔ پیسے آئے تو لَوٹا دوں گا۔ میرے اصرار کے باوجود قرض کے علاوہ کبھی ایک پیسہ لینا بھی قبول نہیں کیا۔ ایک دفعہ جب مَیں نے بہت اصرار کیا تو کہنے لگے: میرے لئے یہ راستہ بھی بند نہ کرو۔ اگر قرض دوگے تو لوں گا ویسے نہیں۔

اسی تربیت کا اثر ہم بھائی بہنوں پر کچھ یوں ہوا کہ ہم نے ابّا سے کبھی کسی قسم کی کوئی فرمائش نہیں کی۔ ہم سے کہا کرتے تھے کہ بچے اپنے ماں باپ سے فرمائش کرتے ہیں، تم بھی کیا کرو۔ میرا بڑا دل کرتا ہے کہ تم مجھ سے فرمائش کرواور مَیں پوری کروں۔

دوسری طرف دینے والا ہاتھ بہت کھلا تھا۔ کاروبار میں نقصان کے باعث مشکل میں تھے۔ کچھ لینا بھی قبول نہ تھا۔ اس کے باوجود گاہے بگاہے بچوں کو ہی دیتے رہتے تھے۔ مجھے ایک Cologne بہت پسند تھا۔ قیمتی ہونے کی وجہ سے مَیں اسے کم ہی استعمال کرتا۔ ایک موقع پر ابّا میرے لئے وہ Cologne تحفہ لے آئے جس کی قیمت ان کی ماہانہ پنشن کے نصف کے برابر تھی جس پر ان کا گزر ہوتا تھا۔ میرے لئے وہ وقت بہت بھاری تھا۔ نہ ہاتھ بڑھانے کے قابل نہ انکار کے۔

ان محبتوں کا ذکر تو بہت لمبا ہے۔ قلم ساتھ نہیں دیتا۔ خیال آگے نکل جاتا ہے۔ آنکھیں دھندلا جاتی ہیں۔ بند ٹوٹ جاتے ہیں۔

...❁...❁...❁...

مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب کی شہادت

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 3/اپریل 2012ء میں شائع ہونے والے ایک پریس ریلیز کے مطابق مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب صدر محلہ نصرت آباد ربوہ پولیس اہلکاروں کے تشدّد کے باعث 30 مارچ 2012ء کو بعمر 43 سال راہ مولیٰ میں شہید ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق کچھ عرصہ قبل ربوہ کے محلہ نصرت آباد کے اشٹام فروش احمد یوسف کے قتل کے الزام میں پولیس نے ماسٹر صاحب کو حراست میں لیا تھا اور ان سے اس قتل کا زبردستی اعتراف کرانے کی کوشش میں تھانہ ربوہ کے سفّاک پولیس اہلکاروں نے انہیں انسانیت سوز وحشیانہ تشدد کا بے دریغ نشانہ بنایا۔ حالت غیر ہونے پر ماسٹر عبدالقدوس صاحب کے لواحقین کو ڈرا دھمکا کر سادہ کاغذ پر دستخط لئے گئے اور اس کے بعد ان کو رہا کر دیا گیا۔ شدید تشدد کا نشانہ بننے کے باعث ان کے جسم سے خون کا اخراج خطرناک حد تک ہو رہا تھا۔ مقامی ہسپتال میں ان کی جان بچانے کی سرتوڑ کوششیں کی گئیں لیکن وہ ان جان لیوا زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے انتقال کر گئے۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نیک، خادم سلسلہ، خاموش طبع، ملنسار، غریبوں کے دکھ درد میں ان کے کام آنے والے اور ہمہ وقت خدمت دین میں مصروف رہتے تھے۔ چھوٹی عمر سے ہی جماعتی کاموں میں آگے آگے رہتے۔ منتظم اطفال، زعیم خدام الاحمدیہ، شعبہ حفاظت مرکز اور مجلس صحت کے شعبہ کشتی رانی میں خدمات نیز بطور صدر محلہ آپ کی خدمات یاد رکھی جائیں گی۔ آپ نے لواحقین میں بزرگ والدین، اہلیہ اور چار بچے عزیزم عبدالسلام (عمر 14 سال)، عزیزم عبدالباسط (عمر 13 سال)، عزیزہ عطیۃ القدوس (عمر 10 سال) اور عزیزم عطاءالوہاب (عمر 5 سال) یادگار چھوڑے ہیں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 30 مئی 2012ء میں مکرم عبدالقدوس شہید کے لئے کہی گئی مکرم بشارت محمود طاہر صاحب کی نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

بَن پڑا جو بھی مخالف نے ستم رکھا ہے
تُو نے قدوسؔ محبت کا بھرم رکھا ہے
خوب دکھلائی وفا تُو نے سرِ مقتل بھی
کٹ گئے ہاتھ تو سینے پہ عَلَم رکھا ہے
تیری خوشبو سے مہک اٹھا ہے ربوہ سارا
تیری یادوں نے ہر اِک آنکھ کو نَم رکھا ہے
شرم سے سر کو نہ جھکنے دیا تُو نے پیارے
راہ مشکل تھی مگر آگے قدم رکھا ہے
پیش کرتے ہیں سلام اور دعائیں تجھ کو
تُو نے ہمّت کا پھر اِک باب رقم رکھا ہے
تجھ سے گر پھول ہوں گلشن میں تو اس گلشن پہ
مالکِ کُل کا بہت ناز و کرم رکھا ہے

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 16/اپریل 2012ء میں مکرم عبدالکریم قدسیؔ صاحب کی محترم برادرم عبدالقدوس صاحب شہید کے بارہ میں درج ذیل مختصر نظم شامل اشاعت ہے:

زخموں سے چُور چُور تھا لب پہ گِلہ نہ تھا
کیا حوصلہ تھا ماسٹر عبدالقدوس کا
مجرم نہ کہہ سکا وہ کسی بے گناہ کو
بڑھتا ہی جا رہا تھا تشدّد کا سلسلہ
پرواہ اپنی جاں کی نہ بہتے لہو کی تھی
پیشِ نظر تھا اس کے فقط عہد بیعت کا
اس نے تو صدق وصبر کی اعلیٰ مثال سے
سفّاک قاتلوں کو بھی حیران کر دیا
تھا اس کا جسم قدسیؔ اطاعت سے عطر بیز
قربانیوں کی دوڑ میں آگے نکل گیا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے برادرم محترم عبدالقدوس صاحب کی دردناک شہادت کا تفصیل سے ذکر اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 6/اپریل 2012ء میں کیا اور اس پیارے بھائی کو نہایت پیار سے خدا تعالیٰ کے سپرد فرماتے ہوئے اُس کے سفّاک قاتلوں کا معاملہ بھی خدا تعالیٰ کی تقدیر کے حوالے کردیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید نہایت اچھے اور خوش مزاج طبیعت کے مالک تھے۔ خدمتِ خلق کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ دریائے چناب میں جب کبھی کوئی ڈوب جاتا تو احمدی یا غیر احمدی کا فرق کئے بغیر اُس کی لاش تلاش کرنے میں اپنے ساتھیوں کی نگرانی کرتے ہوئے دن رات محنت کرنے لگ جاتے، اور اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتے تھے جب تک کہ نعش کو تلاش نہ کرلیں۔ بچپن سے وفات تک مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ شہید مرحوم اطاعت اور فرمانبرداری کا ایک نمونہ تھے اور جماعتی عہدیداران کی عزت و احترام کا بہت زیادہ خیال رکھنے والے تھے۔ طالبعلمی کے دَور سے ہی ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے کا اُنہیں بہت شوق تھا۔ کبڈی، ہاکی، فُٹبال، کرکٹ وغیرہ کے اور کشتی رانی کے اچھے پلیئر تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میرے ساتھ بھی انہوں نے ڈیوٹیاں دی ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ کبھی سامنے آ کر ڈیوٹی دینے کا شوق نہیں تھا۔ کوئی نام و نمود نہیں تھی۔ باوجود انچارج ہونے کے پیچھے رہتے تھے اور اپنے ماتحتوں کو آگے رکھتے تھے۔

... ۞ ... ۞ ... ۞ ...

الفضل کے ذریعہ پاک تبدیلیاں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18/جون 2012ء میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب کے قلم سے ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں اخبار الفضل کے ذریعہ ہونے والی چند پاکیزہ تبدیلیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

☆... مکرم چوہدری نور احمد صاحب ناصر لکھتے ہیں: میرے دادا چوہدری نور محمد صاحب سفید پوش اور علاقہ کے بڑے ہی بااثر شخص تھے۔ حضرت چوہدری عبدالقادر صاحبؓ آف سجووال (جو ملٹری ڈرائیور تھے) کو علم ہوا کہ اگر وہ چوہدری نور محمد صاحب کو احمدی کرلیں تو سارے علاقہ میں احمدیت پھیلنے میں آسانی ہوجائے گی۔ چنانچہ تبلیغ کے جنون نے اُنہیں چوہدری نور محمد صاحب سفید پوش کے پیچھے لگا دیا۔ اُدھر چوہدری نور محمد صاحب سخت مخالف تھے اور کوئی بات سننے کے لئے تیار نہ تھے بلکہ ہمیشہ حضرت چوہدری عبدالقادر صاحبؓ سے بدسلوکی سے پیش آتے۔ تاہم وہ ان ساری بدسلوکیوں کو درگزر کرتے ہوئے مسلسل آتے اور جماعتی اخبار چودھری نور محمد صاحب کے تکیے کے نیچے رکھ کر چلے جاتے اور چودھری صاحب اس کو بغیر پڑھے اور دیکھے دادی جان کو دے دیتے کہ اسے چولہے میں جلا دینا۔ یہ سلسلہ لمبا عرصہ جاری رہا کہ ایک دن اچانک اُن کی نظر اخبار پر لکھے ایک حرف ''محمدؐ'' پر پڑی۔ جب تھوڑا سا اخبار کھولا تو لکھا تھا۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

اس شعر نے تو گویا ان کی کایا ہی پلٹ دی۔ دھول چھٹنے لگی، سارا اخبار پڑھا اور پھر اپنی اہلیہ سے پوچھا کہ تم نے وہ اخبار جلا دیئے ہیں جو عبدالقادر لاتا تھا۔ وہ کہنے لگیں نہیں میں نے سارے سنبھال کے رکھے ہوئے ہیں۔ کہا سارے لے آ۔ جب وہ لائیں تو سارے اخبار ایک ایک کرکے پڑھنے لگے۔ جوں جوں پڑھتے جاتے توں توں دل کی میل صاف ہوتی گئی۔ اخبار ختم ہوگئے تو دل بھی مسیح پاک کی پاکیزہ تحریرات سے دھل گیا اور امام الزماں کا غلام ہوگیا۔ چنانچہ فوراً بیعت کرلی۔

☆... محترمہ وزیر بیگم صاحبہ لکھتی ہیں کہ 1939ء میں میرے خاوند قاضی شریف الدین صاحب نے احمدیت قبول کرلی۔ ایک دفعہ تو گویا ہمارے گھر پر بم گر گیا مگر پھر میں ان کے پاس چلی گئی لیکن احمدیت کی بہت ہی مخالف تھی اور ہر وقت قاضی صاحب سے ناراض رہتی۔ مگر وہ مجھے کچھ نہیں کہتے تھے۔ انہوں نے یہ کہا کہ مَیں تو خدا کے فضل سے احمدی ہوگیا ہوں اور اب مَیں نہیں ہٹ سکتا۔ تمہیں نہیں کہتا کہ تم احمدی ہوجاؤ۔ تمہاری اپنی مرضی ہے۔ مجھے ہر وقت احمدیت کے متعلق اچھی باتیں بتاتے رہتے تھے مگر مَیں اکثر اُن سے ناراض رہتی۔ جب صبح قرآن پاک پڑھتے تو مجھے اس کے معنے بتاتے۔ مسئلہ بھی بتاتے کہ دیکھو قرآن میں یہ لکھا ہے۔ جب سے احمدی ہوئے تھے پانچ وقت نمازیں گھر میں ہی پڑھتے۔ تہجد بھی پڑھتے تھے۔ بہت ہی دعائیں کرتے، میرے لئے بہت ہی دعائیں کرتے رہتے تھے۔ اس وقت میرے دو بچے چھوٹے چھوٹے تھے۔ میں بہت کمزور تھی پھر ان کی طرف سے بہت غم کرتی تھی۔ رشتے دار اور ملنے والے بھی مخالفت کرتے تھے۔ ایک دفعہ میری کچھ سہیلیاں میرے گھر آئیں تو میں نے ان کی چائے وغیرہ سے خاطر کی۔ انہوں نے کوئی چیز نہیں کھائی اور کہنے لگیں کہ ہم نے مرزائن کے گھر کا کچھ نہیں کھانا۔ جس پر میں بہت روئی اور قاضی صاحب کو کہا کہ دیکھا لوگ کتنا بُرا سمجھتے ہیں!۔ وہ ہنس کر کہنے لگے کہ کوئی بات نہیں ایک دن آئے گا کہ وہ خود ہی کھالیں گے۔

گھر میں اخبار الفضل بھی آنا شروع ہوگیا۔ محترم قاضی صاحب الفضل کو اونچا پڑھتے اور میں سنتی رہتی۔ آخر ایک دن اُن کا نیک نمونہ اور دعائیں رنگ لائیں اور میری خوش دامن صاحبہ نے خود ہی ان کو کہہ دیا کہ میری بیعت کا خط بھی لکھ دیں۔ یہ 1940ء کی بات ہے۔

☆... مکرم طارق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ بہاولنگر لکھتے ہیں: روزنامہ الفضل میں چھپنے والا ایک مضمون بعنوان ''عصر حاضر کی طبّ کی روشنی میں روزہ کی افادیت'' اپنی جماعت میں درس کے طور پر سنایا تو ایک بزرگ نے بتایا کہ وہ پندرہ سال سے روزے نہیں رکھ رہے تھے لیکن یہ مضمون سُن کر باقاعدہ روزے رکھنے شروع کردیئے ہیں۔

☆... مکرم ناظر صاحب دعوت الی اللہ قادیان ایک ہندو کی نظر میں الفضل کی قدر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

چند روز ہوئے بعض غریب جماعتوں کے لئے الفضل مفت جاری کرانے کی تحریک کی گئی تھی۔ اس پر جہاں اپنوں نے چند اخبار مفت جاری کروائے وہاں ہندو اصحاب میں سے جناب لالہ سنت رام صاحب رئیس بشناہ تحصیل رنبیر سنگھ ریاست جموں نے بھی لکھا کہ وہ اخبار الفضل کو روزانہ پڑھتے ہیں اور اس تحریک پر مبلغ تین روپے بھیج رہے ہیں تا کہ ان کی طرف سے جماعت ریاسی کے نام اخبار الفضل مفت جاری کردیا جائے۔

☆... ایک غیر از جماعت دوست نے اپنے خط میں الفضل میں شائع ہونے والے حضرت مصلح موعودؓ کے خطبات کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:

''الفضل اخبار نے میرے دل میں ایک خاص تبدیلی پیدا کردی ہے خاص کر خلیفہ صاحب کے خطبات بہت مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ ان سادے مگر مسحور کردینے والے خطبات کے بغور مطالعہ کے بعد زنگ آلودہ دلوں کی تسخیر یقینی اور لازمی امر ہے۔ اگر آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں ضرور اس نیک دل اور روشن دماغ کی کرنیں گم گشتہ راہ لوگوں کے لئے ہدایت کا باعث ہوں گی۔...''۔

بعد ازاں اس دوست نے احمدیت قبول کرلی۔

☆... الہ آباد کے ایک غیر احمدی عالم اور دانشور سر شفاعت احمد خان صاحب الفضل کے خریدار تھے۔ ایک بار جب اُن کی خدمت میں آئندہ سال کے لئے قیمت کی وصولی کا وی پی بھیجا گیا تو خلاف توقع واپس آ گیا۔ اس پر بذریعہ خط انہیں وی پی واپس آنے کی اطلاع دی گئی۔ اس کے جواب میں انہوں نے سالانہ قیمت پندرہ روپے کا چیک بھیجتے ہوئے تحریر فرمایا:

''مکرمی بندہ السلام علیکم والانامہ جناب صادر ہوا۔ مجھے نہایت افسوس ہے کہ الفضل کا وی پی واپس کردیا گیا میں بمبئی تھا ابھی آج آیا ہوں اور نوکروں کی بیوقوفی اور غلطی ہے۔ معافی کا خواستگار ہوں۔

بعض الفضل کے مضامین نہایت دلچسپ ہوتے ہیں اور تقریباً تمام پرچہ روز میں پڑھتا ہوں۔''

☆... حضرت مصلح موعودؓ نے 1935ء میں ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''مجھے کل ہی ایک نوجوان کا خط ملا ہے۔ وہ لکھتا ہے میں احراری ہوں میری ابھی اتنی چھوٹی عمر ہے کہ میں اپنے خیالات کا پوری طرح اظہار نہیں کرسکتا۔ اتفاقاً ایک دن ''الفضل'' کا مجھے ایک پرچہ ملا جس میں آپ کا خطبہ درج تھا۔ مَیں نے اسے پڑھا تو مجھے اتنا شوق پیدا ہوگیا کہ میں نے ایک لائبریری سے لے کر 'الفضل' باقاعدہ پڑھنا شروع کیا۔ پھر وہ لکھتا ہے خدا کی قسم کھا کر میں کہتا ہوں اگر کوئی احراری آپ کے تین خطبے پڑھ لے تو وہ احراری نہیں رہ سکتا۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ خطبہ ذرا لمبا پڑھا کریں۔ کیونکہ جب آپ کا خطبہ ختم ہوجاتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ دل خالی ہوگیا اور ابھی پیاس نہیں بجھی۔

تو سچائی کہاں کہاں اپنا گھر بنالیتی ہے۔ وہ چھوٹے بچوں پر بھی اثر ڈالتی ہے اور بڑوں پر بھی''۔

☆... 1940ء میں غیر مبایعین کے مہمان خانہ کے ایک سابق منتظم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں لکھا:

''آداب کے بعد عرض ہے کہ بندہ جناب سید حامد شاہ صاحب مرحوم سیالکوٹ کے خاندان اور حضرت مسیح موعود کے صحابہ سے ہے اور حضرت اقدسؑ کی بیعت کا شرف حاصل ہے۔ ان کے بعد حضرت خلیفہ اول کی بیعت کی اس کے بعد چند ایک وجوہ سے لاہور کی جماعت کے ہاں سلسلہ آمد و رفت رہا۔ مگر حضور کی عزت اور احترام بدستور میرے دل میں رہا۔

یہ میرا ایمان ہے کہ کسی جماعت کی تنظیم یا ترقی اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک کسی خلیفہ یا امیر کے ماتحت نہ ہو اور اس کے حکم کے ماتحت نہ چلے۔ مگر لاہور کی رہائش میں مجھے جو تجربہ ہوا وہ یہ ہے کہ ان لوگوں میں تنظیم نہیں ہے اور نہ ہی وہ اپنے امیر کے ماتحت چلتے ہیں۔ کئی ایک ان میں خودسر ہیں اور حضرت امیر مولوی محمد علی صاحب چشم پوشی فرماتے ہیں۔ دوسرے اخلاقی حالت بھی مصری عبدالرحمن صاحب کے لاہور آنے پر درست نہ رہی اور پبلک گفتگو بھی شرافت کی حد سے گر گئی ہے۔

چونکہ حضور کی عزت اور احترام میرے دل میں بہت تھا۔ اس لئے میں برداشت نہ کرسکتا تھا اور اکثر بحث مباحثہ تک نوبت پہنچتی تھی۔ جس سے مجھے قادیانی جاسوس کہنے لگے۔ چونکہ ان ایام میں میری رہائش لاہور احمدیہ بلڈنگ میں تھی اور میں سپرنٹنڈنٹ مہمان خانہ بھی تھا۔ اس لئے حالات زیادہ وضاحت سے معلوم ہوتے رہے جس سے میں ان لوگوں سے دلبرداشتہ ہوگیا اور حضور کی قدم بوسی کا اشتیاق بڑھتا گیا۔ انہی دنوں جناب میر عبدالسلام صاحب لندن سے سیالکوٹ آئے ہوئے تھے جو کہ میرے ماموں زاد بھائی ہیں اور ہم زلف بھی ہیں۔ انہوں نے مجھے سیالکوٹ کی رہائش کا مشورہ دیا۔ چنانچہ دو سال سے میں سیالکوٹ میں ہوں۔ یہاں اخبار الفضل روزانہ پڑھتا رہا اور جناب ہمشیرہ صاحبہ سیدہ فضیلت بیگم سے تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہا جس سے میرے تمام شکوک رفع ہوگئے۔

اب میں حضور سے سابقہ غفلت اور کوتاہیوں کی معافی چاہتا ہوں اور حضور کی بیعت میں داخل ہوتا ہوں اور فارم بیعت پُر کرکے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ حضور میری بیعت قبول فرمائیں اور میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے استقامت دے۔''

... ۞ ... ۞ ... ۞ ...

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 3/مئی 2012ء میں مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی مکرم عبدالقدوس صاحب شہید کے بارہ میں نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

رہتی دنیا تک جو چمکے تُو نے ایسا کام کیا
جان لُٹا دی روحِ وفا کو لیکن نہ نیلام کیا
اپنے لہو سے ایسا اِک نفسانہ تُو نے لکھا ہے
کہہ نہ سکے گا کوئی بھی تجھ کو عشق کیا اور خام کیا
اُن کو خبر کیا راہِ وفا میں تم زندہ جاوید ہوئے
اپنی طرف سے سنگدلوں نے تیرا کام تمام کیا
اتنی عزت، اتنی رفعت تجھ کو اے قدوس ملی
پیارے آقا نے کل سارا خطبہ تیرے نام کیا
صبر و رضا کے میخانے سے تو ایسا میخوار اُٹھا
اپنے لہو سے بھر کے اس کو گردش میں پھر جام کیا

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18 جون 2012ء میں ''الفضل کی کہانی۔ الفضل کی زبانی'' کے زیرعنوان مکرم طاہر محمود احمد صاحب کی ایک طویل نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

مری تخلیق سے پہلے بہت سی التجائیں ہیں
خدا کے عرش کو چُھو جائیں جو ایسی دعائیں ہیں
مقدّس دل کے اَرمانوں کی مَیں تعبیر بن پایا
مسلسل فضلِ باری کی گھٹا کا مجھ پہ ہے سایا
ملا اسمِ مبارک مجھ کو دربارِ خلافت سے
اُجالے ہر سُو پھیلیں گے خدا کی پاک قدرت سے
تمنّا میری بندش کی، دلوں میں تلملاتی تھی
مری شہرت سے میرے دشمنوں کی جان جاتی تھی
مقیّد ہو کے رہ جانا، یہ سنّت بھی پرانی ہے
خدا والوں کی اب تک ہُو بہو ایسی کہانی ہے
خلافت کا مَیں بازو ہوں، مقدّس کام کرتا ہوں
تعلّق پیدا کرکے پھر دلوں میں نُور بھرتا ہوں
ذرا سوچو تو اِک تاریخ ہوں مَیں احمدیت کی
کیا روشن دلوں کو، مَیں وہ ہوں شمع حقیقت کی
مرا اِک بھائی ہے سگّا، ہے لندن میں قیام اُس کا
وہاں ''الفضل انٹرنیشنل'' رکھا تھا نام اُس کا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

July 06, 2018 – July 12, 2018

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday July 06, 2018

00:10	World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:25	National Waqifat-e-Nau Ijtema UK 2018
02:25	In His Own Words
03:00	Spanish Service
03:20	Marhum-e-Isa
03:55	Tarjamatul Qur'an Class
05:05	Ashab-e-Ahmad
05:35	Science Kay Naey Ufaq
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 14.
07:00	Islamic Jurisprudence
07:35	Al-Andalus
08:00	Islami Mahino Ka Ta'aruf
08:30	Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)
09:00	National Waqfeen-e-Nau Ijtema UK 2018
10:00	In His Own Words
10:30	Tasheez-ul-Azhan
11:00	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:30	Tilawat [R]
13:45	Noor-e-Mustafwi
14:00	Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
14:30	Shotter Shondhane
15:30	Pakistan National Assembly 1974 [R]
16:30	Friday Sermon [R]
17:40	Noor-e-Mustafwi [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:35	Islamic Jurisprudence [R]
19:10	Tasheez-ul-Azhan [R]
19:30	National Waqfeen-e-Nau Ijtema UK 2018 [R]
20:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Friday Sermon: Recorded on July 06, 2018.
22:40	Noor-e-Mustafwi [R]
23:00	Pakistan National Assembly 1974 [R]

Saturday July 07, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	Masjid Aqsa Qadian
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	National Waqfeen-e-Nau Ijtema UK 2018
02:30	In His Own Words
03:05	Islamic Jurisprudence
03:40	Dars-e-Hadith
04:00	Friday Sermon
05:10	Noor-e-Mustafwi
05:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40	Al-Tarteel: Lesson no. 36.
07:05	Aao Urdu Seekhain
07:30	Islam Ahmadiyya In America
08:00	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon: Recorded on July 06, 2018.
10:10	In His Own Words
10:40	Dua-e-Mustaja'ab
11:00	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Hajj Aur Us Kay Masa'il
15:40	The Significance Of Flags
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Aao Urdu Seekhain [R]
19:00	Islam Ahmadiyya In America [R]
19:30	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Qadian 2014
21:10	International Jama'at News
22:00	Hajj Aur Us Kay Masa'il [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:35	Dua-e-Mustaja'ab [R]

Sunday July 08, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat
00:40	The Concept Of Bai'at
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Qadian 2014
02:40	In His Own Words
03:10	Aao Urdu Seekhain
03:30	Islam Ahmadiyya In America
04:00	Friday Sermon
05:10	Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)
05:40	Hajj Aur Us Kay Masa'il
06:00	Tilawat: Surah Al-Kahf, verses 58-75.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 14.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on July 7, 2018.
08:35	Roots To Branches
09:05	Bustan-e-Waqfe Nau
10:05	Ilmul Abdaan
10:35	Indonesian Service
11:40	Tilawat [R]
11:55	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:15	Yassarnal Qur'an [R]
12:40	Importance Of Higher Education
13:00	Friday Sermon: Recorded on July 06, 2018.
14:10	Shotter Shondhane
15:10	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:10	In His Own Words
16:40	Zahoor-e-Qudrat-e-Sania
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Story Time
19:00	Islamic Jurisprudence
19:35	Zahoor-e-Qudrat-e-Sania [R]
20:30	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
21:30	In His Own Words
22:00	Ilmul Abdaan
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	Roots To Branches [R]

Monday July 09, 2018

00:10	World News
00:30	Tilawat
00:45	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:05	Yassarnal Qur'an
01:30	Bustan-e-Waqfe Nau
02:30	In His Own Words
03:00	Zahoor-e-Qudrat-e-Sania
03:55	Friday Sermon
05:00	Braheen-e-Ahmadiyya
05:35	Roots To Branches
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 36.
06:55	Rencontre Avec Les Francophones
08:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:20	Jalsa Salana Speeches
09:00	Humanity First Conference 2018
10:00	Tasheez-ul-Azhan
10:20	Swahili Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on January 26, 2018.
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
12:55	Friday Sermon: Recorded on July 27, 2012.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Humanity First Conference 2018 [R]
16:00	In His Own Words [R]
16:35	International Jama'at News
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Swedish Service
19:05	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]
19:25	Jalsa Salana Speeches [R]
20:05	Humanity First Conference 2018 [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:40	InfoMate
22:10	Aao Urdu Seekhain [R]
22:30	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:35	Seerat Hazrat Masih Ma'ood (as) [R]

Tuesday July 10, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Humanity First Conference 2018
02:35	Tasheez-ul-Azhan
02:55	International Jama'at News
04:00	Rencontre Avec Les Francophones
05:05	Aao Urdu Seekhain
05:30	InfoMate
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an
07:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 127.
08:05	Story Time
08:20	Attractions Of Australia
08:40	Bustan-e-Waqfe Nau: Recorded on May 10, 2015.
09:45	In His Own Words
10:15	Manasik-e-Hajj
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on July 06, 2018.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:05	In His Own Words
16:35	Islamic Jurisprudence
17:10	Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Rah-e-Huda: Recorded on July 07 2018.
20:00	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Maidane Amal Ki Kahani
22:20	Liqa Ma'al Arab [R]
23:25	Attractions Of Australia [R]

Wednesday July 11, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:40	Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:25	Bustan-e-Waqfe Nau
02:30	In His Own Words
03:05	Islamic Jurisprudence
03:55	Liqa Ma'al Arab
05:00	Servants Of Allah
06:00	Tilawat: Surah Maryam, verses 1-21.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 36.
07:00	Question And Answer Session
08:15	Kuch Yadein Kuch Batein
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Bangladesh
10:15	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
10:55	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on July 06, 2018.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Huzoor's Jalsa Salana Address Bangladesh [R]
16:00	In His Own Words
16:35	One Minute Challenge
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	French Service
19:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:05	Huzoor's Jalsa Salana Address Bangladesh [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:40	One Minute Challenge [R]
22:30	Question And Answer Session [R]

Thursday July 12, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Bangladesh
02:30	In His Own Words
03:00	Kuch Yadein Kuch Batein
04:00	Question And Answer Session
05:20	One Minute Challenge
06:00	Tilawat
06:20	Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an
06:50	Tarjamatul Qur'an Class
08:00	Islamic Jurisprudence
08:35	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
09:00	National Waqifat-e-Nau Ijtema UK 2018
10:00	In His Own Words
10:35	Qur'an Sab Se Acha
11:05	Japanese Service
11:20	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on July 06, 2018.
14:05	Islamic Jurisprudence [R]
14:40	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw) [R]
15:00	In His Own Words [R]
15:35	Persian Service
16:05	Friday Sermon [R]
17:10	Qur'an Sab Se Acha [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:25	Ashab-e-Ahmad
19:00	Open Forum
19:30	Marhum-e-Isa
20:05	Friday Sermon [R]
21:05	In His Own Words
21:40	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
22:00	Qur'an Sab Se Acha [R]
22:30	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:40	Discover Alaska

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 | Friday 06 July 2018 | Issue No. 27

سیالکوٹ (پاکستان) میں سرکاری انتظامیہ کی سرکردگی اور سرپرستی میں احمدیہ مسجد مبارک اور تاریخی مکان کے انہدام کا سانحہ

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیالکوٹ کے کشمیری محلہ کے کوچہ میر حسام الدین میں واقع جماعت احمدیہ کی مسجد اور تاریخی اہمیت کے حامل مکان کو ماہ مئی میں شرپسند عناصر نے سرکاری انتظامیہ کی مدد سے منہدم کر دیا تھا۔

تفصیلات کے مطابق رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں مورخہ 23 اور 24 مئی 2018ء کی درمیانی رات کو تقریباً پونے گیارہ بجے تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن (TMA) کے 30 سے 35 افراد سیالکوٹ شہر میں مکان حضرت میر حسام الدین صاحب آئے اور سیالکوٹ کی انتظامیہ DPO، DCO اور اس علاقہ کے چیئرمین TMA کی زیرنگرانی اور زیرسرپرستی اس مکان کو گرانا شروع کر دیا۔ اس دوران 600 سے زائد شرپسند افراد نعرے لگاتے ہوئے موقع پر پہنچ گئے اور انہوں نے پہلے اس مکان کے قریب واقع احمدیہ مسجد جس کا نام مسجد مبارک ہے، کو مسمار کیا۔ یہ ہنگامہ آرائی صبح 3 بجے تک جاری رہی، کسی نے ان کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔ سرکاری انتظامیہ کی زیرنگرانی عبادت گاہ کے تقدس کو پامال کیا، ہتھوڑوں سے میناروں کو چکنا چُور کیا، قرآن کریم کے نسخوں کو نکال کر پھاڑ دیا، جو ہاتھ میں آیا تہس نہس کر دیا۔ اللہ کے مقدس نام کو زمین بوس کر دیا۔ دیواریں گرا دیں۔ ساتھ موجود 100 سالہ قدیم تاریخی مکان کو بھی بہت زیادہ نقصان پہنچایا۔ ظلم یہ ہے کہ یہ سب کریہہ کارروائی اور قانون شکنی، قانون کے رکھوالوں کی مدد، نگرانی اور زیرسرپرستی کی گئی۔ صرف اتنا ہی نہیں یہ سب نفرت انگیز اور ناپاک ترین امور سرانجام دینے کے بعد ایک سرکردہ مولوی نے مسجد مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر صحافیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں تمام غیّور مسلمانوں کو مبارکباد دیتا ہوں اور سیالکوٹ کی انتظامیہ، ڈی پی او، ڈی سی او، اس علاقہ کے چیئرمین اور TMA کے عملہ کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا اور خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ انہوں نے یہ بہت بڑا عظیم کام سرانجام دیا ہے اور آخر پر یہ بھی دھمکی دے کر کہا کہ یہ مینار میں نے خود گرائے ہیں میرے اگر کسی کارکن پر کسی نے مقدمہ قائم کیا تو ہم اس پورے شہر کو بند کر دیں گے۔

اس واقعہ کا پس منظر کچھ اس طرح ہے کہ سیالکوٹ شہر کے کشمیری محلہ میں ایک حصہ کوچہ میر حسام الدین کے نام سے جانا جاتا ہے، یہاں کی ایک گلی بھی اسی نام سے مشہور ہے۔ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے جلیل القدر صحابی اور قدیمی دوست حضرت میر حسام الدین صاحب کا ایک 100 سال پرانا تاریخی اہمیت کا حامل مکان موجود ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اس مکان میں کئی مرتبہ قیام پذیر رہے اور برکت بخشی۔ بعض روایات کے مطابق لیکچر سیالکوٹ بھی حضرت مسیح موعودؑ نے وہاں ہی فرمایا۔ کیونکہ یہ مکان بہت پُرانا ہے اس لئے جماعت نے اس کی مرمت اور تزئین و آرائش کا کام کچھ عرصہ سے شروع کرایا ہوا تھا اور اس تزئین و آرائش (Renovation) کی باقاعدہ حکومت سے اجازت بھی حاصل کی گئی تھی۔ TMA میں باقاعدہ درخواست دے کر اس کی Sanction کرائی گئی اور اجازت نامہ حاصل کیا گیا۔ بلکہ قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے جماعت نے ڈبل سٹوری نقشے کی فیس تک جمع کرادی تھی۔ اس Sanction Letter پر ''تعمیر مکان ڈبل سٹوری'' باقاعدہ لکھا گیا تھا۔ لیکن انہوں نے جماعت کو ایک سٹوری کا نقشہ دیا کہ قانونی طور پر اس علاقہ میں ڈبل سٹوری مکان نہیں بن سکتا۔ حالانکہ اس مکان کے اردگرد سارے ڈبل سٹوری مکان ہیں اور کسی کے پاس منظور شدہ نقشہ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ خاص اہمیت کا حامل مکان تھا اور ملاں کو ایسے موقع پر کوئی نہ کوئی ایشو چاہئے ہوتا

ہے۔ اس لئے یہ ایشو کھڑا کر دیا گیا کہ یہ عجائب گھر بن رہا ہے۔ ان کو باور کرایا گیا کہ یہ عجائب گھر نہیں بلکہ ایک مکان ہے اور ہماری ملکیت میں ہے۔ اس کو انہی بنیادوں پر قائم رکھتے ہوئے Renovation یعنی تزئین کرائی جا رہی ہے اور اس کے لئے جماعت نے باقاعدہ منظوری بھی حاصل کی ہوئی ہے۔ بدقسمتی سے ملاں کا اس ملک میں پریشر زیادہ ہونے کی وجہ سے TMA نے اس مکان کو سیل کر دیا اور کہا کہ آپ نے ڈبل سٹوری مکان بنایا ہے۔ اسی وجہ سے چند دن پہلے یہ مکان سیل کیا گیا تھا اور ایک نوٹس بھی بھجوایا کہ جماعت ڈبل سٹوری مکان کی مرمت اور تزئین نہیں کرسکتی۔ حالانکہ جماعت سے ڈبل سٹوری کی فیس بھی لے لی گئی تھی اور Sanction کی گئی تھی۔

کیونکہ سرکاری اہلکاروں کے دل میں چور اور نیت خراب تھی اس لئے دن کو آنے کی بجائے رات گیارہ بجے کے قریب TMA کے اہلکار اپنے ساتھ کچھ مزدور لے کر اور ساتھ ہتھوڑے، گینتیاں، کسیاں وغیرہ لے کر وہاں پہنچ گئے۔

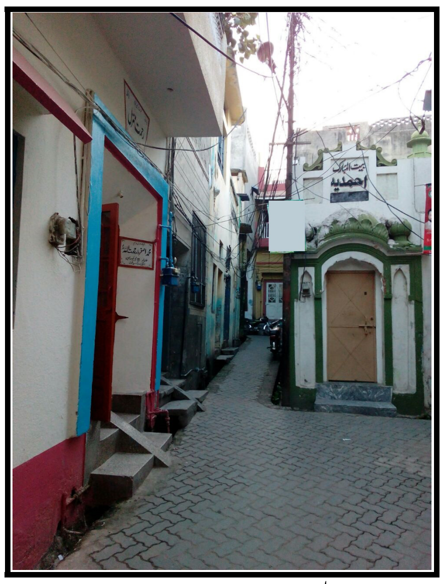

وہ سرکاری ڈیوٹی انجام دینے کے لئے رات کے اندھیرے میں آئے۔ جونہی انہوں نے گرانے کا کام شروع کیا تو اچانک ایک مشتعل شرپسندوں پر مشتمل مجمع وہاں آدھمکا۔ رات گئے سات آٹھ سو مشتعل افراد کا ہجوم کا اس طرح آنا ایک باقاعدہ پلاننگ کا حصہ تھا۔ سرکاری اہلکاروں اور مشتعل شرپسند افراد نے شب خون مارتے ہوئے ایک ساتھ مل کر جماعتی املاک کو گرانے کی کارروائی شروع کر دی۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے ایک ملّاں نے اپنی تقریر میں یہ اقدام کرنے کا الٹی میٹم بھی دیا تھا۔ اس طرح پاکستانی ملاؤں نے احمدیہ مسجد کو مسمار کر کے ہندوؤں کے ساتھ مطابقت و مماثلت اختیار کی اور ہندو مسلم بھائی بھائی ہونے کا ثبوت دیا۔ کیونکہ 6 دسمبر 1992ء میں انتہا پسند ہندوؤں نے بابری مسجد کو ایودھیا انڈیا میں مسمار کر کے شہید کر دیا تھا۔

....

24 مئی 2018ء کو ہونے والے سینیٹ اجلاس میں پیپلز پارٹی کی سینیٹر قرۃ العین مری نے چیئرمین سینیٹ کو مخاطب کر کے سانحہ سیالکوٹ کے حوالے سے غم و غصہ کا اظہار کیا اور بھرپور انداز میں مذمت کی۔ انہوں نے کہا جناب چیئرمین! آج میں سینیٹ کے اجلاس میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ مجھے یہ کہتے ہوئے بہت شرم محسوس ہو رہی ہے کہ بدقسمتی سے ہم جناح کے اولین مقصد (Vision) کو پورا کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں۔ سیالگوٹ میں احمدیوں کی عبادت گاہ کے ساتھ ہم نے جو Allow کیا ہے۔ ہم سب کے سر اس پر شرم سے جھک گئے ہیں۔ انہوں نے کہا: بات یہ نہیں ہے کہ آپ انہیں مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں سمجھتے۔ اگر آپ ان کو مسلمان نہیں سمجھتے تو آپ کو انہیں زیادہ حفاظت دینی چاہئے۔ کیونکہ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اقلیتوں کی حفاظت کریں اور اگر آپ مسلمان سمجھتے ہیں تو یہ ٹھیک ہے۔ لیکن یہاں یہ بحث نہیں ہے بلکہ بحث تو یہ ہے کہ ہم نے لوگوں کو

اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ احمدیوں کی عبادت گاہ کو تباہ کر دیں اور پھر وہاں کچھ لوگ تھے جو اس کو Celebrate کر رہے تھے، جشن منا رہے تھے۔ یہ جناح کا خواب نہیں ہے، یہ جناح کا پاکستان نہیں ہے۔ میں اس کی مذمت کرتی ہوں۔

(رپورٹ: ایف شمسؔ)

☆...☆...☆